نوائے
افغان جہاد
محرم الحرام ۱۴۳۶ھ
نومبر 2014ء
ہم نے برطانیہ کو شکستیں ہیں دیں
روس اب تک ہے زخموں پہ اپنے حزیں
نصرِ رب سے ہمیں پھر بچانا ہے دیں
بچ کہ یورپ نہ امریکہ جائیں کہیں

امیر المومنین حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کا بیان

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا:

''امابعد! دنیانے پشت پھیر لی ہے اور جدائی کا اعلان کر دیا ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے اور بلندی سے جھانک رہی ہے.....آج گھوڑے دوڑانے کا یعنی عمل کا میدان ہے کل تو ایک دوسرے سے آگے نکلنا ہوگا.....غور سے سنو! تم آج کل دنیاوی امیدوں کے دنوں میں ہو لیکن ان کے پیچھے موت آرہی ہے اور جس نے امید کے دنوں میں موت کے آنے سے پہلے نیک اعمال میں کوتاہی کی وہ ناکام و نامراد ہوگیا.....توجہ سے سنو! جیسے تم خوف کے وقت عمل کرتے ہو ایسے ہی دوسرے اوقات میں بھی شوق اور رغبت سے عمل کیا کرو.....غور سے سنو! میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جو جنت جیسی ہو اور پھر بھی اس کا طالب سویا ہوا ہو اور نہ ہی ایسی کوئی چیز دیکھی ہے جو جہنّم جیسی ہو اور پھر بھی اس سے بھاگنے والا سوتا رہے.....غور سے سنو! جو حق سے نفع نہیں اٹھاتا اسے باطل ضرور نقصان پہنچاتا ہے..... جسے ہدایت سیدھے راستے پر نہ چلا سکی، اسے گمراہی سیدھے راستے سے ہٹا دے گی.....غور سے سنو! آپ لوگوں کو یہاں سے کوچ کرنے کا اور سفر آخرت کا حکم مل چکا ہے اور اس سفر کا توشہ بھی آپ لوگوں کو بتا دیا گیا ہے.....اے لوگو! غور سے سنو! یہ دنیا تو ایسا سامان ہے جو سامنے موجود ہے اور اس میں سے اچھا برا ہر ایک کھا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ آخرت کا جو وعدہ فرما رکھا ہے وہ بالکل سچّا ہے اور وہاں وہ بادشاہ فیصلہ کرے گا جو بڑی قدرت والا ہے.....غور سے سنو! شیطان تمہیں فقیر اور محتاج ہونے سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کے کاموں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ بہت وسعت والے اور خوب جاننے والے ہیں.....اے لوگو! اپنی موجودہ زندگی میں اچھے عمل کرلو انجام کار محفوظ رہو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرماں بردار سے جنت اور نافرمان سے جہنّم کا وعدہ فرما رکھا ہے.....جہنّم کی آگ میں جہنمیوں کا چیخنا کبھی ختم نہ ہوگا، اس کے قیدی کو کبھی چھڑایا نہیں جا سکے گا اور اس میں جس کی ہڈی ٹوٹے گی تو کبھی جڑ نہ سکے گی، اس کی گرمی بہت سخت ہے، وہ بہت گہری ہے اور اس کا پانی خون اور پیپ ہے.....اور مجھے تم پر سب سے زیادہ خطرہ دو باتوں کا ہے، ایک خواہشات کے پیچھے چلنے کا، دوسرے امیدیں لمبی رکھنے کا.....خواہشات کے پیچھے چلنے سے انسان حق سے ہٹ جاتا ہے اور لمبی امیدوں کی وجہ سے آخرت بھول جاتا ہے''۔

(الدینوری وابن عساکر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۱۰

محرم الحرام ۱۴۳۶ھ — نومبر 2014ء

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ مشرکین سے جہاد کرو‘‘۔ (ترمذی، ابوداؤد)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام ’نوائے افغان جہاد‘ ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت ازبام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ادار یہ

یہی کشتیِ نوحِ عصرِ رواں ہے!

اللہ تعالیٰ نے اپنی مبارک شریعت کے نفاذ اور محکم دین کے قیام کی اساس ہی ایثار و قربانی اور جانفشانی و مشقت پر رکھی ہے......سن ہجری کا ہر نیا سال شریعت مطہرہ کو حرزِ جاں بنانے والوں کے لیے یہی پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے......اسلام کی دشمنی و عداوت میں جلنے والوں کے لیے یہ سینہ کوبی اور ماتم کے دن ہیں...... جب کہ دین اور شریعت کی عمل داری کے لیے جسم و جان سمیت ہر متاعِ عزیز وارنے والوں کے لیے یہ فاروق و حسین رضی اللہ عنہما کے سیرت و کردار کی روشنی میں اپنی راہوں کو سنوارنے اور اپنی زندگیوں کو اُجالانے کے دن ہیں......اللہ تبارک و تعالیٰ نے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی جلالت و ہیبت کو کسریٰ و قیصر کے دلوں میں یوں بٹھایا کہ ٹاٹ کے پیرہن سے جسم کو ڈھانپنے والوں نے 'انسانیت کو روم و ایران کے صدیوں سے قائم جبر و تسلط سے آزاد کروایا......حاکمیت شریعت کو تین براعظموں میں عملاً نافذ کر کے دکھایا......عدل فاروقی نے ضرب المثل کی حیثیت اختیار کی تو اُس کی وجہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بے لوث محبت اور وارفتگی کی حد تک اُن کی اطاعت کا انفرادی و اجتماعی زندگیوں کا لوازمہ قرار پانا ہی تھا......اسی طرح کون نہیں جانتا کہ نواسۂ رسول حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت مل چکی تھی اور اَلحَسَنُ وَالحُسَین سَیّدَا شَبَابِ اَھلِ الجَنّۃِ کی خوش خبری کے مستحق قرار پا چکے تھے لیکن دین کی سب سے پہلی کڑی یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ کو اس کے اصل مقام سے ہٹتے دیکھنا آپ رضی اللہ عنہ کو گوارا نہ ہوا اور اپنے نانا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو عظمت و عزیمت کا سبق ابدی طور پر ازبر کروانے کے لیے آپ رضی اللہ عنہ اپنی جان سے گزر گئے......

چودہ صدیوں بعد عزیمت و استقامت کی راہوں پر جادہ پیمائی کرنے والوں کی تاریخ میں طالبانِ عالیشان ہی کو اللہ تعالیٰ نے اس توفیق سے نوازا کہ وہ شر القرون کے فتنہ و فساد بھرے ماحول میں خیر القرون کا نظام نافذ کریں......اِنہی مجاہدین نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قائم کردہ نظام کی جھلک اپنے ہاں جاری کر دکھائی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی حق پر استقامت کی پیروی کرتے ہوئے سلطنت و قلم رَو تک کو قربان کر کے احکاماتِ شریعت اور تعلیمات دین کی پاس داری کی لازوال روایت قائم کی......پھر اس کے بعد کفر کے مقابلے میں عاجزی و بے بسی کا اظہار کر کے گھروں میں دُبک جانے کے بجائے اُنہوں اپنے رب کے عائد کردہ فریضۂ جہاد کو اپنی زندگیوں کو محور و مرکز بنایا، کفر کی شان و شوکت اور رعب و دھاک کو اُنہوں نے پرِ کاہ کی حیثیت بھی نہ دی، اپنی بے بضاعتی پر نظر ڈالنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی نصرت و رحمت سے امیدیں وابستہ کیں، اور پھر اُس مالک کی رحمت یوں اپنے ان بے لوث بندوں کی جانب متوجہ ہوئی کہ دنیا بھر کو اپنی طاقت و قوت کے نشہ میں سَر کرنے کا دعویٰ کرنے والے ان بے وسائل ایمان والوں کے ہاتھوں شکست و ریخت کا مزہ چکھنے لگے......تیرہ سال پہلے امریکہ کے ساتھ صلیبی اتحاد کا سب سے مضبوط اتحادی برطانیہ جس تکبر، رعونت اور طمطراق کے ساتھ ان مجاہدین کو ''جڑ سے اکھاڑ پھینکنے'' آیا تھا وہ منظر بھلا کون بھول سکتا ہے لیکن اب برطانوی افواج اپنا آخری فوجی کیمپ بھی خالی کر کے ناکام و نامراد واپس لوٹ چکی ہیں!

پاکستان کا منظر نامہ یہ ہے کہ ''ضرب کذب'' کی ''ہوائی فتوحات'' جاری ہیں اور ساتھ میں ''خیبرون'' آپریشن بھی شروع کر دیا گیا ہے......سرکاری اعداد و شمار کے مطابق تا حال دو لاکھ سے زائد مسلمان خیبر ایجنسی سے اپنا گھر بار چھوڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیے گئے ہیں......ان مہاجرین کے ساتھ پاکستانی فوج ایک ''امتیازی سلوک'' یہ بھی کر رہی ہے کہ ان بے گھر و بے وسیلہ مہاجرین کے قافلوں پر گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جنگی جہازوں سے بم باریاں کی جا رہی ہیں، جس کے نتیجے میں طفلانِ معصوم اور باپردہ خواتین خون میں نہا رہی ہیں لیکن اخبارات میں آئی ایس پی آر کی جھوٹ کہانیاں سرخیوں کی صورت میں شائع ہوتی ہیں کہ ''۲۰ دہشت گرد ہلاک، کئی ٹھکانے تباہ'' وغیرہ وغیرہ......شمالی وزیرستان میں بھی ''ضرب کذب'' کی صورت میں جھوٹ اور دروغ گوئی کی مہم جاری ہے......ڈرون طیاروں، جنگی جہازوں، توپ خانے اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی بم باریاں ایک ساتھ جاری ہیں......امریکی سفیر اولسن کے بقول ''امریکی سلامتی کو براہ راست لاحق خطرات'' کے خلاف یہ سب اقدامات ہیں......اس معاملہ میں اب دو رائے رکھنا ممکن ہی نہیں کہ ڈرون میزائلوں سے لے کر پاکستانی فضائیہ اور توپ خانے کی بم باریوں تک، اس ''اپنی جنگ'' کا واحد مقصد امریکی اور صلیبی آقاؤں اور اُن کے طاغوتی نظاموں کا تحفظ ہی ہے اور پاکستانی فوج اس ''حفاظتی مہم'' میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہی ہیں......کفر اور صلیب کو اگر پاکستانی فوج کی صورت میں بے لوث سپاہی ملے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی نصرت کے لیے بھی سرفروشوں اور آزمائشوں کی بھٹیوں میں پگھل کر کندن بن جانے والوں کو مختص فرما لیا ہے......عید الاضحیٰ کے دنوں ہی کی مثال لیجیے کہ صرف عید کے دنوں میں ہی اللہ کے ان بندوں نے اپنے رب کے حضور کیسی عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں......اِنہوں نے دجال کے لشکروں کی تکذیب کی تو حکم ہوا کہ ''حـرقـوھـم''......پھر یہ ڈرون حملوں اور بم باریوں سے جلا مارے گئے لیکن حقیقت وہی ہے جس کی نشان دہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لسانِ اطہر نے کی تھی کہ ''اُس کی آگ دراصل جنت ہوگی''......سو یہ خوش نصیب تو اس آگ نمرود و دجال سے گزر کر ابدی سرور کی محفلوں میں جا پہنچے......اس کے برخلاف اُن لوگوں کا بھی دنیا مشاہدہ کر رہی ہے کہ جو تہذیبِ دجال کی 'جنت' پر رَیجھتے چلے گئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس پر صدقے واری ہوتے رہے، بدلہ میں دجالیت نے اُن کے سینوں پر نوبل انعامات سے لے کر دنیا جہان کے تمغے سجا دیے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کی صداقت پر کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ ''اُس کی جنت دراصل آگ ہوگی''......سو اس 'جنتِ دجال' کی رعنائیوں پر دل و جان وارنے والوں کے لیے اخروی و ابدی ٹھکانہ بھڑکتی آگ کے شعلے ہی ہیں! لہٰذا آج فیصلے کا دن ہے، کفر و طغیان کے امڈتے طوفانوں سے نجات کے لیے مجاہدین اپنے رب کے احکامات کی روشنی میں ''کشتی نوح'' تیار کر چکے ہیں! جسے دین و ایمان بچانا ہے وہ اس کشتی میں سوار ہو جائے، جسے دنیا و آخرت بنانی ہے وہ سَـآوِی إِلَـى جَبَـلٍ يَـعْـصِـمُـنِـى کے گمراہ کن نعروں پر کان دھرنے کی بجائے لاَ عَـاصِـمَ الْـيَـوْمَ مِـنْ أَمْـرِ الـلّٰهِ إِلاَّ مَن رَّحِـمَ کی وحی پر کان دھریں اور جہاد و قتال کی صفوں کو مضبوط کرنے میں کردار ادا کریں......دنیا کی بساط پر بازی پلٹ چکی ہے، مجاہدین تمام تر تعب و مشقت سے سرخرو ہو کر فلاح و فوز کی جانب گامزن ہیں جب کہ کفر کے سارے لشکر اپنے حواریوں سمیت شکست و ذلت کے گھونٹ پی رہے ہیں!

اصلاحِ باطن کی اہمیت

محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نے ارشاد فرمایا'' انسان کے جسم میں ایک مضغہ گوشت ہے اگر وہ ٹھیک رہتا ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے، جب وہ فاسد ہوجاتا ہے تو سارا بدن فاسد ہوجاتا ہے، یاد رکھو! وہ دل ہے!''(متفق علیہ)

اس وقت جو حدیث بیان ہوئی ہے، اسی کے سلسلے میں کچھ باتیں عرض کرنا ہیں اس کے لیے پہلے تمہید کے طور پر ایک بات سمجھنا چاہیے تا کہ حدیث پاک میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ اچھی طرح واضح ہوجائے۔

بیماریاں دو قسم کی ہیں:

وہ یہ کہ بیماریاں دو قسم کی ہیں، ایک جسمانی اور ایک روحانی......جسمانی بیماری میں جس طرح ایک بیماری اصلی اور بنیادی ہوتی ہے اور ایک عارضی، ایک بیماری تو وہ ہے جو پہلے پہل اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہو، اس کے بعد پھر اس کی وجہ سے اور بیماریاں شروع ہوں، تو جو بیماری پہلے ہوئی وہ اصلی ہے اور اس کی وجہ سے جو دوسری بیماریاں ہوئیں وہ عارضی ہیں۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے دانے نکلنا شروع ہوں، پہلے چہرہ پر پھنسیاں نکلیں، معالج کے پاس گیا اس نے لگانے کے لیے مرہم تجویز کردیا، دوا پینے کی تجویز کردی...... پینے کی دوا ذرا کڑوی ہے اب اس نے مرہم ہی کو استعمال کیا جس سے وقتی طور پر نفع ہوا مگر آٹھ دس دن بعد ایک دم بہت سے دانے اور پھنسیاں نکل آئیں جس سے گھبرا کر حکیم صاحب کے پاس گیا......حکیم صاحب چونکہ بے تکلف دوست بھی تھے دیکھتے ہی کہا کہ ارے یہ کیا حال بنا رکھا ہے؟ اس نے جو بات سچ تھی وہ بتلادی کہ آپ نے جو مرہم تجویز کیا تھا اس کو تو استعمال کیا لیکن پینے کی دوا استعمال نہیں کی، تو اس پر حکیم صاحب نے کہا کہ بھائی اصلی بیماری خون کی خرابی ہے۔ یہ دانے اور پھنسیاں تو عارضی بیماریاں ہیں۔ جو خون کی خرابی سے ہیں، مرہم سے عارضی فائدہ تو ہوجاتا ہے اس لیے جب تک خون ٹھیک نہیں ہوگا اس وقت تک یہ بیماری دور نہیں ہوگی۔

اس سے ظاہر ہوا کہ علاج عارضی بیماری اور اصلی بیماری دونوں کا ہوتا ہے...... عارضی علاج سے بفضلہٖ تعالیٰ عارضی فائدہ ہوتا ہے اور اصلی علاج سے بیماری جڑ سے جاتی ہے۔ اسی طرح روحانی بیماری جس کو گناہ کہا جاتا ہے، وہ بھی دو قسم کی ہیں......اصلی بیماری اور عارضی بیماری! مثلاً ایک شخص نماز نہیں پڑھتا، زکوٰۃ نہیں نکالتا، حج فرض ہے حج کرنے نہیں جاتا، وضع قطع اپنی شرعی نہیں رکھتا، معاملات کے اندر خرابی ہے، معاشرت کے اندر بگاڑ ہے۔

غرض یہ کہ اس میں مختلف نوع کی کوتاہیاں اور روحانی بیماریاں ہیں......اب اگر جماعت کے لوگ آ گئے ان کے ساتھ رہ کر دو چار وقت کی نماز پڑھ لی جب وہ جماعت گئی تو اس کی نماز بھی گئی، یہ کیا بات ہے؟ وہی پھوڑے پھنسی والا معاملہ کہ مرہم کے استعمال کرنے سے وقتی فائدہ ہوگیا مگر خون کی خرابی جو کہ اصل بیماری ہے وہ تو باقی ہے اس لیے مرہم کے استعمال کا فائدہ ہوا، اس کے اثرات زیادہ دنوں تک باقی نہیں رہیں گے......اسی طرح یہاں بھی جو اصل بیماری ہے اللہ تعالیٰ کا خوف، اللہ تعالیٰ کی محبت جیسی ہونی چاہیے ویسی نہیں ہے وہ تو باقی ہے اس کی وجہ سے یہ ساری کوتاہی اور سستی ہو رہی ہے۔

بناؤ اور بگاڑ کا سرچشمہ:

اسی لیے جو حدیث پاک بیان ہوئی ہے اس میں اسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے......سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

أَلاَ وَإِنّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ

''دیکھو! انسان کے جسم کے اندر ایک مضغہ گوشت ہے اگر وہ ٹھیک رہتا ہے تو سارا بدن ٹھیک رہتا ہے، اور جب وہ فاسد ہوجاتا ہے تو سارا بدن فاسد ہوجاتا ہے، یاد رکھو! وہ دل ہے!''

تو جسم جو کہ ظاہر ہے اس کی اصلاح و بگاڑ، قلب جو کہ باطن ہے اس کے تابع ہے......کیوں کہ قلب انسان کے جسم میں بادشاہ کی طرح ہے، ہاتھ و پیر اور دیگر اعضا یہ اُس کی رعایا اور خدام ہیں......ظاہر ہے کہ رعایا کا طور طریقہ، رہن سہن اور طرز زندگی اپنے بادشاہ اور حاکم کی طرح ہوتا ہے کہ اگر اس کی زندگی میں تقویٰ اور اخلاص و فکر آخرت ہے تو اس کی رعایا میں بھی اس کے اثرات ہوں گے اور اگر اس کی زندگی گڑبڑ ہے، من مانی اس کا معاملہ ہے، نفس کی خواہشات اور شیطان کی اتباع کرتا ہے تو رعایا میں بھی ویسے ہی اثرات ہوں گے۔ اسی وجہ سے تو کہا گیا ہے کہ النّاسُ عَلَى دِينِ مُلُوكِهِمْ کہ لوگ اپنے بادشاہوں کے طور طریقہ پر ہوتے ہیں......

نگاہ نبوی میں قلب کی اہمیت:

اب جب کہ قلب بادشاہ ہے اور سارے اعضا اس کے خدام اور رعایا ہیں تو

16 ستمبر: صوبہ ننگرہار.................طورخم.................نیٹو افواج کے اڈے پر مجاہدین کا حملہ.................197 ٹریلر، گاڑیاں اور ٹینکر تباہ

اس لحاظ سے بدن کے جتنے اعضا اور قوتیں ہیں ان تمام کا نظام قلب کے ماتحت ہے اور اسی پر اس کا دارومدار ہے کہ اگر وہ اپنا کام صحیح طریقہ سے انجام دے گا تو اس کی وجہ سے سارے بدن کا معاملہ ٹھیک ہوگا اور اگر وہ بھی اپنا کام کرنا چھوڑ دے پھر تو سارا معاملہ خراب ہوجائے گا اور جسم کا سارا نظام ہی بگڑ جائے گا۔ تو اس سے واضح ہوا کہ قلب کی اصلاح و درستی اہم اور ضروری ہے......

چنانچہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يا مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلى دِينِكَ

''اے دلوں کو بدلنے والے! میرے دل کو دین پر قائم رکھ''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثبات اور استقامت کے لیے دعا کے ساتھ ساتھ ایسے دل سے پناہ مانگی ہے جس میں خشوع نہ ہو۔

اللّٰهُمّ إِنّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لا يَخْشَعُ

''اے اللہ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی دعا فرمایا کرتے تھے:

اللهُم نَقي قَلبيْ كَمَآ يُنقَى الثَوب الأبيض مِن الدَنَس

''اے اللہ! میرے دل کو پاک وصاف کر دیجیے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے''۔

سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا مانگنا ہمارے لیے ہدایت و رہبری تھی ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس نعمت خاص سے نواز رکھا تھا۔

قرآنی تعلیم:

اب ذرا سوچیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کتنی اعلیٰ اور ارفع ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو کئی مرتبہ شق صدر کے ذریعے صاف کیا گیا، ان ساری باتوں کے باوجود جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاملہ ہے اور دل کے سلسلہ میں یہ اہتمام ہے تو امت کر اپنے دل کی اصلاح و درستی کے سلسلہ میں کتنا زیادہ اہتمام و توجہ اور فکر چاہیے، وہ بالکل ظاہر ہے! یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں اس کی تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کرنا چاہیے

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

''اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو کج نہ کیجیے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت خاصہ عطا فرمائیے بلاشبہ آپ بڑے عطا فرمانے والے ہیں''۔

اصلاح باطن کی اہمیت:

تو اس اصلاح باطن کی اہمیّت اور ضرور واضح ہوگئی چنانچہ جو حدیث پڑھی گئی اس کے سلسلہ میں حضرت امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ التَّاكِيْدِ عَلىٰ السَّعْيِ فِيْ اِصْلَاحِ الْقَلْبِ

(شرح مسلم ۲/۲۸)

''اس حدیث میں تاکید ہے اصلاحِ قلب کے لیے کوشش کرنے پر''۔

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

فَاَهَمَّ الْاُمُوْرِ مُرَاعَاتُه' (مرقاة ٦/٣٦)

''اہم امور میں سے ہے قلب کی اصلاح و نگرانی''

انسان کے جسم میں جتنے بھی اعضا ہیں ان میں قلب کو یہ اہمیّت اس بنا پر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت، خوف وخشیت کا محل ہے......انوار، تجلیات، علوم و معارف کا اس میں القا ہوتا ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هِيَ مُهْبِطُ اَنْوَارِ الْاِلٰهِيَّةِ وَبِهَا يَكُوْنُ الْاِنْسَانُ اِنْسَانًا وَبِهَا يَسْتَعِدُّ لِامْتِثَالِ الْاَوَامِرِ وَالنَّوَاهِيْ وَبِهَا صَلَاحُ الْبَدَنِ (مرقاة ٦/ ٣٧)

''دل انوار الٰہیہ کا مہبط ہے اور اسی کی وجہ سے انسان، انسان ہوجاتا ہے اور اسی سے اوامر ونواہی کی تعمیل کی استعداد پیدا ہوتی ہے اور اسی سے بدن کی درستی ہوتی ہے''۔

انسان دو وجہوں سے کام کرتا ہے:

اصل چیز یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف پیدا ہوجائے تو پھر سارا معاملہ ٹھیک ہوجائے گا کیوں کہ انسان جو کام کرتا ہے وہ دو وجہوں سے کرتا ہے یا تو خوف اور ڈر کی وجہ سے کرتا ہے کہ اگر یہ کام نہیں کریں گے تو یہ نقصان ہوجائے گا، یا فلاں ضرر پہنچ جائے گا...... یا پھر آدمی کام کرتا ہے شوق ورغبت کی وجہ سے کہ اگر یہ کام کریں گے تو یہ انعام ملے گا یا یہ اعزاز ہوگا...... تو کام کرنے کی یہی دو وجہیں ہوتی ہیں۔ ایک خوف، دوسرا شوق...... اس لیے دینی اعمال کے لیے دل میں یہ دونوں باتیں پیدا ہونا چاہئیں، ایک اللہ تعالیٰ کا خوف، دوسرے اللہ تعالیٰ کی محبت...... اندر اگر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے تو مشکل سے مشکل کا بھی آسان ہوجاتا ہے...... اسی طرح اللہ تعالیٰ کا خوف جتنا ہونا چاہیے اگر اتنا ہوجائے تو یہ سخت سے سخت کام کو آسان کر دیتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16 اگست: صوبہ لغمان...... ضلع قرغئی...... سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ...... 4 گاڑیاں تباہ...... 4 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک

استغفار کی اہمیّت اور فضیلت

حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

چونکہ بندوں سے بکثرت چھوٹے بڑے گناہ صادر ہوتے رہتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں وہ بھی صحیح طریقہ پر ادا نہیں ہوتی ہیں اور شروع سے آخر تک ہر عبادت میں کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، نیز مکروہات کا ارتکاب ہوتا ہے، فرائض وواجبات کی ادائیگی کما حقہ ادا نہیں ہو پاتی اس لیے ضروری ہے کہ استغفار کی زیادہ کثرت کی جائے۔ استغفار گناہوں کی مغفرت طلب کرنے کو کہتے ہیں، جب کوئی شخص دنیا میں کثرت سے استغفار کرے گا تو قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں بھی اس کا اثر پائے گا اور اس کی وجہ سے وہاں گناہوں کی معافی اور نیکیوں کے انبار دیکھے گا، اس وقت اس کی قدر ہوگی

بندہ ہماں نہ کہ ز تقصیر خویش

عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزاوار خداوندیش

کس نتوا کہ بجا آورد

''بندہ وہی بہتر ہے جو بارگاہِ خداوندی میں اپنے قصوروں کی معذرت پیش کرتا رہے ورنہ اس کی مقدس ذات کے لائق عمل کر کے کوئی بھی عہدہ برا نہیں ہو سکتا''۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کے لیے بہت عمدہ حالت ہے جو (قیامت کے دن) اپنے اعمال نامہ میں خوب زیادہ استغفار پائے''۔ (ابن ماجہ)

اول تو گناہوں سے بچنے کا بہت زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے، پھر اگر گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ واستغفار کرے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا ، وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا

''اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں فرمادے کہ جب وہ نیک کام کریں تو خوش ہوں اور جب گناہ کر بیٹھیں تو استغفار کریں''۔

درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دینے کے لیے یہ دعا اختیار فرمائی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم تھے، گناہوں سے پاک تھے۔ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ

''جب تیری نیکی تجھے خوش کرے اور تیری برائی تجھے بری لگے تو (سمجھ لے کہ) تو مومن ہے''۔ (مشکوٰۃ)

جس طرح نیکی کر کے خوش ہونا چاہیے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وانعام ہے جس نے نیکی کی توفیق دی اور اس کا احسان ہے کہ اس نے اپنی مرضی کے کام میں مجھے مشغول فرما دیا، اسی طرح گناہ سرزد ہو جانے پر، بہت زیادہ رنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے کہ ہائے مجھ سے خالق ومالک کی نافرمانی ہوگئی اور مجھ جیسا ذلیل وحقیر' مولائے کائنات جل مجدہٗ' کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھا...... یا اللہ! مجھے معاف فرما، درگزر فرما، میری مغفرت فرما، بخش دے، رحمت کی آغوش میں چھپالے! ایک حدیث میں ارشاد ہے:

كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ (مشكوٰة)

''تمام انسان خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں''۔

اور واضح ہو کہ اللہ کی بڑی شان ہے، اس کی رحمت سے مایوس کبھی ہوں جتنے بھی زیادہ گناہ ہو جائیں خواہ لاکھوں کروڑوں ہوں، اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں، اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الزمر: ۵۳)

''(آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف سے) فرما دیجیے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحمت والا ہے''۔

استغفار جہاں گناہوں کی معافی کا سبب ہے اور نیکیوں کی خامی اور کوتاہی کی تلافی کا ذریعہ ہے وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے، بارش لانے اور دوسرے بہت سے فوائد حاصل کرنے کے لیے کثرت سے استغفار کرنا چاہیے، قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت نقل فرمائی ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو کی تھی:

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

16 ستمبر: صوبہ میدان وردگ.......... ضلع جلریز.......... فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ..........5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی..........2 ٹینک بھی تباہ

نمازِ فجر کے لیے اٹھنے کی تدابیر

ازافادات: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱)......اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگا کریں: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِن ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء Oرَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ(ابراھیم: ۴۰۔۴۱)اس دعا کی برکت سے آپ کو اور آپ کی اولاد کو نماز کی ادائیگی کی توفیق ہوگی۔

(۲)......اگر سہولت ہو تو دوپہر کے وقت آرام (قیلولہ) ضرور کریں۔ یہ سنت ہے اور اس سے فجر میں اٹھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

(۳)......رات کا کھانا جلد کھائیں اور کم کھائیں۔

(۴)......رات کو پانی نہ پئیں اور اگر شدید ضرورت ہو تو کم سے کم پئیں۔

(۵)......رات کو ضرور جلد سو جائیں، بصورتِ دیگر مذکورہ تدابیر کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۶)......رات کو سونے کے مسنون اعمال کر کے سوئیں، رجوع کے لیے ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں''(مصنف: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۷)......کسی سے صبح اٹھانے کے لیے کہہ کر سوئیں۔

(۸)......الارم لگا کر سوئیں اور الارم کو اتنا دور رکھیں کہ اسے بند کرنے کے لیے چل کر جانا پڑے، اس طرح نیند کا خمار دور ہو جائے گا۔

(۹)......جیسے ہی آنکھ کھلے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو دیر تک اچھی طرح ملیں۔ یہ عمل موافق سنت ہے اور اس سے نیند کا نشہ اتر جاتا ہے۔

(۱۰)......نیند سے بیداری پر ہمت کر کے فوراً اٹھ کھڑے ہوں، نفس کے اس تقاضے پر ہرگز عمل نہ کریں کہ ابھی تھوڑی دیر اور آرام کر لیتے ہیں، پھر اٹھ جائیں گے......اسی طرح نماز قضا ہو جاتی ہے۔

(۱۱)......بیدار ہو کر ایمانِ حاصل کی نیت سے تین بار الحمدللہ کہیں اور مسنون اعمال بجا لائیں رجوع کے لیے ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں''(مصنف: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۲)......نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد تین مرتبہ الحمدللہ اس نیت سے پڑھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر استحقاق کے نمازِ فجر کی ادائیگی کی توفیق اور نعمت سے نوازا۔ جس نعمت کا شکر ادا کیا جائے اس نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس عمل سے ان شاء اللہ تعالیٰ نمازِ فجر کی پابندی کی توفیق ہو جائے گی۔

(۱۳)......جس دن فجر کی نماز چھوٹ جائے تو خوب گڑگڑا کر تنہائی میں رو کر اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت بنا کر اللہ تعالیٰ سے خوب معافی مانگیں اور آئندہ کے لیے توفیق مانگیں تاکہ وہ رحم فرما کر فجر کی نماز کی پابندی کی توفیق دے دیں اور دس نفل توبہ کے پڑھیں۔

(۱۴)......نماز قضا ہو جانے پر اتنے پیسے صدقہ کریں کہ نفس کو گراں گزرے اور تکلیف ہو۔ مثلاً نفس بیس روپے کی اجازت دے تو تیس روپے صدقہ کریں۔

(۱۵)......ایک شخص کے درد ہے، گرانی ہے، سستی ہے ابھی اس کے بستر پر سانپ نکل آئے ......اب جس نے ابھی کہا تھا کہ Blood Pressure تھوڑا High ہے، سر میں دُکھن ہے، ابھی اٹھتا ہوں، ابھی اٹھتا ہوں، ابھی تھوڑی دیر ہے لیکن اچانک کالا سانپ پائنتی کی طرف سے آ رہا ہے تو اس وقت اس کا Blood Pressure، High ہوگا یا جاتی ہوگا؟ Blood Pressure اس وقت High ہوگا یا Low ہو جائے گا، فوراً Normal ہو جائے گا اور فوراً بھاگے گا......آہ! قدر نہیں ہے صحت کی، ایمان کی، ربا سے بات کرنے کی، ربا کے دربار میں حاضری کی!

☆☆☆☆☆

16 ستمبر: صوبہ ہلمند......ضلع لشکر گاہ......ایک فوجی قافلے پر مجاہدین نے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا......رینجر زگاڑی تباہ......5 فوجی ہلاک

دعائے انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

عمر بن ابان سے روایت کی گئی، انہوں نے فرمایا کہ حجاج نے مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو لانے کے لیے بھیج دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑ سوار اور کچھ پیادے تھے۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے (گھر کے) دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا: ''امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے''۔

فرمایا: ''کون ہے امیر؟''

میں نے عرض کیا: ''حجاج بن یوسف''۔

فرمایا: ''اللہ اس کو ذلیل کرے۔ تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب وسنت کی مخالفت کی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے لے گا''۔

میں نے کہا: بات مختصر کیجیے اور امیر کے حکم کا جواب دیجیے''......تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے۔ جب حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے پوچھا: ''کیا تو انس بن مالک ہے؟''

فرمایا: ''جی ہاں''۔

حجاج نے کہا: ''کیا تو ہے وہ شخص جو ہمیں برا بھلا کہتا اور بددعائیں دیتا ہے؟''

فرمایا: ''ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کیونکہ تو اللہ اور اسلام کا دشمن ہے، تو نے اللہ کے دشمنوں کی عزت افزائی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ذلیل کیا ہے''۔

حجاج نے کہا: ''معلوم ہے میں نے تجھے کیوں بلایا ہے؟''

فرمایا: ''نہیں معلوم''۔

حجاج نے کہا: ''میں تجھے بری طرح قتل کرنا چاہتا ہوں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے ایک دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا: ''جو بھی صبح کے وقت یہ دعا کرے گا، اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے اور میں آج صبح یہ دعا کر چکا ہوں''۔

حجاج نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دعا سکھائیے''۔

فرمایا: ''تو اس کا اہل نہیں''۔

حجاج نے کہا: ''ان کا راستہ چھوڑ دو، یعنی ان کو جانے دو''۔

جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نکلے تو دربان نے حجاج سے کہا: ''اللہ امیر کو درستی پر قائم رکھے۔ آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب ان کو پالیا تو ان کو چھوڑ دیا؟''۔

حجاج کہنے لگا: ''اللہ کی قسم! میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے۔ جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا وہ میری طرف لپکتے تھے (جیسے میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں) تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا تو میرا کیا حال ہوتا؟''

پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہی دعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ،بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ،بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْ ءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ ۔بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ، وَبِاللّٰهِ خَتَمْتُ،وَبِهٖ اٰمَنْتُ،بِسْمِ اللّٰهِ أَصْبَحْتُ،وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ،بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى قَلْبِیْ وَنَفْسِیْ،بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى عَقْلِیْ وَذِهْنِیْ،بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِیْ وَ مَالِیْ،بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا أَعْطَانِیْ رَبِّیْ،بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى شَافِیْ،بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِیْ،بِسْمِ اللّٰهِ الْوَافِیْ،بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْ ءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ،هُوَ اللّٰهُ،اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا،اَللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ،اَللّٰهُ اَكْبَرُ،وأَعَزُّ وأَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وأَحْذَرُ، اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِیْ لَايُعْطِيْهِ غَيْرُكَ، عَزَّ جَارُكَ،وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَااِلٰهَ غَيْرُكَ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ ،وَمِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ،وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ،وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ،وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاءِ سُوْءٍ،وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا،اِنَّ رَبِّی عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ،وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْ ءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّـیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْن

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِيْرُكَ ،وَاَحْتَجِبُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَیْ ءٍ خَلَقْتَه، واَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ ،وَكُلِّ مَاذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ، وَأَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُمْ ، واُفَوِّضُ أَمْرِیْ اِلَيْكَ ،وَاُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَیَّ فِیْ يَوْمِیْ هٰذَا وَلَيْلَتِیْ هٰذِهٖ وَسَاعَتِیْ هٰذِهٖ وَشَهْرِیْ هٰذَا واُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَیَّ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌOاَللّٰهُ الصَّمَدُOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْOوَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً

16 ستمبر: صوبہ ہرات.................ضلع شین ڈنڈ.................افغان فوج اور مجاہدین کے مابین طویل جھڑپیں...........5 افغان فوجی ہلاک اور 5 زخمی..................2 بکتر بند ٹینک بھی تباہ

أَحَدٌO

عَنْ اَمَامِیْ ......بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌOاللَّهُ الصَّمَدOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدOوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

مِنْ خِلْفِیْ......بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌOاللَّهُ الصَّمَدOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدOوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

عَنْ يَمِيْنِیْ......بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌOاللَّهُ الصَّمَدOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدOوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

عَنْ شِمَالِیْ......بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌOاللَّهُ الصَّمَدOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدOوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌ O

مِنْ فَوْقِیْ......بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌOاللَّهُ الصَّمَدOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدOوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

مِنْ تَحْتِیْ......بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌOاللَّهُ الصَّمَدOلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدOوَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُواً أَحَدٌO

بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لاَ تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلاَ نَوْمٌ لَّهُ مَا فِيْ السَّمَاوَاتِ وَمَا فِيْ الْأَرْضِ مَن ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلاَ يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلاَّ بِمَا شَاء وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلاَ يَئُوْدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

بِسْمِ اللّٰہِ الَّرَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلاَئِكَةُ وَأُوْلُوا الْعِلْمِ قَآئِمَاً بِالْقِسْطِ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سات مرتبہ)

وَنَحْنُ عَلٰى مَاقَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ﴿فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ (سات مرتبہ)

(كنز العمال، ج۲، ص: ۲۹۴، وعمل اليوم والليلة لابن السنى، ج۲، ص: ۱۵۸)

☆☆☆☆☆

بقیہ: استغفار کی اہمیّت اور فضیلت

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً O يُرْسِلِ السَّمَاء عَلَيْكُم مِّدْرَاراً Oوَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَاراً (نوح: ۱۰۔۱۲)

''اور میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ، وہ بڑا بخشنے والا ہے، کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مالوں اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لیے نہریں بنادے گا''۔

ان آیات سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ توبہ واستغفار بارش کے آنے اور طاقت وقوت میں اضافہ ہونے اور مال و اولاد کے بڑھنے اور باغات ونہریں نصیب ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

لوگ بہت سی تدبیریں کرتے ہیں تا کہ طاقت میں اضافہ ہو، اموال میں ترقی ہو، آل واولاد میں اضافہ ہو، لیکن توبہ واستغفار کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ اس کے برعکس گناہوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں...... یہ بہت بڑی نادانی ہے، اعمال کی اصلاح میں بھی استغفار کا بڑا دخل ہے۔ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے بارے میں تیز زبان واقع ہوا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ڈر ہے کہ میری زبان کہیں دوزخ میں داخل نہ کردے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' تم استغفار کو کیوں چھوڑے ہوئے ہو بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ سے سو سو مرتبہ روزانہ مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں''۔ (اخرجہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین واقرہ الذہبی)

زبان کی تیزی کی اصلاح کے لیے اس حدیث میں استغفار کو علاج بتایا گیا ہے ہر طرح کی مشکلات اور تفکرات سے محفوظ رہنے کے لیے اور دل کی صفائی کے لیے بھی استغفار بہت اکسیر ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

مَنْ لَزِمَ الإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا ، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (ابوداؤد)

''جو شخص استغفار میں لگا رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر دشواری سے نکلنے کا راستہ بنادیں گے اور ہر فکر کو ہٹا کر کشادگی عطا فرمادیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیں گے جہاں سے اس کو گمان بھی نہ ہوگا''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

17 ستمبر: صوبہ ہرات..................علاقہ جنت شریف..................مجاہدین اور فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپیں..................8 افغان فوجی ہلاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امانت و دیانت

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

ایک بار حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سو اشرفیوں کا توڑا پایا اور کمال دیانت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ان کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سال تک مالک کی جستجو میں منادی کرتے رہو۔ انہوں نے تعمیل ارشاد کی، دوسرے سال پھر حاضر خدمت ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی حکم دیا، وہ حکم بجالائے۔ تیسرے سال آپ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی ارشاد فرمایا، جب اب کی بھی مالک نہیں ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحفاظت رکھ لو اگر مالک مل جائے گیا تو خیر ورنہ خود خرچ کر ڈالو (ابوداؤد، کتاب اللقطہ)

ایک بار حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بضرورت بقیع خنجہ میں گئے تو دیکھا کہ چوہا بل سے اشرفیاں نکال کر ڈھیر کر رہا ہے۔ انہوں نے گنا تو اٹھارہ نکلیں، اٹھا لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے کہا کہ اس کا صدقہ لے لیجیے۔ فرمایا خود تو بل سے نہیں نکالا تھا؟ بولے نہیں، ارشاد ہوا اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

ایک بار حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ نے کسی کا توشہ دان پایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک سال تک اعلان کرو اگر مالک کا پتہ نہ چلے تو وہ تمہارا ہے، سال بھر تک مالک کا پتہ نہ چلا تو وہ پھر آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو وہ اب تمہارا ہے۔ بولے مجھے ضرورت نہیں۔ آخر کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ (مسند دارمی)

ایک بار حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا چرواہا گائیوں کو چرا کر لایا تو ساتھ ساتھ کسی دوسرے کی ایک گائے بھی آ گئی۔ وہ بولے کہ یہ کس کی ہے؟ چرواہے نے کہا خبر نہیں، گلے کے ساتھ آ کر مل گئی۔ فرمایا اس کو نکال دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھولے بھٹکے جانور کو صرف گمراہ پناہ دیتا ہے (ابوداؤد)۔

ایک صحابی کی اونٹنی گم ہوگئی اور انہوں نے دوسرے صحابی سے کہہ دیا کہ ملے تو پکڑ لینا۔ ان کو اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک کہیں چلا گیا۔ انہوں نے اونٹنی اپنے یہاں رکھ چھوڑی کہ مالک آئے تو حوالہ کر دو اسی اثنا میں اونٹنی بیمار پڑی۔ بی بی نے کہا ذبح کر ڈالو، فقر وفاقہ کی یہ حالت تھی کہ مردار کھانے پر مجبور تھے چنانچہ اونٹنی مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کا گوشت کھانے کی اجازت بھی دے دی لیکن کمال دیانت سے ذبح کرنے پر راضی نہ ہوئے۔ مالک آیا تو انہوں نے تمام سرگزشت کہہ سنائی۔ اس نے کہا ذبح کیوں نہیں کر ڈالا؟ بولے تم سے شرم آتی تھی (ابوداؤد کتاب الطعمہ)

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی دیانت کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھتا تو کہتے کہ مبادہ کہیں یہ ضائع نہ ہوجائے اس لیے ہم پر یہ قرض رہی، اس طرح ان پر کئی لاکھ کا قرض ہوگیا۔ متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کی حفاظت میں اپنا مال دے دیا تھا اور وہ اس دیانت سے اس کی نگہداشت کرتے تھے کہ خود اپنے مال سے ان کے اہل وعیال کے نان ونفقہ کا انتظام کرتے تھے مگر ان کا مال صرف ہیں کرتے تھے۔

ایک صحابی کے پاس کسی کی وراثت کا مال محفوظ تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کی وراثت کا مال محفوظ ہے میں کسی ازدی کو نہیں پاتا کہ اس کے حوالہ کروں۔ ارشاد ہوا کہ جاؤ ایک سال تک تلاش کرو ایک سال کے بعد آئے اور کہا کہ نہیں ملتا، پھر یہی حکم ہوا، ایک سال کے بعد پھر آئے اور کہا کہ نہیں ملتا، فرمایا کہ پہلے جس خزاعی کو پاس اس کو سونپ دو (ابوداؤد)

یہ دیانت صرف مال ودولت تک محدود نہ تھی بلکہ اس کا اثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ہر چیز سے نمایاں ہوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اخیر وقت آیا تو ایک خاص ضرورت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا اور کہا کہ عمر کا سلام کہو، امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ میں اب امیر المومنین ہیں ہوں (صحیح بخاری)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف خود ہی متدین نہ تھے بلکہ متدین لولوں کے بہت بڑے قدردان بھی تھے۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ کے اطراف میں سے نکلے، ایک خدا ترس چرواہا بکریاں چرا رہا تھا۔ انہوں نے اس کو کھانے پر بلایا لیکن اس نے عذر کیا کہ میں روزے سے ہوں۔ اب انہوں نے اس کے ورع وتقویٰ کے امتحان لینے کو کہا کہ ان بکریوں میں سے ایک بکری فروخت کر دو ہم تمہیں قیمت بھی دیں گے اور افطار کرنے کے لیے گوشت بھی لیکن اس نے کہا کہ بکریاں میری نہیں ہیں میرے آقا کی ہیں انہوں نے کہا کہ تمہارا آقا کیا کرے گا؟ اب چرواہے نے پیٹھ پھیر لی اور آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہا تو خدا کہا چلا جائے گا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس فقرے پر محو ہوگئے اور بار بار اس کو دہرانے لگے۔ مدینہ میں پلٹ کر آئے تو اس کو اس کے آقا سے مع بکریوں کے خرید کر آزاد کر دیا اور بکریاں اس پر ہبہ کر دیں۔ (اسد الغابہ)

☆☆☆☆☆

17 ستمبر: صوبہ لوگر..........ضلع برکی برک..........مجاہدین کا دو چوکیوں پر زبردست حملہ..........7 فوجی ہلاک..........ایک آئل ٹینکر سمیت کافی سامان غنیمت

اکرام کیسے کیا جائے؟

مولانا عبدالعزیز غازی دامت برکاتہم العالیہ

مہمانوں کے لیے ضروری گزارشات

مہمانوں کو چاہیے کہ وہ میزبان کے پاس ایسے وقت میں نہ جائیں جب اس کے آرام کا وقت ہو......اسی طرح ایسے میں بھی مہمان طور مہمان جانے سے گریز کریں جو عمومی طور پر لوگوں کے آرام کا ہوتا ہے، آرام کے وقت میں ٹیلی فون بھی نہ کیے جائیں۔ جب کسی سے ملنے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ میزبان کو اس بارے میں مطلع کریں اور اس سے وقت لے لیں۔ اس میں جانبین کو آسانی ہوگی اور جب کسی کے گھر پہنچیں تو تین مرتبہ گھنٹی یا دستک دیں، اگر اندازہ ہو جائے کہ گھر والوں نے گھنٹی کو سن لیا ہے پھر بھی دروازہ نہیں کھول رہے یا کوئی جواب نہیں آ رہا یا یہ کہ اندر سے پیغام آتا ہے کہ اس وقت مصروفیت ہے پھر کسی وقت آجائیں تو مہمان اس کو محسوس نہ کرے اور خاموشی سے واپس چلا جائے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اگر تمہیں گھر سے لوٹنے کا حکم کیا جائے تو لوٹ جاؤ۔

میزبان جیسا اکرام کرے اس کو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔ اگر میزبان نے مہمان کی خواہش کے مطابق اکرام نہ کیا ہو تو صبر و تحمل سے برداشت کریں نہ یہ کہ ہر طرف ڈھنڈورا پیٹ دیں کہ ہائے مجھ پر ظلم ہو گیا، مجھ پر زیادتی ہوگئی، میری انسلٹ ہوگئی......سارے خاندان اور دوستوں کے سامنے شکوہ شکایات کا پنڈورا بکس کھول دیں یہ ساری باتیں مختلف لوگوں کی زبانیں میزبان تک پہنچ جاتی ہیں اور میزبان کا دل ان باتوں سے زخمی ہو جاتا ہے......اس طرح مہمان اور میزبان کے درمیان دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

میزبان، مہمان کا جیسے بھی اکرام کرے تو اس میں مہمان کو ناراض نہ ہونا چاہیے اس لیے کہ انسان پر خوشی غمی، غنا و فقر مختلف حالات آتے رہتے ہیں۔ اس لیے اگر مہمان نے آپ کی طبیعت کے مطابق اکرام نہیں کیا تو ممکن ہے کہ میزبان کو کوئی پریشانی ہو جس کا اظہار وہ نہ کر رہا ہو۔ بہت سارے مہمان صرف اس لیے ناراض ہو جاتے ہیں کہ میزبان نے میرا اکرام نہیں کیا، میرے پاس بیٹھا نہیں، مجھے وقت نہیں دیا، اس میں میری بے عزتی ہوئی ہے۔ مہمان کو ایسے باتیں نہیں سوچنا چاہیے بلکہ یہ سوچنا چاہیے کہ انسان کے ساتھ ہزاروں پریشانیاں اور تکلیفیں جڑی ہوئی ہیں، معلوم نہیں میزبان کن پریشانیوں میں ہو اس وجہ سے میری چاہت کے مطابق اکرام نہ کر سکا بلکہ اصل تو یہ ہے کہ مہمان کو کسی قسم کی اکرام کی خواہش رکھنی ہی نہ چاہیے۔ میزبان حسبِ توفیق جیسا اکرام کرے یا جتنا وقت دے اسی کو غنیمت جاننا چاہیے اور جب کھانا وغیرہ کھالیں یا جو اکرام میسر تھا وہ ہو جائے تو میزبان کے پاس زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیے......

اس لیے کہ میزبان بعض اوقات زندگی کے لیے ہزاروں امور میں مشغول ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مہمان چلا جائے لیکن شرم کے مارے وہ کہہ نہیں پاتا......قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''جب تم کھانا کھالو تو جلدی سے رخصت ہو جاؤ''......اس لیے مہمانوں کو چاہیے کہ میزبان کے گھر میں زیادہ وقت نہ گزاریں۔ وہ بعض اوقات شرم کے مارے کچھ کہہ تو نہیں سکتا لیکن میزبان کے زیادہ ٹھہرنے سے اس کو اذیت ہوتی ہے۔

اہل علم کے پاس جائیں تو:

جب کسی اللہ والے، بزرگ، عالم دین کے پاس جائیں وہ دینی کاموں میں انتہائی مصروف ہو تو اس کے پاس بقدر ضرورت بیٹھیں زیادہ بیٹھنا ان کے دینی کاموں میں خلل ڈالے گا، ان کے پاس جائیں، چند لمحات بیٹھیں، ان سے نصیحت کی گزارش کریں اور دعاؤں کے ساتھ جلد رخصت ہو جائیں۔

میزبان سے مطالبات نہ کریں:

بعض مہمان کھانے پینے اور دیگر مطالبات میزبان سے کر دیتے ہیں مثلاً یہ کہ ہمیں گاڑی دے دیں، ہم نے فلاں جگہ شاپنگ کرنی ہے، سیر پہ جانا ہے یا فلاں کام پہ جانا ہے، یہ نامناسب طریقہ ہے بلکہ یوں کرنا چاہیے کہ میزبان سے گفتگو کے دوران اپنی ضرورت عرض کر دیں پھر اگر میزبان خود ہی وہ ضرورت پوری کر دے تو ٹھیک ورنہ اس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے اصرار اور تکرار نہ کریں۔

اگر مہمان پرہیزی کھانا کھاتا ہو:

مہمان اگر بیمار ہو اور پرہیزی کھانا کھاتا ہو اور کسی کے گھر کھانے کی دعوت پر جا رہا ہو یا ویسے کسی کے گھر مہمان بنا ہو تو اسے چاہیے پہلے سے میزبان کو مطلع کر دے کہ میں فلاں قسم کا پرہیزی کھانا کھاتا ہوں اور فلاں فلاں چیزوں سے مجھے پرہیز ہے اس لیے جیسا آپ سے ممکن ہو میرے گزارشات سامنے رکھ کر کھانا تیار کرائیں۔ پھر میزبان اور ان کے گھر والے جیسا بھی کھانا پیش کر دیں خندہ پیشانی سے اس کو قبول کر لے۔

☆☆☆☆☆

17 ستمبر: صوبہ کنڑ............ضلع غازی آباد............مجاہدین نے افغان فوجی بیس اور ملحقہ چوکیوں پر بڑا حملہ کیا............25 فوجی ہلاک ہوئے............ایک بکتر بند گاڑی تباہ

ہم اپنے موقف سے ذرہ برابر انحراف نہیں کریں گے!

عیدالاضحیٰ کے موقع پر امیر تحریک طالبان پاکستان محترم مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کا بیان

کفار کے دشمن اور تمام مسلمانوں کے دوست و بھائی، امیر تحریکِ طالبان پاکستان طالبِ حق فضل اللہ خراسانی کی طرف سے

امت مسلمہ اور اسلامیانِ پاکستان کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سلام مسنون کے بعد سب سے پہلے آپ کو سنتِ ابرہیمی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) عیدالاضحیٰ پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ پوری امت کی نمازوں اور قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے، آمین...... قربانی اور آزادی کا یہ دِن اللہ تعالیٰ پوری امت کے لیے کفر کی شکنجے سے نجات اور صحیح اسلامی نظام کے قیام کا دِن فرمائے، اللہ تعالیٰ حجاجِ کرام کے حج وقربانی کو قبول فرمائے، آمین۔

یہ دِن امت مسلمہ کو ایک عظیم قربانی کا پیغام دیتا ہے، یہ صحیح منہج کی طرف ہدایت اور ولاء وبراء کے عقیدے کے احیا کا دن ہے، یہ دین کی خاطر قربانی اور ملتِ ابراہیمی کی طرف دعوت دینے والا دن ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی زندگی آپ کو معلوم ہے، اگر امت کی امامت چاہیے تو منہج ابراہیم علیہ السلام کو اختیار کرو! لیکن یاد رکھو کہ اس راستے میں ہجرت ہے: إِنِّیْ مُهَاجِرٌ إِلَى رَبِّیْ...... اس راستے میں اپنی قوم کے باطل افکار سے برأت ہے: إِنَّـا بُـرَاء مِنكُمْ...... اس منہج میں باطل سے عدوات ہے: وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ...... اور باطل سے بغض ہے: وَالْبَغْضَاء أَبَدًا...... اس منہج میں اپنے باپ اور اقربا سے بھی برأت ہے اگر وہ باطل پر ہوں: فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ...... اور یہ قربانی کا منہج ہے: فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ...... اور یہاں تک کہ اس منہج کو اختیار کرنے پر میں آگ میں بھی ڈالا جاسکتا ہے: قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ......

ان سب امتحانات سے گزر کر ابراہیم علیہ السلام امت کے امام بن گئے: وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ...... اور ان کی ذریت میں سے بھی جو ان کے نقش قدم پر چلے وہ بھی اس زمین میں امام بنیں گے۔

اہلیانِ پاکستان کے نام:

اے پاکستان میں بسنے والے مسلمانو! آپ کو معلوم ہے کہ یہ ملک لا الہ الا اللہ کے نام پر بنا تھا...... لا الہ الا اللہ ابراہیمی ملت ہے، آپ کے آباؤ واجداد نے اس ملت کے نام پر پاکستان بنانے کے لیے ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جان، مال اور اولاد کی قربانیاں دیں...... لیکن افسوس کہ آج اس ملک کے حکمران اور سیکورٹی افواج نمرود بنے ہوئے خدائی کے دعوے دار ہیں...... انہوں نے ہمارے آباؤ واجداد کی قربانیوں سے خیانت کی...... انہوں نے اللہ کی حاکمیت کو چیلنج کیا ہے، کفر اور کفار سے برأت کی بجائے عالمی کفری اتحاد کا حصّہ بن گئے...... اور لاکھوں غریب اور لاچار مسلمانوں کو اسلام اور شریعت سے وفا کے جرم میں اپنے گھروں سے بے گھر کیا...... اس لیے اب ہمیں اٹھنا ہوگا اور نمرود کے ان متبعین کے خلاف ابراہیم علیہ السلام کی طرح کلمۂ حق بلند کرنا ہوگا۔

حکمرانوں کے نام:

اے حکمرانو! جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکومت تم کو بطورِ امانت عطا فرمائی ہے۔ تم نے اس امانت میں خیانت کر کے اللہ تعالیٰ کے اس عظیم وعدے کو بھلایا ہے! ٹھیک ہو جاؤ! ورنہ تم عنقریب عذابِ الٰہی کا شکار ہو جاؤ گے یا مسلمانوں اور مجاہدین کے ہاتھوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے، یا براہ راست عذابوں کا سامنا کرو گے جس طرح اس نے قوم نوح، قوم عاد اور فرعون جیسے ظالموں کو ہلاک کیا...... تمہارے ذمے یہ فرض ہے کہ تم اللہ کے نظام کو اس زمین پر قائم کرو، تمہارے بدترین کردار کی وجہ سے آج پوری قوم تم سے بغض کرتی ہے، تم پر لعنت کرتی ہے اور تم بدترین امرا اور حکمران بن چکے ہو۔

علمائے دین کے نام:

اے محترم علمائے کرام! اے وارثینِ انبیائے علیہم السلام! آپ کی ذمہ داری بہت بھاری ہے، خصوصاً ان ایام میں، آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہیں! جنہوں نے تن تنہا باطل معبُودوں کو توڑا، جنہوں نے تنِ تنہا نمرود اور اپنی قوم کے سامنے ان سے برأت، بغض اور عداوت کا اعلان کیا، وہ آگ میں ڈالے گئے لیکن اپنے موقف سے ذرہ برابر پیچھے نہیں ہٹے۔ آج اس باطل نظام کے خلاف آپ کو بھی آواز لگانی ہوگی، ان سے برأت، عداوت اور بغض کا اظہار کرنا ہوگا اور اس نمرودی آگ میں کودنا پڑے گا۔

آپ نوح علیہ السلام کے وارث ہیں، آپ موسیٰ علیہ السلام کے وارث ہیں جو فرعونِ زمانہ کے دربار میں کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: وَإِنِّي لَأَظُنُّكَ يَا فِرْعَونُ مَثْبُورًا ...... اس لیے آج اس امت میں بیداری لانا آپ کی ذمہ داری ہے، یہ آپ کے شان شایان نہیں ہے کہ کسی خطرے کی بنا پر آپ خاموش ہو جائیں...... امام احمد بن

18 ستمبر: صوبہ لوگر......صدر مقام پل عالم......ایک افغان فوجی چوکی پر مجاہدین کا میزائل حملہ......3 امریکی فوجی ہلاک

حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اذاسکت العالم تقیۃ والجاھل لایعلم فمتیٰ یظھر الحق......

لہٰذا اسلامی حکومت میں ہماری عزت ہے نہ کہ اس کفری جمہوریت میں جو ہمارے شیخ الحدیث اور مفتی اعظم کی رائے کو فساق وفجار بلکہ کفار وملحدین (روافض و قادیانی) کے برابر قرار دیتا ہے۔

تاجروں اور مزدوروں کے نام:

اے مسلمان تاجرو اور مزدور بھائیو! اسلامی نظام اور ملتِ ابراہیمی کا قیام آپ کی دنیا اور آخرت کے لیے خیر کا باعث ہے، اس دنیا میں آپ کے لیے حلال رزق اور آخرت میں جہنّم کی آگ سے نجات اس دین کے قیام میں پنہاں ہے......سود اور ٹیکسوں کے ذریعے آپ کا مال ہڑپ کرنے والے یہودی ملٹی نیشنل اداروں کی کوئی اسلامی حیثیت نہیں ہے...... یہ آپ کے اموال کو غصب کر رہے ہیں ان کے شکنجے سے نکل کر صحیح اسلامی تجارت کو فروغ دے کر اسلام کی سربلندی میں آپ موثر کردار ادا کر سکتے ہیں...... جس طرح ہر مسلمان پر اس دین کے لیے قیام فرض ہے آپ کے ذمے بھی یہ فرض ہے کہ اللہ کی راہ میں برسرِ پیکار نوجوانوں پر اپنا سرمایہ خرچ کریں، کفار کی قید میں موجود مسلمان بہنوں کی رہائی کا انتظام کریں اور شہدائے کرام کے گھروں اور ان کے بچوں کی دیکھ بھال کا مناسب انتظام کریں۔

پاکستانی کذاب حکومت اور میڈیا، امت مسلمہ کے دلوں کو دکھانے اور ان کو پریشان کرنے کے لیے مجاہدین اسلام کے بارے میں قسم قسم کے جھوٹے پروپیگنڈے پھیلاتا ہے......الحمدللہ آپ کے مجاہد بھائی پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ اس کفر کے خلاف لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے......آپ نے دیکھا کہ طالبان اور حکومت کے مابین مذاکرات اس لیے ناکام ہوئے کہ طالبان شریعت کے نفاذ کے مطالبے پر قائم تھے جو مغرب کے غلام حکمرانوں کو کسی صورت گوارا نہ تھا، اور یہ کہ وہ پاکستان کے کفری آئین اور ہم قرآن وسنت کی پاکیزہ روشنی میں بات کرنے پر مُصر تھے، انہوں نے کفری آئین کو ترجیح دی اور قرآن وسنت کو پس پشت ڈال دیا۔

ہم نے اسلام اور شریعت کی بالادستی کے واضح موقف پر کئی قیامت خیز آپریشنوں کا اللہ کی مدد سے سامنا کیا ہے......ان شاء اللہ آپ کے یہ مجاہد بھائی اپنے شرعی موقف پر ہرگز کسی قسم کی سودے بازی نہیں کریں گے اور کسی سے ایسا کوئی معاہدہ نہیں کریں گے جس میں اس سنہرے موقف سے ذرہ برابر انحراف ہو۔

حقیقی محافظ کون:

ہم پاکستان کے حقیقی محافظ اور اس کے بنیادی نظریے کے رکھوالے ہیں، ہم پاکستان کے دشمن نہیں ہیں بلکہ پاکستان کے دشمن وہ لوگ ہیں جو پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنے کے بجائے طاغوتی نظام کو نافذ کر کے عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں، جن کی بداعمالیوں اور بدکرداری کی وجہ سے پاکستان مختلف قسم کے عذابوں کا شکار ہے......کبھی سیلاب، کبھی زلزلے، کبھی قحط اور بھوک وافلاس کی شکل میں پوری قوم صرف ان کی بداعمالیوں پر خاموشی کی سزا بھگت رہی ہے......ان عذابوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ آپ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہو جائیں اور ان بدبختوں کو اقتدار سے معزول کر کے ان کی جگہ صالح اور مسلمان قیادت لائیں تاکہ وہ اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کرے اور اس ملک کو چین وسلامتی اور امن وآشتی کا گہوارہ بنائیں۔

ہم خالص ملتِ ابراہیمی کے پیروکار، ابراہیم علیہ السلام کی مکمل اتباع کرتے ہوئے آج اس مبارک موقع پر یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم ان تمام غیر شرعی قوانین (قومی، ملکی اور بین الاقوامی) سے مکمل برأت کا اعلان کرتے ہیں اور ان کے خلاف اس وقت تک لڑتے رہیں گے جب تک کہ ان کا قلع قمع نہ ہو جائے اور خالص اسلامی نظام اور خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام نہ ہو جائے......ہم ان تمام معاہدوں کو مسترد کرتے ہیں جو عالمی طاغوت اقوام متحدہ کے تحت اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے لیے کیے گئے ہیں...... جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاہلیّت کے تمام معاہدوں کو مسترد کیا اور ہم ان تمام عالمی حد بندیوں اور باؤنڈریوں سے انکار کرتے ہوئے یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم صرف ایک سرحد اور ایک باؤنڈری کے قائل ہیں اور وہ ہے دارالاسلام اور دارالحرب کی باؤنڈری اور حد بندی۔

ہم اس ڈیورنڈ لائن کو، جس نے پختون مسلمانوں کو دیوار برلن کی طرح ایک دوسرے سے جدا کیا ہے، باپ کو بیٹے سے، بھائی کو بھائی سے اور عزیز واقارب کو ایک دوسرے سے، نہ ماننے کا اعلان کرتے ہیں......اور سرحد کے اس پار اور اس پار کے تمام مسلمانوں سے دوستی و بھائی چارگی اور دونوں طرف موجود کفار اور ان کے دوستوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔

مجاہدین کے نام:

اے مجاہدین بھائیو! تقویٰ اختیار کرو، اپنے موقف پر ڈٹے رہو، حوصلہ اور عزم مضبوط رکھو......اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ہر وقت رطب اللسان رہو، ان شاء اللہ غزوہ ہند اور غزوہ خراسان دونوں میں کامیابی آپ کا مقدر ہے......دشمن کی ایک مذموم کوشش آپ کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا ہے اس لیے منظّم رہو اور آپس کی اصلاح پر خصوصی نظر رکھو۔

مجاھدین عراق و شام کے نام:

اے عراق وشام میں لڑنے والے مجاہد بھائیو! ہم آپ کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں، آپ کے فتوحات پر فخر کرتے ہیں، آپ کی خوشی اور غم میں برابر کے شریک ہیں، ہم اس مشکل گھڑی میں آپ کو صبر واستقامت کی وصیّت کرتے ہیں (بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

18 ستمبر: صوبہ اروزگان.................ضلع ترین کوٹ.................مجاہدین نے افغان چوکیوں پر شب خون مارا.................2 کمانڈروں سمیت 11 فوجی ہلاک

(آخری قسط)

کھل گیا بابِ عطا، اہلِ وفا کے واسطے

شیخ المجاہد ابو محمد الجولانی حفظہ اللہ، امیر جبہۃ النصرہ شام

کوئی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ مغرب اور امریکہ، شام میں مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے آئے ہیں۔ یہاں پر ہی بشار گذشتہ تین سال سے بم باریوں اور کیمیائی ہتھیاروں سے اہلِ سنت کو قتل و ذبح کرنے اور اذیتیں پہنچانے میں مصروف ہے اور لاکھوں مسلمان اس کے مظالم کی وجہ سے شہید اور زخمی ہو چکے ہیں لیکن یہ امن کے نام نہاد دعوے دار تماشا دیکھ رہے ہیں۔ کیا یہ وہی نہیں ہیں جنھوں نے عراق و افغانستان میں ہمارے بھائیوں کا قتلِ عام کیا؟ جو یہودیوں کی مالی اور عسکری امداد کے ذریعے فلسطین میں مسلمانوں کے قتلِ عام میں شریک ہیں۔ وہی جنھوں نے یمن و صومالیہ اور وزیرستان میں بم باریوں میں زمین کے پاکیزہ ترین نفوس کو شہید کیا۔ اے ارضِ شام میں لڑنے والے مجموعات! یاد رکھیں کہ شرعی، فطری اور تاریخی ہر حوالے سے یہ ایک قبیح ترین وصف ہے کہ کوئی اپنے ملک و حرمت پر حملہ آور دشمن کے ساتھ مل جائے۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ کسی کے دل میں آئے کہ اگر وہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مغرب سے مل جائے گا، ان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛

فَتَـرَى الَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُـصِيبَـنَـا دَآئِـرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِىَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِى أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ (المائدة: ۵۲)

''تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دَوڑ دَوڑ کے ملے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فرح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے''۔

جیسا کہ نام نہاد خائن شریفِ مکہ نے خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کو حجت بنا کر اس سے خلاصی کے بہانے برطانیہ اور فرانس کے تعاون سے بغاوت کی...... اس کا گمان تھا کہ وہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے لیکن تاریخ میں اس کا نام ہمیشہ کے لیے قبیح افراد میں لکھا گیا۔ اس کے آخری دور میں خلافتِ عثمانیہ کے ظلم کی جگہ یہودیوں کے مظالم اور معاہدہ بالفور نے لے لی جس کے بارے میں ہم ہر وقت اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ کب اس سے ہماری جان چھوٹے گی۔ پھر جب برطانویوں نے اسے اس خسیس کام کے لیے استعمال کر لیا اس کے بعد بمشکل ایک دن اس کی طاقت باقی رہ سکی...... لیکن ہم پہلے عراق پر برطانویوں اور شام پر فرانسیسیوں کے تسلط کی شکل میں اور پھر آج تک خطے میں امریکی تسلط کی صورت میں ب تک اس کی خیانت کو بھگت رہے ہیں...... گزشتہ سو سال سے ہماری نسلیں ذلت و رسوائی کی شکل میں اس کی قیمت چکا رہی ہیں۔

اب جب کہ سنجیدہ بنیادوں پر ان غلامی کے بادلوں کے چھٹنے کے اقدامات شروع ہو چکے ہیں تو کیا ہم پھر اسی قیدِ قفس کی طرف لوٹ جائیں؟ ہرگز نہیں! ہمارے سمیت تمام مخلص اہلِ ایمان قطعاً فلسطین جیسے کسی سانحے کو دہرانے یا اسلام کے منصوبے کو ناکام بنانے کی اجازت نہیں دیں گے جس کے لیے ہم نے اور امتِ مسلمہ کے اور اہلِ سنت کے نمائندہ مجاہدینِ صادقین کی نسلوں نے اپنا سب کچھ قربان کیا ہے۔ بلاشبہ آج اہلِ سنت کی مسلم اقوام اس فیصلہ کن تاریخی لمحے کے انتظار میں ہیں جب مجاہدینِ صادقین ان کو ذلت و رسوائی کی اس دلدل سے نکال لیں گے اور غلامی کی ان زنجیروں سے نجات دلائیں گے جن میں وہ جکڑے ہوئے ہیں، جو مغرب کی مدد کا خواب دیکھنے والوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو کیسی ہی گردشِ ایام کا شکار ہو جائیں یا کیسے ہی مشکل حالات میں گرفتار ہو جائیں لیکن اپنی تاریخ، شاندار ماضی اور اپنی بنیاد کو کبھی فراموش نہیں کرتے اسی کے لیے جیتے ہیں اور اسی پر جان دیتے ہیں اور اسی پر ان شاء اللہ قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

قُلْ هَـذِهِ سَبِيلِـى أَدْعُـو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِى وَ سُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِين(یوسف: ۱۰۸)

''کہہ دو میرا راستہ تو یہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں (از روئے یقین و برہان) سمجھ بوجھ کر۔ میں بھی (لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی۔ اور اللہ پاک ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں''۔

ہم علما، طلبا، داعیان، ادیبوں، شعراء اور ہر باصلاحیت صاحبِ قلم کو دعوت دیتے ہیں کہ اس جدید صلیبی حملے کے خلاف اہلِ شام کی نصرت کریں...... اپنے مجاہد بیٹوں کی حرمت کا دفاع کریں اور نوجوانوں کو تحریض دلانے اور ان کی رہنمائی کرنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں۔

اے لبنان کے اہلِ سنت! وقت آ پہنچا ہے کہ آپ اپنے شامی بھائیوں کا بھرپور ساتھ دیں۔ اپنے دشمن حزب الشیطان سے برأت کا اظہار کریں جو دن رات آپ کو دھوکہ دینے میں مصروف ہیں، جنھوں نے شام میں اہلِ سنت کو یرغمال بنا رکھا ہے اور بے

19 ستمبر: صوبہ کاپیسا..................ضلع محمود راقی..................بارودی سرنگ دھماکہ..................ایک رینجر زگاڑی تباہ..................8 فوجی ہلاک

دریغ ان کے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل کر رہے ہیں......انہیں موقع ملنے کی دیر ہے جب وہ یہ ہی بربریت لبنان کے اہلِ سنت پر ڈھائیں گے......انہوں نے پچھلے عرب انقلاب کے بعد ہی دانت تیز کرنے شروع کر دیے تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو چودہ سو سال سے اہلِ سنت کے ساتھ انتقامی رویہ رکھے ہوئے ہیں اور انہیں اپنا اولین دشمن سمجھتے ہیں......وہ حضرت امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بدلہ لینے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اسی ایک نقطے پر ان کا سارا دین قائم ہے اور اسی جھوٹ کو وہ اہلِ سنت کے قتال کا جواز بناتے ہیں......دراصل یہ ایران کا وہ حیلہ ہے جو اس نے اپنی اس سلطنت کو واپس لینے کے لیے اپنایا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے چھینی تھی......

آج لبنان میں حزب اللہ کو شدید داخلی توڑ پھوڑ کا سامنا ہے اور جیسے جیسے یہ صورت حال آگے بڑھ رہی ہے اہلِ عقل اس سے خوف زدہ ہیں......لیکن مسکین حسن نصر اللہ نے شام میں نصیری نظام کی درگت اور مجاہدین کے ہاتھوں اپنے سیکڑوں لوگوں کے قتل سے کوئی عبرت حاصل نہیں کی، نہ ہی اپنے ملک کے جنوبی علاقوں میں ہونے والے ریموٹ کنٹرول دھماکوں سے کوئی سبق سیکھا ہے، نہ ہی عراق میں روافض کا حشر اس کو نظر آ رہا ہے! اسے ہر اس گروہ کے عبرت ناک انجام سے سبق سیکھ لینا چاہیے تھا جس نے اہلِ سنت کو ایذا دینے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے زخموں کو مندمل کرنے کے لیے شام میں اہلِ سنت کے خلاف کارروائی کرنے پر مُصر ہے، ہر سال اور اس سے پہلے کے بہت سے واقعات ہر کسی پر واضح کرتے ہیں کہ لبنانی فوج حزب الشیطان کے امر کے تحت اور اسی کے تحفظ کے لیے کام کرتی ہے اور لبنان میں رافضی منصوبے کی تکمیل کے لیے بنائی گئی ہے

تو اے اہلِ لبنان! اپنے بیٹوں کو اس فوج سے دور رکھو جو تمہارے دشمن کی خدمت کے لیے بنائی گئی ہے بلکہ انہیں مجاہدین کی صفوں میں شامل کرو جو عقیدے اور دین کے محافظ اور مسلمانوں کو ظلم سے نجات دلانے کے لیے برسرِ پیکار ہیں۔

اے جبہۃ النصرۃ کے مجاہدین! تم نے جو کچھ کیا اللہ عزوجل اس پر تم سے راضی ہوگا اور تمہارا ذکرِ جمیل باقی رہے گا اور جنت کے در تمہارے لیے کھلے ہوئے ہیں۔ اے گروہِ مجاہدین اللہ کی مدد کرو وہ تمہاری نصرت کرے گا اور اللہ کے راستے میں قتال کرو اور اپنی جانوں کا احتساب کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللَّهَ (آل عمران: ۲۰۰)

''اے اہل ایمان (کفار کے مقابلوں میں) ثابت قدم رہو اور استقامت رکھو اور (مورچوں پر) جمے رہو اور خدا سے ڈرو تاکہ مراد حاصل کرو''۔

جان رکھو! اس کے بعد تمہیں ایسے کسی دشمن سے واسطہ نہیں پڑے گا۔ بے شک ہمارے اور ان کے درمیان اسی معرکے کا فاصلہ ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کو مفلوج کر کے رکھ دیں گے، ان شاء اللہ......خبردار! پیٹھ نہ پھیرنا کہ تمہیں اللہ عزوجل کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔

یہ صلیبی اتحاد آپ کو قتل کرنے اور آپ کے دین سے ہٹانے کے لیے آپ پر حملہ آور ہوا ہے۔ دنیا نصیریوں کے خلاف جنگ میں آپ کی اور اہلِ شام کی بے مثال قربانیوں کو دیکھ چکے ہیں...... بلا شبہ ہم نے اپنے بہترین نوجوان اور مردمیدانِ جنگ میں اتارے ہیں......آپ سے انتقام صرف اس وجہ سے لیا جا رہا ہے کہ آپ اہلِ سنت کا دفاع کر رہے ہیں اور مجمع خلائق بن چکے ہیں! اب آپ کو ایک نیا معرکہ درپیش ہے جس میں صلیب کے غلام اور ان کے آلہ کار عرب کا کوڑا کرکٹ آپ کے مدِ مقابل ہے......اللہ کی قسم! بلاشبہ یہ تمہارے لیے [ترنوالہ] ہیں اور کبھی تمہارے اوپر غالب نہیں آ سکتے۔

اے اہلِ اسلام! ان کے طیارے تمہیں خوف زدہ نہ کریں، وہ تمہارے سامنے آنے سے ڈرتے ہیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات ان سے بڑھ کر کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ ہے......اے اہلِ ایمان! اے حاملینِ قرآن! تم میں سے جو کوئی مارا جائے گا، ان شاء اللہ جنت میں جائے گا اور تمہارے دشمنوں میں سے جو کوئی مارا جائے گا اس کا ٹھکانہ جہنّم ہے کیوں کہ باغی ہر حال میں رسوا ہوتا ہے۔ میں آپ کو بشارت دینا چاہتا ہوں کہ یہ ان شاء اللہ فتح کی ابتدا ہو چکی ہے......

وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ (آل عمران: ۵۴)

''اور وہ [کافر] چال چلے اور اللہ تعالیٰ بھی چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے''۔

اے جبہۃ النصرۃ کے سپاہیو! عامۃ الناس سے جڑ جاؤ اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو......ان کی خدمت میں جُت جاؤ، ان سے انکساری سے پیش آؤ......زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا، بچوں سے شفقت اور بڑوں کا احترام کرو، ان کی رائے کا احترام کرو اور مشورے کو قبول کرو......جاہلوں کی جہالت سے بچو، بے شک عوام میں حق کی غیبت ہمیشہ سے ہوتی آئی ہے......جو لوگ آپ کے ساتھ جڑے ہیں ان پر بے جا سختی نہ کرو اور ان کی جان و مال کے تحفظ میں اور بھی محنت کرو......مہاجرین اور ان کے خاندانوں کے بارے میں مَیں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں! ہر انصاری کا فرض ہے مہاجر کے ساتھ مواخات قائم کرے، اسے اپنے گھر میں پناہ دے اور اپنی جان سے زیادہ اس کی حفاظت کرے......اہلِ علم اور علما کے وقار کا خیال رکھو اور حکما کی بزرگی کی حفاظت کرو......معروف میں اپنے امرا کی سمع و اطاعت کرو......میں تمہیں ظلم سے خبردار کرتا ہوں کہ ظلم تو قیامت کے اندھیروں میں سے ایک اندھیرا ہے......لوگوں کی امانتیں ان کو ادا کرو اور جو تم سے خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو......حق داروں کو ان کا حق ادا کرو اور انصاف سے کام لو، کسی قوم کی دشمنی تمہیں عدل سے روکنے نہ پائے......

19 ستمبر: صوبہ غزنی......ضلع دہ یک......اتحادی فوج کے آپریشن کے جواب میں مجاہدین کی کارروائیاں......4 ٹینک تباہ......6 فوجی ہلاک

حق سے جڑے رہو اور اللہ کے راستے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈرو......اپنے گناہوں پر اللہ سبحانہ تعالیٰ سے استغفار کرو...... باطل کا جواب باطل سے نہ دو بے شک باطل حق سے ٹکرا کر ختم ہو جائے گا......دیگر مخلص مجموعات کے ساتھ ہر خیر میں تعاون کرو اور اسلام اور توحید کی بنیاد پر اپنے مابین رابطے کو مضبوط بناؤ، اسی بنیاد پر دوستی و دشمنی کرو اور اسلام کے حکم پر مجتمع رہو......صلیبیوں کے آلہ کار گروہوں سے خبردار رہو، ان سے کسی قسم کا اتحاد نہ کرو......اپنے دشمن کے مقابلے میں شدید ہو جاو، کسی جاسوس، مخبر یا صلیبیوں کے ساتھ تعاون کرنے والے سے کوئی نرمی نہ کرو......اللہ کی اطاعت کرو اور اپنے باہمی معاملات کی اصلاح کرو......یاد رکھو! ہزیمت ہمیشہ دلوں کے آپس میں پھٹنے سے آتی ہے! غیبت کرنے والے اور چغل خور سے خبردار رہو......کوئی جادوگر ایک سال میں اتنا فساد نہیں مچاتا جتنا چغل خور ایک لمحے میں مچا دیتا ہے......غلو سے بچو اور خوارج و مرجئہ کی فکر سے کوسوں دور رہو......لوگوں کے درمیان ہمیشہ عدل سے فیصلہ کرو اور حالاتِ حاضرہ، زمینی حقائق اور عوام کی صورتحال کی رعایت کرو......متشابہات کی حدود سے دور رہو، جس معاملے کا علم نہ ہو اس میں کوئی رائے قائم نہ کرو......مشکل حالات میں بھی خود اپنے لیے فتوے صادر نہ کرو بلکہ جس معاملے میں اشکال ہو اہلِ علم اور علما سے رہ نمائی حاصل کرو۔

فتح ہمیشہ صبر کے بعد ہی ملتی ہے اور تنگی کے بعد آسانی ہے۔تمہارے رب نے اپنی کتاب میں تم سے یہ وعدہ کیا ہے

إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد:۷)

''اے اہل ایمان ! اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا''۔

اللہ کی قسم! مجھے اس آزمائش میں تمہارے لیے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم خیر اور بڑے درجات نظر آ رہے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے مقتولین کو شہدا کے درجات عطا فرما اور آخرت میں اپنے انعام یافتہ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اکٹھا فرما، بے شک وہ بہترین ساتھ ہے۔ان سے پیچھے رہ جانے والے بھائیوں کو ان کے نیک اعمال کی بہترین جزا عطا فرما، ان کے دلوں کو جوڑ دے، قدموں کو ثبات اور کفار پر فتح عطا فرما۔بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

☆☆☆☆☆

بقیہ: ہم اپنے موقف سے ذرہ برابر انحراف نہیں کریں گے!

اپنی صفوں میں وحدت پیدا کریں......خصوصاً ان حالات میں جب کہ دشمن آپ کے خلاف ایک صف بن کر کھڑے ہیں، آپس کے اختلافات کو بھلا کر عالمی کفری اتحاد کے خلاف پوری قوت سے محاذ آرا ہو جائیں......سرزمین شام و عراق کے مجاہدین سے امت کی بڑی توقعات وابستہ ہیں...... ہر مجاہد جس نے کفر سے مکمل مقاطعہ کیا ہے قابلِ قدر و احترام ہے لہٰذا تکفیر اور قتل کے مسائل میں خصوصی احتیاط سے کام لیں، ہم اس مشکل گھڑی میں آپ کے ساتھ ہیں اور حتی المقدور آپ کی مدد کریں گے۔ان شاء اللہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

....

[امیر تحریک طالبان پاکستان، مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کے عیدالاضحیٰ کے بیان پر میڈیا نے مجاہدین کے مابین یہ غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی کہ گویا تحریک طالبان پاکستان نے عراق و شام میں کسی خاص جہادی گروہ کی حمایت اور نصرت کا اعلان کیا ہے......اس صورت کو مدنظر رکھتے ہوئے مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ نے ایک وضاحتی بیان جاری کیا، جس کا اردو ترجمہ قارئین کے لیے پیش ہے۔]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسول اللّٰہ ، امابعد!

میں پاکستان کے مسلمانوں کو بالخصوص اور امت مسلمہ کو بالعموم یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ تحریک طالبان پاکستان امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت میں ہے۔اور دنیا کے تمام مجاہدین کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں عالمی کفر کے خلاف جہاد جاری رکھیں۔اور یہ واضح کرتا ہوں کہ تحریک طالبان پاکستان کا جہادی محاذ فی الحال اسلام آباد کا طاغوتی کفری نظام ہے، ہم اپنے تمام مجاہدین ساتھیوں کو یہ امر کرتے ہیں کہ اپنی صلاحیتیں اس شیطانی نظام کے محافظین کے خلاف استعمال کریں اور ان کے خلاف منظم طریقے سے جہاد بالقتال جاری رکھیں۔

اگر امیر المومنین ہمیں حکم کریں تو اللہ کی توفیق سے شام، عراق اور یمن ہی نہیں دنیا کے ہر جہادی میدان میں ہم اپنے مجاہدین بھیجنے کے لیے تیار ہیں، اور میڈیا پر جو خبر چل رہی ہے اس کے حوالے سے یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یقیناً ہم دنیا کے ہر خطے کے مجاہدین کے ساتھ محبت اور ہمدردی رکھتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ کفر کے خلاف سب ایک صف میں کھڑے ہو کر جہاد کریں اور میں ان سب کو بھی وحدت شرعی کی دعوت دیتا ہوں۔ اور آخر میں میڈیا والوں پر یہ بات واضح کرتا ہوں کہ آپ اپنے صحافتی اقدار کا احترام کریں اور ایک غیر جانب دار کردار ادا کریں۔

والسلام

☆☆☆☆☆

20 ستمبر: صوبہ ہلمند......صدر مقام لشکر گاہ......مجاہدین کے فوجی چوکیوں پر حملے......4 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

نظامِ پاکستان، شیطان کا ایجنٹ

برادر آدم یحییٰ غدن، عزام الامریکی حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین و صلی اللہ علی النبی الکریم و علیٰ آلہ و صاحبہ اجمعین

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد

ہم میں سے ہر کوئی جب حامد کرزئی، نوری المالکی، حسن شیخ محمود یا ان کے کسی حلیف کو بالادستی یا قومی مفاد کے تحفظ کی بات کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو بے ساختہ مسکرا اٹھتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ یہ سب غدار غیر ملکی یلغار اور تسلط کے نتیجے میں اقتدار میں آئے ہیں اور غیر ملکیوں ہی کی آشیر باد سے کھڑے ہیں۔

اس کے برعکس ہم میں سے کتنے لوگ اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ باقی ۵۵ مسلم ممالک پر مسلط طاغوتی استعمار بھی کرزئی اور مالکی ہی کی طرح سات یا دس سال کی بجائے پچاس ساٹھ سال سے صلیبیوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ صلیبی مغرب نے ۱۹۲۰ء سے ۱۹۷۰ء کے عرصے میں بالکل اسی طرح مسلم سرزمینوں کی نگرانی کی ذمہ داری ان استعماری حکومتوں کے سپرد کی جس طرح آج وہ افغانستان وعراق میں ان نظاموں کے سپرد کر رہے ہیں۔ اسی طرح جیسے آج انہوں نے افغانستان وعراق کی حکومتوں پر اپنا اثر ورسوخ اور کنٹرول برقرار رکھا ہے بالکل اسی انداز میں باقی پچپن ممالک میں شروع دن سے حکومتیں ان کے کنٹرول اور رسوخ میں ہیں اور ان ریاستوں کی مختصر مگر فتیح تاریخ یہاں اٹھنے والی ہر عوامی یا انقلابی تحریک میں مغرب کی مداخلت کی گواہ ہے۔

اگر کرزئی اور اس کی حکومت گزشتہ گیارہ سال سے امریکہ کی خدمت کر رہی ہیں تو پاکستان کی حکومت، فوج اور سیکورٹی ایجنسیاں پچھلے پینسٹھ سال سے امریکہ اور برطانیہ کی چاکری میں مصروف ہیں۔ جب انہوں نے ان کو اس مشن کے لیے تعینات کیا کہ برصغیر اور افغانستان کے مسلمانوں کی نگرانی کریں اور انہیں اپنے کنٹرول میں رکھیں تاکہ مغرب کے عالمی استعماری نظام کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ پاکستان کے سیاسی وفوجی قائدین پینسٹھ سال سے بہت تندہی سے اس ذمہ داری کو ادا کر رہے ہیں جو نوآبادیاتی سامراج نے انہیں سونپی تھی۔ پاکستانی نظام کو اس کے آقاؤں نے برما سے افغانستان تک کے مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنے کی مہم سونپی تھی۔ اسی طرح طاغوت معمر قذافی کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ افریقہ کے مسلمانوں کو کنٹرول کرے اور لیبیا کو اسلامی مشرق اور اسلامی مغرب کے درمیان ایک دیوار بنا دے۔ اسی انداز میں شام میں مسلط استعمار وہاں اٹھنے والی مزاحمتی تحریکوں کی نگرانی اور سرکوبی کے ذریعے اسرائیل کے تحفظ میں مصروف ہے اور بلاشبہ ان میں سب سے بڑھ کر مغرب کا آلہ کار شیطانی، منافق اور خبیث سعودی نظام ہے۔ جو کئی دہائیوں سے اپنی تیل کی دولت اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر اپنے قبضے کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے ساری امتِ مسلمہ میں اسلامی تحریکوں اور حکومتوں کو کنٹرول کر رہا ہے اور اس بات کو یقینی بنائے ہوئے ہے کہ یہ تحریکات اور حکومتیں کبھی فلسطین پر قابض یہودیوں کے لیے کوئی خطرہ پیدا نہ کر سکیں۔

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو اور بہنو! جب ہم مغرب کی طرف سے مسلمانوں پر پاکستانی نظام جیسے نظاموں کو مسلط کرنے کی بات کرتے ہیں تو ہم اس کو تاریخی اور دورِ حاضر کے حقائق کی روشنی میں بیان کرتے ہیں اور ان کے عمل سے اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ لیکن آخر میں امتِ مسلمہ کی اس حالتِ زار کی ذمہ داری ہم مسلمانوں پر ہی عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے کئی دہائیوں پر محیط عرصے تک صورت حال کو اس حال تک بگڑنے کا موقع دیا اور اپنے دین اور حقوق کے تحفظ کے لیے خاطر خواہ محنت نہیں کی۔ ہم بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاج کے لیے تو سڑکوں پر نکل آئے، ہم اپنے قبیلے یا سیاسی جماعت یا اپنی پسندیدہ ٹیم کے دفاع کے لیے لڑنے کو تو تیار ہو گئے لیکن ہم میں سے کتنے ایسے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کی خاطر قربانی دینے کے لیے قتال کے لیے تیار ہوئے؟ کتنے انتہائی قدم اٹھانے کے لیے آگے بڑھے؟ ہم میں سے کتنے نظام کے سامنے کھڑے ہوئے کہ اس کو بتا سکیں کہ ہم اس نظام کو مزید برداشت نہیں کریں گے؟ ہم میں سے کتنے اس بات کے لیے سڑکوں پر نکلنے کو تیار ہوئے کہ اس وقت تک گھروں کو نہیں جائیں گے جب تک اس نظام اور امریکہ کے آلہ کاروں کو اتار کر شریعتِ اسلامی کو نافذ نہ کر دیں؟

پاکستان، افغانستان، کشمیر اور اس خطے کے مسلمان بھائیو اور بہنو! پاکستانی حکومت، فوج اور ایجنسیاں مشترکہ طور پر صرف ہمارے خطے میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں امریکہ اور برطانیہ کے بدترین، منافق آلہ کار کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ جب تک ہم خود کو ان کے تسلط اور مداخلت سے آزاد نہیں کراتے اس وقت تک افغانستان، پاکستان اور خطے کے مسلمانوں کو امن، ترقی، استحکام اور اتحاد حاصل نہیں ہو سکتا۔

پاکستانی حکومت، فوج اور ایجنسیاں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر پاکستان، افغانستان، کشمیر اور دنیا بھر کے ہزاروں مسلمانوں اور مجاہدین کو گرفتار کر کے اور اذیتیں دے کر غائب اور قتل کر چکی ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

20 ستمبر: صوبہ ہلمند.................. ضلع سنگین.................. مجاہدین کا افغان فوجیوں کے ایک دستے پر حملہ.................. 4 فوجی ہلاک.................. ایک گاڑی تباہ

(قسط اول)

اعلام (میڈیا) کے محاذ پر سرگرم مجاہد بھائیوں کے نام ایک پیغام

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله حق حمده، والصلاة والسلام على نبيه و عبده، و على آله و صحبه و من اهتدىٰ بهديه، و بعد!

ابلاغ و تحریض کے محاذ پر ڈٹے ہوئے شیر دل بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج مجھے یہ شرف حاصل ہوا کہ میں آپ سے مخاطب ہوں اور آپ کے نام پیغام تحریر کروں۔ بے شک آپ ہی وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ''تحریض الی القتال'' کے نبوی فریضے کے لیے منتخب کیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيْلاً (النساء: ۸۴)

''تو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ کی راہ میں لڑو تم اپنے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں ہو اور مومنوں کو بھی ترغیب دو قریب ہے کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو بند کردے اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی سخت ہے''۔

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُواْ مِئَتَيْنِ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّئَةٌ يَغْلِبُواْ أَلْفاً مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَفْقَهُوْنَ (الانفال: ۶۵)

''اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے''۔

جب کہ علما کے نزدیک تحریض سے مراد مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلانا، اس کے لیے ابھارنا اور اس کی ترغیب دلانا ہے، اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین کے لیے اللہ سبحانہ کی تیار کردہ نعمتوں کا ذکر، دشمن کو کمزور ظاہر کرنا اور دشمن کے مقابلے میں دلوں کو تقویت اور جرأت دلانا بھی تحریض کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح ''تحریض'' کے کئی دوسرے معانی بھی بیان کیے گئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ''یہ عبادتِ جہاد کی طرف دعوت ہے کہ اسے پوری تندہی کے ساتھ ادا کیا جائے اور ہر قسم کی کمزوری، تردد اور کاہلی کا خاتمہ کیا جائے''۔ جیسا کہ علامہ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تحریض کے مفہوم میں ہر وہ عمل شامل ہے جو مسلمانوں کے دلوں کو تقویت پہنچائے اور دشمنوں کی کمزوری اور ناکامی کو واضح کرے، مقاتلین کے لیے ثواب اور جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے عذاب کا تذکرہ بھی تحریض میں ہی شامل ہے''۔

تحریض کے یہ معنی عبادتِ جہاد کی سختی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جو کہ بے شک ایک حقیقت ہے۔ اس لیے جہاد کی طرف دعوت اور لوگوں کو اس کی طرف راغب کرنے کا عمل کبھی بھی منقطع نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ ہم نے تو بہت دعوت دی لیکن کسی نے اس کا جواب نہیں دیا یا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ یہ شیطان کے وسوسوں میں سے ایک ہے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کا ایک طریقہ ہے۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ تحریض کے فریضے کو ادا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں جو شریعت کی حدود میں ہو، وہ اس طرح کہ تحریض کے متنوع اور مختلف النوع طرق کو استعمال کیا جائے......اس کے علاوہ یہ معلوم ہونا بھی ضروری ہے کہ اس عبادت کو ادا کرنے کے لیے لوگوں کو کیسے متوجہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اس راستے میں اپنی پوری صلاحیت لگا دیں، اور ان کی ذات میں موجود کمزوریوں کو دور کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے جو ان کو میدان جہاد میں شامل ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک لفظ، قصیدہ، کہانی، رائے، آیت کی تفسیر، آپ کے اپنائے ہوئے اسلوب اور کوشش سے اللہ جس کے دل میں چاہے ڈال دے اور اس میں موجود ایمانی حمیت وغیرت بے دار ہو جائے اور اس پر چھائی ہوئی غفلت دور ہو جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی پرسکون زندگی سے ایک غضب ناک شیر نمودار ہو جائے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میدان جہاد میں وہ ایک ماہر قائد، جان نثار سپاہی اور صالح ولی کی حیثیت سے ظاہر ہو۔ یوں آپ اپنے اہل وعیال کے درمیان ہوتے ہوئے بھی اس کے اجر میں شریک ہو جائیں گے کیونکہ اسے اس خیر کی طرف لانے کا باعث آپ بنے ہیں۔ اس لیے کہ خیر کی طرف رہ نمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کے برابر ہے۔ آیتِ تحریض کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتاً

(النساء: ۸۵)

’’جو شخص نیک بات کی سفارش کرے تو اس کو اس (کے ثواب) میں حصّہ ملے گا اور جو بری بات کی سفارش کرے تو اس کو اس کے (عذاب) میں سے حصّہ ملے گا اور خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے‘‘۔

ابنِ عاشور رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’آیت کا عمومی انداز بتا رہا ہے کہ قتال فی سبیل اللہ کی تحریض دلانا شفاعتِ حسنہ کا باعث ہے جب کہ لوگوں کو اس راستے سے دور کرنا شفاعتِ سیئہ کا ذریعہ ہے‘‘۔

ہم جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کے موجودہ جمود اور تساہل کا باعث اس کے دشمنوں کی پھیلائی ہوئی مایوسی ہے۔جس کی وجہ سے امت اپنی کوششوں میں سست ہوگئی اور اس کے بیٹوں کے دلوں کی غیرت مرگئی ہے۔امت کے نوجوان مغرب کی کھوکھلی تہذیب کی اندھی تقلید میں بہے جا رہے ہیں۔ان کے دل کفار کی غلامی اور بزدلی سے بھرے ہوئے ہیں جس نے ہمارے دشمنوں کو یہ جرأت دی ہے کہ وہ جو چاہیں امت کے ساتھ سلوک کریں۔یہ ایک ثقیل بوجھ ہے جو امت مسلمہ کے سینے پر پہاڑوں کی طرح پڑا ہے اور اس کو ہٹانے کے لیے سخت محنت، صبر، مستقل مزاجی اور دن رات تگ و دو کی ضرورت ہے جس کے ذریعے امت کو دہائیوں کی طویل گمراہی اور تحریف سے چھٹکارا دلایا جاسکے جس کی وجہ سے وہ ذلت کے گڑھے میں گری پڑی ہے۔اس صورت حال میں آپ کی مثال ایسے لشکر کی ہے جو بلند ہمت، شجاعت اور حقیقی غیرت کا مالک ہے اور اس معرکے کا حق ادا کرنے کا اہل بھی ہے۔

امت کی بیداری اور جان قربان کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں اگر جہاد کا کردار دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جہاد لوگوں کو دعوت دینے اور صراطِ مستقیم کی طرف بلانے کا بہترین طریقہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ہماری امت میں خیر کا عنصر بہت ہے، صرف ضرورت اس بات کی ہے اس خیر کو تلاش کیا جائے اور اس کی مناسب رہنمائی اور تنظیم کی جائے۔پس جہاد زندگی ہے اور اس کی طرف دعوت و تحریض دینا گویا زندگی کی طرف بلانا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَجِيبُواْ لِلّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال: ۲۴)

’’مومنو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو۔جب کہ اللہ کے رسول تمہیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے‘‘۔

واحدی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

’’یہاں (لِمَا يُحْيِيكُم) سے مراد جہاد ہے کیونکہ اس کے ذریعے دین کا امر زندہ اور قوی ہوتا ہے، اس لیے بھی کہ جہاد شہادت کا باعث ہے اور شہید اللہ کے ہاں زندہ ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ جنت میں دائمی زندگی کا ذریعہ ہے‘‘۔

امام ابنِ قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:’’

واحدی اور اکثر علما کا قول ہے کہ:’’ لِمَا يُحْيِيكُمْ ‘‘ سے مراد جہاد ہے۔یہی قول ابنِ اسحاق اور اکثر اہلِ معانی کا ہے‘‘۔

فراء رحمہ اللہ کا قول ہے:

’’اگر آپ کو کسی زندہ عمل کی طرف دعوت دی جارہی ہے تو گویا یہ جہاد ہی ہے، کیونکہ جہاد اور جنگ کے ذریعے ہی دین مضبوط ہوتا ہے۔اگر جہاد کو ترک کر دیا گیا تو دین کا معاملہ کمزور ہوجائے گا اور دشمن کی مسلمانوں پر جرأت بڑھ جائے گی۔میرا خیال ہے کہ: دنیا، برزخ اور آخرت کی زندگی کے لیے سب سے اہم چیز جہاد ہی ہے۔وہ اس طرح کہ دنیا میں مسلمانوں کی قوت اور دشمن پر رعب جہاد سے ہی ہے، برزخ کے متعلّق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:’’اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق پاتے ہیں‘‘ اور جہاں تک آخرت کا ذکر ہے تو شہدا کے لیے اللہ کے ہاں درجات اور نعمتیں باقی لوگوں سے کہیں زیادہ ہیں، اسی لیے ابنِ قتیبہ نے کہا کہ’’ لِمَا يُحْيِيكُمْ ‘‘ سے مراد شہادت ہے۔‘‘

حتیٰ کہ جابر و فاجر لوگ جب چاہتے ہیں کہ امتِ مسلمہ کو اپنے ساتھ ملائیں اور ان کی صلاحیت و شجاعت کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کریں تو وہ بھی جہاد کا ہی نعرہ بلند کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ نعرہ ان دلوں پر سب سے زیادہ اثر کرتا ہے جو کمزوری و وہن سے نکل کر بلند و رفعت تک پہنچنے کے لیے مشتاق ہیں......تو میرے بھائیو! یہ دشمنانِ دین ہماری امت سے ہم سے زیادہ واقف نہیں ہوسکتے۔اگر یہ لوگ سادہ لوح نوجوانانِ امت کے دلوں کو گرمانے، اپنی طرف مائل کرنے کے لیے عباراتِ تحریض استعمال کرسکتے ہیں تو آپ کو تو یہ فریضہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر ادا کرنا چاہیے تاکہ امت مظلومہ کے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کیا جاسکے اور ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی کی طرف رہنمائی کی جاسکے۔

کیونکہ کسی ایک انسان کو راہِ ہدایت پر لانا آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ہم نے کتنے ہی نوجوانوں کو دیکھا ہے کہ وہ بحرِ غفلت میں غرق تھے، گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتے پھر رہے تھے، نہیں جانتے تھے کہ ایمان و نماز کیا ہے، وہ امت کے

21 ستمبر: صوبہ پکتیکا..................ضلع گردیز..................مجاہدین نے دو الگ الگ حملے..................1 گاڑی تباہ..................7 فوجی ہلاک

درمیان مردہ دلوں اور مفلوج اجسام کے ساتھ ایک بے مقصد اور بے فکر زندگی گزار رہے تھے گویا وہ اس امت کا حصّہ ہی نہیں ہیں۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو رذائل اخلاق کی گندگی میں لتھڑے ہوئے تھے، انہی میں سے کچھ منشیات کی لت میں تھے اور کچھ انٹرنیٹ پر اپنے رات دن گنوار ہے رہے تھے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بعض تو کفار کی فوج کا حصّہ تھے اور اپنی جان ان پر قربان کرنے کو بھی تیار تھے کہ کسی شہید کا متبسم چہرہ دیکھ کر، کوئی جہادی بیان یا تحریض کا ایک کلمہ سن کر، کسی مجاہد کی مجلس میں بیٹھ کر، بہادری اور ثابت قدمی کا قصہ پڑھ کر وہ گمراہی کے اندھیروں سے نکل کر ہدایت کی روشنی میں آ گئے اللہ نے ان کے تاریک دلوں کو نورِ ایمان سے منور کر دیا۔ بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ موت سے زندگی کی جانب لوٹ آئے۔ اس تبدیلی کے باعث وہ اسلام کے شیروں میں سے ایک اور اس کے بطلِ جلیل بن گئے۔ اب وہ ایسے عابد ہیں کہ دن کو روزہ رکھتے، راتوں کو قیام کرتے ہیں، اللہ کے خوف سے گریہ وزاری کرتے اور ان کی زبانیں کبھی بھی اللہ سبحانہ کے ذکر سے خالی نہیں رہتیں۔ جو کوئی بھی ان کے ساتھ کچھ دیر کے لیے بیٹھتا ہے اس کا دل ان کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ ان سے ملاقات اور ان کو دیکھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ ان نوجوانوں کو دیکھیں تو آپ ان کو مجسم حیا، حسنِ اخلاق سے آراستہ، ان کے چہروں کو نورِ ایمان سے منور اور اللہ کے حضور سجدوں کی وجہ سے پر رونق پائیں گے۔ ان کے قول وعمل میں امت کا غم نمایاں ہے۔

ان میں سے کم ہی ایسے ہیں جنہوں نے اپنا نام استشہادیوں کی فہرست میں نہ لکھوایا ہو۔ ان میں سے اکثر اللہ سبحانہ کی راہ میں شہادت کے ذریعے اس دنیا کو چھوڑ چکے ہیں جب کہ ان کے پیچھے رہ جانے والے بھائی ان کے معطر تذکروں سے ان کو زندہ رکھے ہوئے ہیں جو کہ پیچھے رہ جانے والوں کے لیے نشانِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سو نفع میں وہ ہے جو ان کی دعوت اور ہدایت کا ذریعہ بنا۔

یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ دعوت الی الجہاد اور تحریض الی الجہاد میں مہارت حاصل کرنا دعوتِ جہاد کے عظیم ترین ابواب میں سے ایک ہے۔ یہ بات درست نہیں (جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے) کہ دعوت کے میدان میں درجہ بدرجہ چلنے سے ہی استقامت اور التزام حاصل ہوتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات کم عمل سے زیادہ اجر بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: نظامِ پاکستان شیطان کا ایجنٹ

ان کا واحد جرم یہ تھا کہ وہ امریکہ اور اس کے کٹھ پتلی پاکستانی نظام کی جارحیت کے سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ آج بھی افغانستان و پاکستان کے ہزاروں برگزیدہ مسلمان اور مجاہدین نام نہاد ''اسلام کے قلعے'' میں پابندِ سلاسل ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمارے شہدا کو قبول فرمائے اور اسیروں کو رہائی عطا کرے۔ آمین۔

پاکستانی نظام شیطان کا حواری اور نہ صرف مجاہدین اور خطے کے مسلمانوں کے لیے ایک خطرہ ہے بلکہ اپنی مسلم عوام کے لیے بھی ناسور ہے۔ اس لیے میں ہر پاکستانی مسلمان کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ اسلام آباد اور راولپنڈی میں بھی مسلط اس نظام کو الٹنا اس کا انفرادی فرض ہے۔ اس نظام کو توڑنے کا تیز ترین راستہ اپنی سرزمین اور ان کے ممالک میں امریکی، مغربی اور صہیونی مفادات کو نشانہ بنانا ہے اور اس وقت تک ان کے مراکز اور سفارت کاروں کا محاصرہ ہے جب تک یہ غیر ملکی حملہ آور اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں۔ اگر اب بھی ضرب لگانے کا مناسب وقت نہیں ہے تو پھر مناسب وقت کب آئے گا؟ جب پاکستان ٹوٹ جائے گا؟ جب امریکہ پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کو ناکارہ بنا دے گا؟ جب انڈیا اور چائنہ حملہ کر کے پاکستان کے اندر رسوخ حاصل کر لیں گے؟ یا جب پاکستان چار یا پانچ قومی یا علاقائی ریاستوں میں تقسیم ہو جائے گا؟ کیا پاکستان میں کسی نے بھی بنگلہ دیش کی علیحدگی سے کوئی سبق نہیں سیکھا؟ کیا پاکستان اپنی المناک تاریخ کو بار بار دہرانا چاہتا ہے؟

میں پاکستان اور خطے کے مسلمانوں کو یہ بھی نصیحت کروں گا کہ وہ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں امارتِ اسلامی افغانستان کے جہاد کی حمایت جاری رکھیں اور کابل میں موجود صلیبیوں اور ہندوؤں کے آلہ کاروں کو شکست دینے میں ان کی مدد کریں تاکہ اس کفر یہ حکومت کو ختم کر کے ایک آزاد اسلامی امارت قائم کی جا سکے جو واشنگٹن، لندن، نئی دہلی، تہران یا راولپنڈی سے احکامات نہ لے۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! خوش خبری یہ ہے کہ دشمن ہماری سوچ سے زیادہ بزدل اور کمزور ہے اور اس کی شکست ہمارے تصور سے زیادہ کمزور ہے اور اگر ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ پر توکل اور اعتماد رکھیں اور صبر کریں تو فتح ہمارا مقدر ہے۔ لہٰذا آیئے ہم یہ عہد کریں کہ اس وقت تک اپنا جہاد جاری رکھیں گے جب تک اپنی ساری سرزمینوں کو مغربی، صہیونی اور ہندو مداخلتوں سے آزاد نہ کرا لیں اور اللہ کے اذن سے ایک عادل اور ترقی یافتہ اسلامی ریاست نہ قائم کر لیں۔

میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو اس چیز کی طرف رہنمائی فرمائے جو اس کی چاہت اور رضا کے مطابق ہو۔ اس امت کو ہدایت پر اکٹھا فرمائے اور امت کو وہ حالت نصیب کرے جس میں اس کے بندوں کی عزت ہو اور اس کا کلمہ بلند ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

21 ستمبر: صوبہ غزنی............ضلع اسد آباد............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ............3 فوجی ہلاک

نشریات

یہ ڈاک یارڈ پر حملہ نہیں، پاکستانی بحری بیڑے کے جہازوں پر قبضہ تھا......اور نشانہ امریکی اور بھارتی بحریہ تھی!

السحاب میڈیا

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق سے، ہفتہ ۶ ستمبر ۲۰۱۴ء کو جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے پاکستانی بحریہ (نیوی) سے وابستہ مجاہد افسران نے پاکستانی بحریہ کے دو جنگی جہازوں پر قبضہ کیا اور ان کے ذریعے امریکی اور بھارتی بحری اہداف کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اس حملے کے بارے میں ابتدائی معلومات میڈیا اداروں کو دی گئی تھیں، مگر میڈیا نے اپنی روایتی مکاری اور پاکستانی فوج اور ایجنسیوں کے خوف کی بنا پر ان حقائق کو مسخ کر کے پیش کیا، اور اس کارروائی کو کراچی ڈاک یارڈ پر ''کہیں باہر سے'' حملے کے طور پر پیش کیا۔ اسی طرح کارروائی کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود اس سلسلے میں بھی غلط بیانی سے کام لیا۔ زیرِ نظر تحریر میں اس حملے کے اصل منصوبے اور اہداف کی تفصیل بیان کی جارہی ہے۔

الحمدللہ یہ کارروائی القاعدہ برصغیر سے وابستہ دو مجاہد بھائیوں اویس جاکھرانی (پاکستان نیوی کے سابقہ سیکنڈ لیفٹیننٹ) اور ذیشان رفیق (سیکنڈ لیفٹیننٹ) کی زیرِ قیادت انجام پائی۔

☆ پاکستان نیوی کے دو اہم ترین بحری جہازوں پی این ایس اصلت (PNS Aslat) اور پی این ایس ذوالفقار (PNS Zulfiqar) پر قبضہ کرنا

☆ اس قبضے کے بعد ان جہازوں کے ذریعے امریکی آئل ٹینکر (USS Supply) اور امریکی بحریہ کے جنگی جہاز فریگیٹ (FRIGATE) اور بھارتی بحریہ کے جنگی جہازوں کو تباہ کرنا۔

تعارف:

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ پر مجاہدینِ اسلام کے حملوں کے بعد جہاں امریکہ نے امارتِ اسلامیہ افغانستان پر براہِ راست حملہ کیا، وہاں ساتھ ہی ساتھ بحرِ ہند پر اپنے قبضے کو مستحکم کرنے کے لیے اقدامات بھی کیے۔ اس مقصد کے لیے امریکہ نے ایک بڑا بحری اتحاد بنایا جس کا نام Coalition Maritime (CMCP) Campaign Plan ہے۔ اس اتحاد میں پینتالیس ممالک شامل ہیں۔ پاکستان نیوی اس اتحاد کی ایک فعال حصّہ دار ہے اور چند دیگر ممالک میں امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، فرانس، جاپان اور بعض ایشیائی ممالک کی بحریہ بھی شامل ہیں۔ اس اتحاد کا مرکزی دفتر بحرین میں ہے۔ اس اتحاد کے بنیادی اہداف درج ذیل ہیں۔

☆ امریکی اور دیگر کفری طاقتوں کے تجارتی جہازوں کی نقل وحرکت کے راستوں کو محفوظ بنانا

☆ 'وار آن ٹیرر' (یعنی عالمِ اسلام کے خلاف صلیبی جنگ) میں اپنا حصّہ ڈالنا، جس میں امریکہ کے خلاف برسرِ پیکار مجاہدین کی سمندر میں نقل وحرکت اور ممکنہ حملوں کو روکنا بھی شامل ہے اور سمندر کے رستے مجاہدین پر حملے بھی کرنا۔

☆ افغانستان پر قابض امریکی واتحادی افواج کو سامانِ رسد بحفاظت پہنچانا۔

☆ عالمِ اسلام کے پانیوں میں اپنے قبضے کو مستحکم کرنا اور مسلمان ممالک کے گرد سمندر میں ایک عسکری حصار قائم کرنا۔

اس امریکی اتحاد (CMCP) میں شامل تمام ممالک کی بحریہ مسلم ممالک کے پانیوں کی نگرانی اور ان پر امریکی قبضہ مستحکم رکھنے میں اپنا اپنا حصّہ ڈالتی ہیں۔ اتحاد میں شریک ہر ملک کے جہاز باری باری پانیوں میں جاتے ہیں اور ہر جہاز عموماً تین مہینہ کا عرصہ سمندر میں ہی گزارتا ہے، جس میں ہر پندرہ دن کے بعد اس کو ایندھن کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے بحرِ ہند میں ہر وقت آئل ٹینکر یعنی تیل بردار بحری جہاز موجود ہوتے ہیں۔ عام طور پر اتحاد میں شامل جنگی بحری جہازوں کو امریکہ کے آئل ٹینکر ہی ایندھن مہیا کرتے ہیں لیکن کبھی کبھار یہ ذمہ داری برطانوی یا جاپانی ٹینکر بھی سنبھال لیتے ہیں۔

امریکی تیل کے ٹینکر (USS SUPPLY) کا تعارف:

تیل کا ٹینکر حجم میں دوسرے سب جہازوں سے بڑا ہوتا ہے۔ امریکی طیارہ بردار جہاز (air craft carrier) کے بعد یہ ٹینکر ہی سب سے اہم، بڑا اور مہنگا ترین جہاز ہے۔ اس میں تیل اس قدر کثیر مقدار میں ہوتا ہے کہ مسلسل چھ مہینے تک یہ بحرِ ہند میں موجود تمام اتحادی جہازوں کو تیل مہیا کرتا رہتا ہے۔ اس پر دو سو کے قریب امریکی بحریہ کے اہلکار تعینات ہوتے ہیں۔ اس ٹینکر پر اپنا دفاعی نظام نہیں ہوتا مگر اس کی اہمیّت کے پیشِ نظر اس کے دفاع کے لیے اس سے دس کلومیٹر کے فاصلے کے اندر اندر ایک امریکی جنگی بحری جہاز (فری گیٹ) موجود رہتا ہے۔ پاکستان سمیت دیگر اتحادی ممالک کے جہاز اس سے ہر پندرہ دن بعد تیل بھرواتے ہیں، تیل بھرنے کے دوران میں یہ ٹینکر دوسرے بحری جہاز سے اتنا قریب آجاتا ہے کہ دونوں جہازوں کے درمیان فاصلہ محض تیس میٹر رہ جاتا ہے۔

بحری جنگی جہاز۔فری گیٹ (Frigate) کا تعارف:

فری گیٹ انتہائی مہلک اور تیز رفتار بحری جہاز کو کہتے ہیں۔ یہ انتہائی مہنگے اور جدید ترین ہتھیاروں، یعنی آبدوز شکن تارپیڈو میزائل، ۱۲۰ کلومیٹر تک مارنے والے گائیڈڈ میزائل اور سام میزائل سمیت دیگر طیارہ شکن جدید گنوں سے لیس ہوتا ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مہنگے ترین جنگی ہوائی جہاز (مثلاً بی سی

21 ستمبر: صوبہ میدان وردگ.................ضلع سید آباد.................مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ..........17 گاڑیاں اور 5 آئل کنٹینرز تباہ.................17 سیکورٹی اہلکار ہلاک

اور یونٹ، جسے مجاہدین نے مہران بیس میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے تباہ کیا تھا) سے تقریباً ۷ گنا مہنگا ہوتا ہے۔ پاکستان کے جہازوں میں اس سے مہنگی صرف آبدوز ہی ہے۔ پاکستانی بحری بیڑے میں تقریباً ۹ فری گیٹ موجود ہیں۔ امریکی تیل سپلائی والے جہاز کی حفاظت پر مامور امریکی فری گیٹ بھی اسی طرح اہم اور جدید اسلحہ سے لیس جہاز ہے۔ اس پر اڑھائی سو سے تین سو تک امریکی بحریہ کے اہل کار سوار ہوتے ہیں۔ امریکی کمان تلے قائم بحری اتحاد (CMCP) میں موجود مختلف ممالک کے فری گیٹ ہی بحر ہند کی نگرانی کرنے کے لیے سمندر میں گھومتے ہیں۔

الحمدللہ، پاکستان نیوی کے دو جنگی بحری جہازوں (فری گیٹ) یعنی پی این ایس (PNS) ذوالفقار اور پی این ایس (PNS) اصلت پر تعینات پاکستان نیوی کے افسروں میں ہمارے متعدد مجاہد ساتھی بھی موجود تھے، اور ان کے پاس الحمدللہ وہ تمام اسلحہ و بارود بھی پہنچایا جا چکا تھا جس کی انہیں کارروائی کے دوران میں ضرورت پڑنی تھی۔ تفصیلی منصوبہ ذیل میں دیا جا رہا ہے:

منصوبہ: پہلا مجموعہ (PNS ذوالفقار)

یہ جہاز امریکی اتحاد (CMCP) کی طرف سے مقرر کردہ اپنے معمول کے سمندری گشت کے لیے ۳ ستمبر کو کراچی سے روانہ ہوا۔ روانگی کے چند دنوں بعد امریکی تیل سپلائی کے جہاز (USS SUPPLY) نے اسے تیل فراہم کرنا تھا۔ منصوبے کے مطابق اس جہاز پر موجود مجاہدین نے کوشش کرنا تھی کہ سپلائی کے دوران میں جب یہ امریکی جہاز محض تیس میٹر کے فاصلے پر آ جائے تو اسے اپنے جہاز پر لگی ۷۶ ایم ایم جہاز شکن توپ سے نشانہ بنا کر تباہ کر دیں۔ اسی دوران میں PNS ذوالفقار ہی پر موجود مجاہد ساتھیوں کے دوسرے مجموعے نے USS SUPPLY کی حفاظت پر مامور امریکی فری گیٹ کو ۴ عدد جہاز شکن گائیڈڈ میزائلوں سے نشانہ بنانا تھا۔ اس منصوبے کی رب تعالیٰ کی نصرت سے کامیابی کی صورت میں ساتھیوں نے جہاز کو قابو کر کے، جہاز میں باقی ماندہ اسلحہ کی مدد سے کسی قریبی امریکی یا اتحادی مغربی جہاز پر حملہ کرنا تھا، یہاں تک کہ اس سے لڑتے لڑتے شہید ہو جائیں۔

دوسرا مجموعہ (PNS اصلت)

یہ جہاز ساحل کراچی پر تھا اور اس میں بھی ہمارے مجاہد ساتھی درکار اسلحے و بارود سے لیس موجود تھے۔ منصوبے کے مطابق انہوں نے جہاز پر قبضہ کر کے کوشش کی کہ ترجیحاً اس کا رخ بھارتی پانیوں کی طرف کر کے بھارتی جنگی جہازوں پر میزائلوں سے حملہ کریں۔ اس عمل میں کسی رکاوٹ کی صورت میں انہوں نے خلیجِ فارس کی طرف کسی امریکی جنگی جہاز (مثلاً گوادر سے کچھ فاصلے پر موجود امریکی طیارہ بردار بحری جہاز) پر حملہ کرنا تھا۔

کارروائی کی تفصیل:

الحمدللہ، مجاہد ساتھیوں نے دونوں بحری جہازوں پر قبضہ کیا اور اس دوران میں پاکستانی نیوی کے اہل کاروں کے ساتھ ان کی جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ دونوں جہازوں پر کئی گھنٹے طویل جنگ جاری رہی۔ پاکستان نیوی کے اہل کاروں کے ساتھ جھڑپوں کے باعث یہ مجاہدین امریکی اور بھارتی جہازوں کو نشانہ بنانے کے اپنے اگلے منصوبے پر پوری طرح عمل نہیں کر پائے۔ اس لڑائی کے دوران میں پاکستان نیوی کے کئی اہل کار اور افسران امریکہ کے دفاع میں ہلاک ہوئے اور پھر ان مجاہدین نے بھی لڑتے لڑتے جامِ شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان پاک باز مجاہدین سے راضی ہو جائے، اور انہیں اپنی جنتوں میں انبیاء، صدیقین، شہدا و صالحین کے ساتھ جگہ عطا فرمائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حملے کو اللہ کے دین اور امتِ مسلمہ کی سربلندی اور کفر کے کلمہ کی سرنگونی کا باعث بنائے، اس میں شرکت کرنے والے تمام بھائیوں کے عمل کو قبول فرمائے، اسے آخرت میں ان کی نجات کا باعث بنائے، آمین۔

☆ نیوی کا جنگی جہاز پی این ایس (PNS) ذوالفقار ۳ ستمبر ۲۰۱۴ء کو کراچی سے روانہ ہو چکا تھا۔ اس میں موجود القاعدہ برصغیر کے مجاہد بھائی بھی اپنے اسلحے و بارود سمیت اس کے اندر موجود تھے۔ پاکستان نیوی کے اعلان کے مطابق حملہ ۶ ستمبر کو کراچی ڈاک یارڈ پر ہوا حالانکہ اس وقت تک یہ بحری جہاز بحیرۂ عرب میں تین دن کی مسافت طے کر چکا تھا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حملہ سمندر میں نہیں بلکہ کراچی کے ساحل پر ہو؟ جھڑپ پی این ایس ذوالفقار کی بجائے کراچی ڈاک یارڈ میں ہو؟

☆ اگر اس جہاز میں کوئی جھڑپ نہیں ہوئی اور نیوی افسران ہلاک نہیں ہوئے تو حملے کی کہانی جہاز کی روانگی کے پانچ دن بعد اتنی تاخیر سے کیوں سنائی گئی؟

- کیا وجہ ہے کہ تین دن جہاز کو پہنچنے والے نقصانات اور لڑائی کے شواہد مٹانے میں لگ گئے؟

- یا جس جہاز پر یہ ساری لڑائی ہوئی، اسے واپس کراچی پہنچتے پہنچتے دو سے تین دن لگ گئے؟

☆ پی این ایس (PNS) صلت کے اندر بھی اسلحہ و بارود سمیت مجاہد ساتھی ۳۱ اگست تک پہنچ چکے تھے۔ ڈاک یارڈ پر کہیں باہر سے حملہ نہیں ہوا بلکہ پی این ایس اصلت پر کنٹرول سنبھالتے ہوئے اصل جنگ شروع ہوئی، جو شاید ڈاک یارڈ تک بھی پھیل گئی ہو۔ دراصل یہ ساری کہانی کہ ڈاک یارڈ پر کہیں باہر سے حملہ کیا گیا ہے، صریح جھوٹ ہے۔ یہ جھوٹ مجاہدین کی کامیابی اور نیوی اہل کاروں اور جہازوں کے نقصان پر چھپانے کے لیے گھڑا گیا ہے۔ خصوصاً امریکہ اور اس کی آلۂ کار فوج اور نیوی کے سربراہان اس بات سے شدید خائف ہیں کہ عام عوام تک کہیں یہ بات نہ پہنچ جائے کہ اللہ کے دین کی دعوت اور اس دین کی خاطر جہاد کرنے کی پکار اب فوج کے افسران تک کو متاثر کر رہی ہے۔ تو کیا ڈاک یارڈ پر حملے کی یہ مبہم کہانی اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش نہیں کہ اب پاکستانی فوج کے افسران بھی فوج کی صفوں سے بغاوت کر کے امریکہ، بھارت اور ان کی اتحادی بلکہ تابع

22 ستمبر: صوبہ ہلمند..........ضلع سنگین..........افغان فوجیوں کی چوکیوں پر مجاہدین کے شدید حملے..........9 افغان، 1 اتحادی فوجی اور اس کا مترجم ہلاک

فرمان پاکستانی فوج کے خلاف جہاد وقتال پر آمادہ ہو رہے ہیں؟

☆ اس حملے میں شہادت پانے والے سارے مجاہدین پاکستان نیوی کے حاضر سروس افسران تھے، سوائے مجاہد اویس جاکھرانی کے، جنہوں نے کچھ عرصہ قبل اپنی غیرتِ ایمانی کی وجہ سے نیوی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ باقی شہدا کے نیوی آفیسر ہونے کو حکومت اور فوج کیوں چھپا رہی ہے؟ اگر ایسا نہیں تھا تو پھر یہ حملہ کرنے والے کون تھے؟ ان شہدا کی میتوں اور اصل شناخت کو کیوں نہیں ظاہر کر دیا جاتا؟

فلسطین اور غزہ میں ہمارے بھائیوں کے نام پیغام:

فلسطین میں بسنے والے ہمارے بھائیوں کے نام ہمارا یہ پیغام ہے کہ آپ کے بیٹوں کا خون ہمارے بیٹوں کا خون ہے اور آپ کا خون ہمارا خون ہے۔ چنانچہ خون کا بدلہ خون اور تباہی کا بدلہ تباہی ہے۔ اور ہم اللہ عظیم الشان کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہم ہرگز آپ کا ساتھ نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ فتح حاصل ہو جائے یا ہم بھی اسی شے کا مزہ چکھ لیں جس کا مزہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے چکھا۔

امت مسلمہ کے نام پیغام:

یہ کارروائی تمام امت مسلمہ کے لیے یہ پیغام ہے کہ آپ کے مجاہد بیٹے آپ کے دفاع میں اپنی ہر قیمتی شے قربان کرنے پر آمادہ ہیں۔ سو آپ ان کی پشتی بانی کیجیے اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی نصرت سے پیچھے مت رہیے کیونکہ یہی آپ کے اصل محافظ ہیں۔

مجاهدین اسلام کے نام پیغام:

یہ کارروائی دنیا بھر کے مجاہدین کے لیے پیغام ہے کہ وہ بحری جہاد کو بھی اپنی ترجیحات کا حصہ بنائیں، پانیوں پر بھی اسلام کا جھنڈا لہرائیں اور صلیبی افواج نے سمندروں میں ہمارے گرد جو حصار قائم کر رکھا ہے اس کو توڑ کر امت کو آزادی دلانے کی طرف فیصلہ کن قدم اٹھائیں!

امریکہ اور یہود کے نام پیغام:

ہم تم سے وہی کہتے ہیں جو شہید اسلام اور محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے تم سے کہا تھا کہ:

''ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے یہاں تک کہ تم ہماری زمینوں سے نکل بھاگو!''

بھارت کے نام پیغام:

یہ کارروائی بھارت کے لیے بھی ایک واضح پیغام ہے کہ یہ تو ابھی غزوۂ ہند کا محض آغاز ہے۔ کشمیر، گجرات، آسام اور احمد آباد میں ہمارے بھائیوں پر تمہارے ظلم و ستم ہم کبھی بھولنے والے نہیں اور جو تم نے بویا ہے وہ تمہیں بہر صورت کاٹنا ہوگا۔

مسلم ممالک کی افواج کے افسروں اور سپاهیوں کے نام!

پاکستان کی فوج، فضائیہ اور بحریہ سمیت تمام عسکری اداروں اور اسی طرح دیگر مسلم ممالک کے تمام فوجیوں کے لیے یہ کارروائی ایک لمحہ فکریہ ہے۔ امریکہ کے غلام پاکستانی جرنیلوں نے اپنے آقاؤں کا نمک حلال کرتے ہوئے پوری فوج کو امریکی مفادات کے دفاع کے لیے جھونکا ہوا تھا، تربیت اور راوادارتی نظام سے لکر ترقی و مراعات تک کا ایک ہی مقصد رکھا گیا تھا کہ کسی طرح ان اداروں سے اسلام کے وفادار، امتِ مظلومہ کے غم خوار اور نظام کفر کے ایسے دشمن نہ نکل پائیں، جو امت کے وسائل کو امت کے دشمنوں کے خلاف استعمال میں لائیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر ایک عجیب کرامت دکھائی، فرعون کے محل میں موسیٰ علیہ السلام کے پلنے بڑھنے والی تاریخ اللہ تعالیٰ نے پھر سے دہرا دی اور پاکستانی نیوی کے چند خوش نصیب افسران نے اللہ تعالیٰ کتاب قرآن مجید کو دل کی آنکھوں سے پڑھنا شروع کیا، اسلام کی دعوت پر لبیک کہا، علمائے جہاد کی دعوت کو سمجھ گئے اور فوج کے پھیلائے باطل نظریات کی حقیقت جان گئے۔ ان بھائیوں نے اپنے رستے میں دنیا اور اس کی محبت کو رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ فہم و دانش سے عاری 'دانش وروں' اور درباری مولویوں کی فاسد جاہلانہ تاویلات کو اپنے راستے میں حائل نہیں ہونے دیا، میڈیا کا دجل وفریب ان کے سامنے حق کو باطل ثابت نہیں کر سکا بلکہ انہوں نے پاکستان فوج ترک کرنے، ہجرت اور جہاد بلکہ شہیدی حملے سمیت دین کی ہر قسم کی نصرت کے لیے اپنے آپ کو 'القاعدہ برصغیر' کی قیادت کے سامنے پیش کر دیا۔ ان بھائیوں کو مجاہدین کے معسکرات میں عسکری تربیت دلائی گئی، پھر اللہ رب العزت پر توکل کرتے ہوئے امیر محترم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی ہدایت کی روشنی میں سمندر میں موجود عالمی دہشت گرد امریکہ کی عسکری قوت پر ضرب لگانے کا منصوبہ تیار کیا گیا اور الحمد للہ اس منصوبے کے کافی بڑے حصے پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے عمل بھی کر لیا گیا۔

مسلم افواج کے اہل کاروں کے نام یہ مبارک کارروائی ایک پیغام ہے، ایک نصیحت ہے کہ اگر وہ اپنے ایمان پر ہونے کا زعم رکھتے ہیں، مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، دل کے کسی گوشے میں بھی جنت پانے اور جہنّم سے نجات کی خواہش رکھتے ہیں تو قرآن پاک کو دل کی آنکھ سے پڑھیں، عمل کی نیت سے آگے بڑیں، اللہ تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہیں، اس کے دین کا ساتھ دینے والوں کا ساتھ دیں، کفار کا ساتھ چھوڑ دیں، توبہ کریں، استغفار کریں اور امت نے انہیں جو وسائل دیے ہیں ان کا رُخ امریکہ اور اس کے حواریوں کی طرف پھیر دیں، اللہ تعالیٰ ان کو کفر پر ایک کاری ضرب لگانے کی سعادت بخشے گا، دنیا و آخرت میں فلاح کا اب یہی رستہ باقی ہے۔

اللّٰهم انصر من نصر دين صلى الله عليه وسلم وجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم ولاتجعلنا منهم ۔وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

☆☆☆☆☆

22 ستمبر: صوبہ میدان وردگ.................ضلع نرخ.................امریکی جہازوں کی بم باری.................9 افغان فوجی بم باری کی زد میں آکر ہلاک

میڈیا کے طفیل ''فتوحات'' کی اصلیت!

کاشف علی الخیری

جیسے آقا ویسے غلام:

پاکستانی فوج ہر معاملے میں اپنے آقاؤں کے طرزِ عمل کو دیکھتی اور ہو بہو اُنہی کی پیروی کرتی ہے......مسلمانوں کے وسائل کا بڑا حصّہ ہڑپ کرنے والی اس فوج سے ملک وملت کی حفاظت تو خیر کیا ہوتی، یہ اہل ایمان کے بدترین دشمنوں کے شانہ بشانہ بلکہ ان سے دو قدم آگے بڑھ کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑنے ،اُن کی بستیوں اور آبادیوں کو اجاڑنے،اُن کا بے دریغ قتل عام کرنے ،مساجد ومدارس کو تباہ حالی کی تصویر بنانے اور بازاروں اور گزرگاہوں کو بارود کی تباہ کاریوں کا شکار کرنے کی مستقل تاریخ رکھتی ہے......اس کے ساتھ ساتھ اس فوج نے جھوٹ، مکاری وعیاری، دغابازی ودھوکہ دہی اور دجل و فریب کی تربیت بھی صلیبی آقاؤں سے لی......یہی وجہ ہے کہ صلیبی افواج کی طرح میدان میں مجاہدین کے ہاتھوں بُری طرح ذلیل ورسوائی کا مزہ اٹھانے کے باوجود میڈیائی کذب وافترا اور پروپیگنڈے کے ذریعے خود کو فتح سے ہم کنار منوایا جاتا ہے، ڈھنڈورچیوں کی طرح اپنے جھوٹ کو اس تسلسل اور تواتر سے دہرایا جاتا ہے اور چالاکی و چرب زبانی سے میدان کے فاتح کو مفتوح اور مغلوب وعاجز کو غالب وکامیاب گردانا جاتا ہے!

یہی حال شمالی وزیرستان میں ہونے والی فوجی کارروائی کا ہے،جس کے نتیجے میں حاصل ہونے والی ''کامیابیاں'' دعووں کے انبار،الفاظ کے ہیر پھیر اور اعداد وشمار کے گورکھ دھندوں میں پڑ کر سڑنے لگی ہیں......میڈیائی شورشرابے ہی پر انحصار کیا جائے تو بعض اوقات چیخ وپکار کرتے تجزیہ نگاروں اور روزی روٹی ''حلال'' کرتے مبصروں اور اینکروں کی جانب دھیان مبذول ہو ہی جاتا ہے لیکن معاملہ آکر خراب وہاں ہوتا ہے جب رٹے رٹائے ''حقائق'' میں بھی تضاد بیانیاں اور کہہ مکرنیاں دیکھنے کو ملتی ہیں......کہتے ہیں جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے ،اسی لیے تواتر سے جھوٹ بولنے اور اسے پھیلانے والوں کو کم ہی یاد رہتا ہے کہ وہ پہلے سے کیا کہتے آرہے ہیں اور اُن کے دیگر ''ہم جولی'' اُنہی کے موقف کو ''مضبوط'' کرنے کے لیے کیسی کیسی پھلجھڑیاں چھوڑتے جارہے ہیں......

رنگا رنگ جھوٹ:

شمالی وزیرستان کے ۳۰ فی صد علاقے کو کلیئر کروانے سے شروع ہونے والا ''سفر'' پہلے ۵۰ فی صد، پھر ۷۰ فی صد اور اب ۹۰ فی صد پر آکر رک گیا ہے......تادمِ تحریر یہ صورت حال ہے کہ گزشتہ چند روز کے اخبارات اٹھاؤ تو ''ہلاک دہشت گردوں'' کی تعداد کبھی گیارہ سو،کبھی بارہ سو اور کبھی تیرہ سو کا ہندسہ عبور کرتی ہے لیکن پھر گیارہ سو پر آکر سوئی اٹک جاتی ہے......یکم اکتوبر کو ہونے والی کور کمانڈر کانفرنس میں بارہ سو'' دہشت گردوں کی ہلاکت'' پر اطمینان کا اظہار کیا گیا، جب کہ ۱۹ اکتوبر کو نواز شریف کے میران شاہ دورہ کے موقع پر بریفنگ کے دوران میں بتایا گیا کہ ''تیرہ سو دہشت گرد ہلاک ہو چکے ہیں''......لیکن ۲۲ اکتوبر کو ڈی جی آئی ایس پی آر کی پریس کانفرنس میں یہ تعداد دوبارہ ''گیارہ سو کے کھونٹے'' سے آبندھی......

اسی طرح فوجی ترجمانوں اور جرنیلوں کے بقول شمالی وزیرستان کا ۹۰ فی صد علاقہ بالکل کلیئر ہو گیا ہے......بڑے بڑے دعوے کرنے والا فوجی ترجمان کہتا ہے کہ ''شمالی وزیرستان میں ٹنوں کے حساب سے بارودی مواد موجود ہے،اس لیے آپریشن کے حوالے سے کوئی ٹائم فریم نہیں دیا جاسکتا''۔موصوف نے یہ بیان ۲۲ اکتوبر کو جاری کیا......اس سے اگلے ہی دن عبدالقادر بلوچ [جو کہ آرمی چیف راحیل کا 'استاذ' مانا جاتا ہے] بول اٹھا کہ ''آپریشن ضرب عضب کے نتیجے میں ۸۰ فی صد علاقہ دہشت گردوں سے پاک کیا جاچکا ہے تاہم فوج کی جانب سے آپریشن مکمل ہونے کا کوئی ٹائم فریم نہیں دیا گیا''۔گویا ایک ہی جھٹکے میں ''استاذ'' نے پورے ۱۰ فی صد علاقہ سے خاکیوں سے کو ''نکال باہر'' کیا......بھانت بھانت کی بولیاں اور بے سروپا دعوے ہوں گے تو اُن دعووں کے مرکب کی مٹی یوں ہی پلید ہوگی!

بوٹوں پر نوٹوں کی بارش:

کچھ لوگوں کو اعداد وشمار کے پیچھے ''ہاتھ دھو کر'' پڑنا شاید خلط مبحث محسوس ہو لیکن اِنہی جھوٹے دعووں کی بنیاد پر تو پاکستانی فوج اپنے ''فتوحات کے جھنڈے'' گاڑ رہی ہے اور انہی ''فتوحات'' کے باعث اب تک اربوں روپے ضرب کذب کے نام پر ڈکار چکی ہے......''عالمی برادری'' سے اڑھائی ارب ڈالر کا تقاضا کیا جانے والا ہے،گویا ''گیارہ سو دہشت گرد'' اور ''۹۰ فی صد کلیئرنس'' کا حساب لگایا جائے تو ''فی دہشت گرد'' ۲۲ لاکھ ۷ ہزار ڈالر سے زیادہ کا پڑتا ہے اور ''ایک فی صد کلیئرنس'' پونے اٹھائیس کروڑ میں ہوتی ہے!یاد رہے کہ اڑھائی ارب ڈالر کے علاوہ پاکستان فوج اس آپریشن کی مد میں اب تک وفاقی حکومت سے اٹھارہ ارب روپے بٹور چکی ہے، نیز کولیشن سپورٹ فنڈ کے ۳۶ لاکھ ڈالر بھی جرنیلوں کے اکاؤنٹس میں ہی منتقل ہوئے ہیں اور کسی ''بلڈی سویلین'' کی جرأت نہیں ہوئی کہ اُن کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے!

اس میں کوئی شک نہیں کہ شمالی وزیرستان میں مجاہدین کی شہادتیں اب تک

ایک سو کا ہندسہ بھی عبور نہیں کر سکیں......لیکن عامۃ المسلمین کا جانی و مالی نقصان تو واقعی بے پناہ ہوا ہے...... بے دریغ اور کارپٹ بم باری کے باعث گاؤں کے گاؤں اور قصبوں کے قصبے کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے ہیں...... بازاروں اور مارکیٹوں کو بم باریاں کر کے بالکل ہی نابود کر دیا گیا ہے......اب ان کی ''بحالی'' کے نام پر اربوں روپے 'خاکی کھیسوں' میں جائیں گے جب کہ مظلوم قبائلی مسلمانوں کو اپنے ویران گھروں کو دوبارہ آباد کرنے کا موقع ملنے کی امید کم ہی ہے......

پہلے وزیرستان اور فاٹا پر خوب بارود برسایا گیا، رات کی تاریکیوں میں معصوم لوگوں پر بم باریاں کی گئیں اور عورتیں، بچے اور بوڑھے اس میں شہید ہوئے......اب انہی لوگوں کے نام پر دنیا سے بھیک مانگی جارہی ہے......اور اس بھیک پر جرنیلوں کی نسلیں پلیں گی!

یہ ''کلیئرنس'' کہاں کہاں ہوچکی ہے:

یہ ڈالر خور جرنیل ساڑھے پانچ سال میں سوات اور جنوبی وزیرستان تو ''کلیئر'' کروا نہیں سکے......محسود مہاجرین ۲۰۰۹ء سے دربدری کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن اُنہیں اُن کے علاقے میں جانے کی اجازت نہیں کہ دو چار ہفتوں میں ''طالبان کا صفایا'' کرنے کے باوجود جنوبی وزیرستان کا بالشت بھر علاقہ بھی ''کلیئر'' نہ ہو سکا...... پانچ سال تک ''راہِ نجات'' پر چلتے رہنے کے باوجود ''نجات'' کسی طور نہیں مل سکی......اس کی تصدیق اور کسی نے نہیں راحیل شریف کے ''استاذ'' ہی نے کی۔ ۳۰ اکتوبر کو قومی اسمبلی کو اُس نے بتایا کہ'' قانون نافذ کرنے والے ادارے آج بھی وہاں ان علاقوں کو شدت پسندوں سے صاف کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ جنوبی وزیرستان میں شدت پسندوں کے خلاف جاری فوجی کارروائی راہِ نجات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے''۔ جب کہ فوج کی طرف سے دسمبر ۲۰۰۹ء میں دعویٰ کیا گیا کہ'' آپریشن کامیاب ہو چکا ہے اور تمام علاقوں پر حکومتی عمل درآمد بحال ہو چکا ہے''......

اسی طرح ۲۷ اکتوبر ۲۰۱۴ء کو محسود جرگہ کے گیارہ رکنی وفد نے کور کمانڈر پشاور سے ملاقات کی، جس کے بعد اس جرگے کو تحریک طالبان پاکستان حلقہ محسود کو مذاکرات پر آمادہ کرنے کا 'ٹاسک' دیا گیا......مجاہدین کے خلاف دن رات چیخنے چنگھاڑنے والے ذرائع ابلاغ میں سے کوئی جرأت رکھتا ہے کہ فوج سے اس کی صریح ناکامی کی بابت سوال بھی کر سکے؟......کیا حلقہ محسود کے یہ وہی طالبان نہیں ہیں جن کی ''کمر توڑ دی گئی تھی'' اور جنہیں ''جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا تھا''؟ کیا انہیں ''مکمل شکست'' دینے کے فوجی دعوے نہیں کیا گئے تھے؟ اب کس برتے پر محسود مجاہدین کو مذاکرات پر آمادہ کرنے کے لیے پاپڑ بیلے جارہے ہیں؟ جن کے ''مکمل خاتمے'' کے اعلانات کیے گئے، اُن سے مذاکرات کے کیا معنی ہیں؟ جی ہاں! واقعہ یہی ہے کہ یہ فوج اپنی تمام تر بہیمانہ عسکری مہمات کے باوجود جہاد اور مجاہدین کی قوت کو نہیں توڑ سکی اور سالہا سال کی بم باریوں اور ظالمانہ کارروائیوں کے باوجود اب طالبان سے مذاکرات کی بھیک مانگنے کی سبیلیں تلاشی جارہی ہیں!

اسی طرح آئے روز سوات اور مالاکنڈ کے علاقے میں کئی کئی دن طویل کرفیو لگا کر'' حکومتی رٹ'' کو تلاش کیا جاتا ہے جو نہ جانے کن کونوں کھدروں میں دبک کر جا بیٹھتی ہے......یہی صورت حال شمالی وزیرستان کی بھی ہے...... یہ فوجی جتنا ڈالر کھرے کرنے اور'' جمہوری حکومتوں'' کی گردن پر پاؤں رکھ کر آپریشن کے اربوں روپے کے اخراجات [کولیشن سپورٹ فنڈ کے علاوہ] وصولنے میں یقیناً مہارت رکھتی ہے اور اسی مہارت کو بروئے کار لا کر یہ قبائلی مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے نام پر اربوں روپوں کے حصول میں بھی مگن ہیں!

خیبر ایجنسی میں بھی آپریشن:

۱۷ اکتوبر کو پاکستانی فوج نے خیبر ایجنسی میں بھی ''خیبر۔ون'' کے نام سے فوجی کارروائی کا آغاز کر دیا......طریقہ کار وہی پرانا کہ اچانک فوجی کارروائی کا اعلان کر دیا گیا اور جیٹ طیاروں کی بے دریغ بم باریوں کا سلسلہ شروع ہو گیا......پھر ہجرت کرنے والے مسلمانوں کے قافلوں کو بھی بم باری کا نشانہ بنایا جانے لگا اور درجنوں مسلمان عورتوں اور بچوں کو دورانِ ہجرت شہید کیا گیا......مہاجرین کی پشاور شہر آمد کا سلسلہ جاری ہے...... سرکاری رپورٹوں کے مطابق اب تک ۵۰ ہزار سے زائد مسلمان ہجرت کر کے پشاور شہر پہنچ چکے ہیں لیکن اُن کے لیے نا کسی قسم کا کوئی انتظام ہے اور نہ ہی کوئی اُن کا پُرسان حال ہے!

آج ایک طرف غیور قبائلی مسلمانوں کے لیے پاکستانی فوج نے اپنے اسلحہ خانوں کے منہ کھول دیے ہیں......خیبرون کے تباہ کاریوں نے پورے باڑہ تحصیل کو لپیٹ میں لے لیا ہے، چند کلومیٹر کے علاقے میں فوج نے اسرائیل کی بم باری کو بھی مات دے دی......اگر میڈیا یہ مناظر دکھا سکتا تو پہلی نظر ہی میں یوں لگتا جیسے غزہ کے مناظر آنکھوں کے سامنے گھوم رہے ہیں......توپ اور ٹینکوں کے گولوں کی گونج اور فضائی بم باری کی گھن گرج یونی ورسٹی ٹاؤن پشاور، حیات آباد پشاور، جمرود اور پشاور کینٹ تک سنائی دیتی ہے......لوگ پیادہ ہجرت کر رہے ہیں، گاڑی میں سفر پر پابندی ہے، سامان کو ساتھ لے جانا بھی منع ہے......لوگوں نے قیمتی سامان سے بھرے گھر اللہ کے آسرے پر چھوڑ کر پشاور کا رخ کیا ہے...... ۱ گھنٹے کا سفر ۱۰ گھنٹوں میں طے ہو رہا ہے...... بچے، عورتیں، بوڑھے اور بیماروں کو شدید ترین آزمائش سے دوچار ہیں......

ڈرون حملے:

ضرب کذب میں جیسے جیسے پاکستانی فضائیہ کے جیٹ طیاروں، گن شپ ہیلی کاپٹروں کی بم باریاں شمالی وزیرستان کی وادیوں میں جاری ہیں اور آرٹلری کی بہیمانہ گولہ

22 ستمبر: صوبہ زابل......ضلع شنکئی......مجاہدین کا فوجی کاروان پر گھات لگا کر حملہ......8 سیکورٹی اہل کار ہلاک

باری سے پہاڑوں اور گھاٹیوں پر قائم کچے گھروندوں کو مسمار کیا جا رہا ہے، ویسے ہی امریکی ڈرون طیاروں سے میزائل حملے بھی تیز تر ہو گئے ہیں......اب یہ بات ڈھکی چھپی ہرگز نہیں رہی کہ تمام ڈرون حملے پاکستان فوج کے تعاون اور خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر ہی ہوتے ہیں......

عیدالاضحیٰ کے دنوں میں ایک جانب امت مسلمہ سنت براہیمی پر عمل پیرا ہو کر جانور کے حلقوم کاٹنے اور اُن کا خون بہا کر رب کی رضا کی متلاشی تھی ......اور خطہ وزیرستان میں اللہ کے بندے، ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہو کر گھر بار کو چھوڑ نے اور پوری دنیا کے سامنے إِنَّا بُرَاءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ کا ایمان و ایقان بھرا اعلان کرنے والے ڈرون حملوں اور جیٹ طیاروں کی بم باریوں میں اپنے جسموں کے چیتھڑے اڑوا رہے تھے،عید قربان پر قربانی کی ایسی مثالیں تو کم ہی ملی ہوں گی کہ جانوروں کے حلقوم کو کاٹنے کی بجائے اپنے وجود کٹوا کر نمارید زمانہ کے سامنے کلمہ حق کا حق ادا کیا جا رہا ہے!

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر ۹۰ فی صد علاقہ ''کلیئر'' ہو چکا ہے تو محض ۱۰ فی صد علاقے پر پے در پے ڈرون حملوں اور شدید ترین فضائی بم باری کا کیا جواز ہے؟ پاکستانی وزیر خزانہ تو بہت دور کی کوڑی لایا اور کہا کہ'' ڈرون حملے افغانستان کی حدود میں ہو رہے ہیں''......یعنی شمالی وزیرستان کو پاکستانی حکمرانوں نے امریکی مقبوضہ پاکستان سے امریکی مقبوضہ افغانستان میں'' منتقل'' کر دیا!!!

امریکی تحفظ کی جنگ:

ڈرون حملوں پر اسلام آباد میں امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے ۱۸ اکتوبر کو بی بی سی سے انٹرویو میں برملا کہا:

> '' پہلے تو میں شمالی وزیرستان میں ہونے والے آپریشن ضرب عضب کے بارے میں کہنا چاہوں گا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت ہی مثبت اقدام ہے اور اس علاقے پر اپنی رٹ قائم کرنے کے لیے ہم پاکستانی فوج اور ریاست کی حمایت کرتے ہیں...... جہاں تک سوال ہے ڈرون حملوں کا تو میں اس کے آپریشنل معاملات پر بات نہیں کر سکتا، لیکن اس بارے میں جنرل پالیسی کا اعلان صدر اوباما تقریباً ڈیڑھ سال قبل نیشنل ڈیفنس یونی ورسٹی میں اپنی تقریر میں کر چکے ہیں......اور امریکہ عام طور پر اس قسم کے اقدامات نہیں اٹھاتا اور ایسا اُسی وقت کیا جاتا ہے جب ہمارے قومی مفادات اور سلامتی کو براہ راست خطرہ لاحق ہو اور یہ بہتر ہو گا کہ ان علاقوں پر پاکستانی ریاست کی رٹ دوبارہ سے قائم ہو جائے، جو اُس کے کنٹرول سے باہر ہے''......

''ہماری جنگ'' کا شور مچانے والوں کے منہ میں بھی تو یہی الفاظ ہی ہوتے ہیں کہ ہم پاکستانی ریاست کی رٹ بحال کر کے رہیں گے......امریکی سفیر نے بھی ایک ہی سانس میں امریکی مفادات کا تحفظ اور پاکستانی ریاست کی رٹ کا ذکر کر کے سب کچھ واضح کر دیا ہے......امریکی آقاؤں کے تحفظ کا دوسرا نام'' ریاستی رٹ کا قیام'' ہے اور ریاست کی رٹ کو قائم کرنے کا سیدھا سادھا مطلب امریکی تحفظ کی جنگ لڑنا ہے......پھر یہ'' اپنی جنگ'' کیسے ہو گئی؟ ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی سے شروع ہونے والی'' رائل انڈین آرمی'' کی تاریخ اب'' امریکی تحفظ کے لیے اپنی جنگ'' لڑنے والوں تک پہنچ چکی ہے! سی آئی اے کے سابق افسر مائیکل شوئیر نے ۲۸ اگست کو کیسی مبنی بر حقیقت بات کی تھی کہ

> Pakistan is our more valuable ally than Israel. They pushed their country into civil war for us
>
> '' پاکستان تو ہمارا اسرائیل سے کہیں زیادہ قیمتی اتحادی ہے، اُنہوں نے ہماری خاطر اپنے ملک کو خانہ جنگی میں دھکیل دیا ہے''۔

پاکستانی فوج کی'' حسن کارکردگی'' بیان کرنے اور اُن کی صلیبی آقاؤں کی نظر میں اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے اس سے بہتر الفاظ شاید ہی کہے جا سکیں!

خان سید سجنا حفظہ اللہ ......''عالمی دہشت گرد'':

۲۲ اکتوبر کو امریکی محکمہ خارجہ سے جاری بیان کے مطابق تحریک طالبان پاکستان حلقہ محسود کے امیر خان سید سجنا حفظہ اللہ اور محسن امت شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ کے سابق معالج ڈاکٹر رمزی موافی کو'' عالمی دہشت گردوں'' کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے! اب امریکی تحفظ کی'' اپنی جنگ'' لڑنے والے کس منہ سے خان سید سجنا حفظہ اللہ کے متعلّق لایعنی پروپیگنڈہ کریں گے کہ وہ'' اپنی جنگ'' والوں کے دشمن نہیں......جب کہ امریکہ اُنہیں اپنے دشمنوں کی فہرست میں شامل کر چکا ہے اور اس فہرست میں شامل ہونے کا صاف اور واضح مطلب یہی ہے کہ اُن کے جہادی کارناموں سے امریکی مفادات بھی خطرے کا شکار ہیں اور امریکی مفادات کی حفاظت کرنا تو پاکستانی فوج کا فرضِ اولین ہے!

نواز شریف کا دورہ میران شاہ:

۱۹ اکتوبر کو نواز شریف نے میران شاہ کا دورہ کیا، جہاں اُسے جرنیلوں کی طرف سے رٹی رٹائی بریفنگ دی گئی......نواز کی میران شاہ موجودگی کے دوران میں دتہ خیل میں امریکی ڈرون حملہ ہوا لیکن فوجی جنتا اسلحہ ڈپوؤں سے نکلے ہوئے صاف ستھرے اور چمکتے اسلحہ کی نمائش سے اُس کا'' دل بہلاتی رہی''......اس نمائش کا عنوان تھا'' بھاگتے دہشت گردوں کا چھوڑا ہوا اسلحہ''......عقل کو زنگ لگ جائے یا دماغ کے استعمال پر پابندی عائد

23 ستمبر: صوبہ ہلمند ......ضلع سنگین اور موسیٰ قلعہ......مجاہدین کے پولیس، جنگ جوؤں پر حملے......2 چوکیاں تباہ اور 8 اہل کار ہلاک

ہوتو دوسری بات ہے وگرنہ ''گنج پارٹی'' میں کوئی ایک تو ہوتا جو کور دماغ فوجیوں سے پوچھتا کہ اسلحے کے ایسے وسیع ذخائر آخر مدمقابل فوج پر استعمال کیوں نہ ہوئے اور لشکارے مارتے ''ڈبہ پیک'' ہتھیاروں کو اتنی آسانی سے فوجی 'برآمدگی' کے لیے کیوں چھوڑ دیا گیا؟

یہ تو جرأت تو کسی میں نہ ہوئی کیونکہ بھاری بوٹوں نے عوامی مینڈیٹ کے سارے کس بل ''نیازی قادری' ڈراوے دے کر نکال دیے ہیں......اب 'گنج شریف' نے مجاہدین کے خلاف تمام فوجی کارروائیوں کو 'اون' کرنے کا فیصلہ کیا ہے...... اب تو آپریشن پر اٹھنے والے اخراجات دفاعی بجٹ کا حصہ نہیں بلکہ علیحدہ مد قرار پائے ہیں، یوں معاشی جھٹکے بھی ''عوامی'' حکومت کے لیے، اور آپریشن کے بھیانک نتائج بھی سیاسی حکومت کو بھگتنا پڑیں گے، گویا بی فاختہ انڈے دے گی اور 'خاکی' کوے مزے سے دعوتیں اڑائیں گے......ان سطور میں اس سے قبل بھی نواز حکومت پر متنبہ کیا گیا تھا کہ اپنے پیش روؤں سے کچھ سبق حاصل کرے کہ کس طرح، ق لیگ، اے این پی اور پیپلز پارٹی' فوجی جنتا کی گاڑی کے آگے 'بیل' کے طور پر جتے تھے اور فوج نے تو اپنا اُلّو سیدھا کر لیا لیکن وہ 'بیل' اب تک مجاہدین کے کوڑے کھا رہا ہے......لگتا ہے جاتی عمرہ والوں کو بھی گجرات، لاڑکانے اور ولی باغ جیسے سیاسی یتیم خانے میں بدلنے کا تہیہ کر لیا گیا ہے! مجاہدین کے خلاف فوجی آپریشنوں کا ڈھول [آبپارہ والوں کو راضی رکھنے کے لیے] اپنے گلے میں لینے کا شوق نیا تو نہیں ہے لیکن ن لیگ کا جنازہ نکالنے کے لیے اس ڈھول کا بجتے رہنا ویسے ہی کافی ہوگا جیسے اس سے قبل ق لیگ، پی پی پی اور اے این پی کے لیے کافی ہوا!

زندہ لاش بھی ''بولتی'' ہے!

نظام پاکستان کا ایک عدد ''سربراہ'' بھی ہوتا ہے جو 'صدر مملکت' کہلاتا ہے۔ ن لیگ نے دہی بھلوں کے ریڑھی بان کو منصب صدارت پر لا بٹھایا، اس بے چارے کو امورِ مملکت سے کچھ خاص سروکار نہیں، بظاہر بے ضرر نظر آنے والی یہ ''زندہ لاش'' اکتوبر کے مہینے میں دو مرتبہ بولی اور دونوں مرتبہ ضرب کذب کی مدت کا اعلان اس ''زندہ لاش'' سے کروایا گیا......یکم اکتوبر اور ۲۲ اکتوبر کو اس کے ایک ہی طرح کے بیانات سامنے آئے جن کے مطابق ''آخری دہشت گرد کے خاتمے تک آپریشن جاری رہے گا''......سموسوں کی ہٹی سے ایوان صدارت تک آ جانا قسمت کے دھنی ہونے کی نشان دہی تو کرتا ہی ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر ''خوش قسمت'' عقل وخرد سے کام لینا بھی جانتا ہو!

ضرب کذب تو اسی صورت حال سے دوچار ہوگا جس سے قبل ازیں ''راہ نجات'' اور ''راہ راست'' ہو چکے ہیں...... یہ سیاسی جغادریوں کے لیے بہرحال ایک خطرناک انجام کی نشان دہی ہے......گو کہ ''زندہ لاش'' اس کا ادراک نہیں لیکن تھوڑی سی سیاسی شد بد رکھنے والا بھی اس ''خطرے'' کو محسوس کر سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وزیر سیفران عبدالقادر بلوچ نے بی بی سی کو انٹرویو میں واضح الفاظ میں کہا ہے کہ:

> ''اُن کے مکانات جو Destroy ہو چکے ہیں، دکانیں جو Destory ہو چکی ہیں، Massive ہے !Massive!!!! اور پھر سکول، کالجز اور ہسپتال' وہ بھی تباہ و برباد ہو چکے ہیں......مہینے دو مہینے سے زیادہ مزید یہ Drag کر دیا تو یہ تھوڑا سا Problomatic ہو جائے گا گورنمنٹ کے لیے، سو اس کو جتنی جلدی ختم کیا جا سکے اتنا فائدے میں ہے، اور بہت زیادہ لمبا ہو گیا تو یہ الٹا ہو جائے، Counter Productive ہو جائے گا، امریکہ اور نیٹو بھی اگر اس معالے کو ختم کرنے کے لیے ہماری مدد نہیں کریں گے، اس ایریا کو Develop کرنے کے لیے، تو یہ Threat ہمیشہ کے لیے رہے گا اور یہ Threat صرف Against Paksitan Specific نہیں ہے، یہ World Specific ہے!''

مجاہدین کا تو شروع سے یہ دوٹوک موقف ہے اور ایسے بیانات اُن کے موقف کو سچّا ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں......جس Threat کے خلاف یہ ''میڈیائی زوروشور'' کی بنیاد پر میدان میں نکلے ہیں وہ Threat یقینی طور پر عالم کفر کی نیندیں حرام کیے ہوئے ہیں اور پاکستانی فوج حقیقی طور پر ''محکمہ تحفظ کفار'' میں بدل چکی ہے......اس راہ میں اس کی ہر کوشش بے کار اور Counter Productive ہی رہے گی کیونکہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اُس کے وعدے کی تکمیل بہرحال ہو کر رہتی ہے......ذرائع ابلاغ کے بل بوتے پر مکھی پر مکھی مارتے دفاعی تجزیہ نگار اور دانش فروش جتنا بھی 'سیاپا' ڈال لیں، اللہ تعالیٰ کی تدبیروں کو ہر صورت میں غالب آ کر رہنا ہے اور مجاہدین کی حکمت عملی ان صلیبی گماشتوں کو وہاں تک لے جائے گی جہاں ان کے آگے جہنّم کی کھائی اور پیچھے دوزخ کی گھاٹیاں ہوں گی ......تب یہ سر کی آنکھوں سے اپنے مکر وفریب پر مبنی تمام بودی چالیں ضائع ہوتے دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ اس منظر کا مشاہدہ بھی کریں گے!

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ (الاعراف: ۱۱۸)

☆☆☆☆☆

> ''امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں مشرقی ترکستان سے لے کر مراکش تک تمام مجاہدین ایک آواز پر ایک وحدت کے ساتھ ان شاء اللہ ان قیدیوں کا بھی پوچھیں گے، شہدا کے خون کا حساب بھی لیں گے اور بیواؤں اور یتیموں کا حساب بھی لیں گے''۔
>
> (امیر تحریک طالبان پاکستان مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کا پروفیسر اجمل کے بدلے عسکری خفیہ اداروں سے طالبان مجاہدین کی رہائی کے موقع پر مختصر پیغام سے اقتباس)

23 ستمبر: صوبہ پروان......ضلع کوہ صافی......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک رینجر زگاڑی تباہ......7 اہل کار ہلاک

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

چونکہ یہ بحث کافی طویل تھی، اس لیے قارئین کی آسانی کے لیے وضاحت کے ساتھ نکات کی صورت میں بحث کا خلاصہ یہاں ذکر کیے دیتے ہیں۔ اس بحث میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلہ کرنے کی دو بڑی صورتیں ہیں:

اول، اس جرم کی وہ صورت جو اگرچہ عظیم گناہ ہے مگر دین سے خارج کرنے کا باعث نہیں:

☆ یہ کہ بحیثیت مجموعی شرعی نظام و شرعی قانون نافذ ہو اور ایک ایسا قاضی جو شرعی قوانین کو واجب العمل سمجھتا ہو اور اس کے ترک پر خود کو گناہ گار سمجھے، کسی ایک آدھ واقعے میں ہوائے نفسانی یا اقربا پروری یا رشوت خوری کی بنا پر شریعت سے ہٹ کر فیصلہ کردے، تو اگرچہ یہ سنگین جرم ہے مگر انسان اس کی بنا پر دین سے خارج نہیں ہوتا اور فاسق و ظالم قرار پاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ بھی کفرِ اصغر کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔

☆ یہ کہ ایک پورا نظامِ عدلیہ اور نظام حکومت ہی ایسا ہو جہاں شرعی احکام بحیثیت مجموعی معطل ہوں اور ان کی جگہ انسانوں کے گھڑے ہوئے قانون نافذ ہوں، اور اس میں شریک قاضی یا جج اس انسانی قانون کے مطابق فیصلے کرتا ہو مگر خود کو شدید گناہ میں مبتلا سمجھتا ہو، اس نظام سے غیر راضی ہو اور اس میں محض اس نیت سے شریک ہو کہ چونکہ اربابِ اختیار اس کے سوا کسی قانون کو نافذ نہیں کرنے دیں گے، اس لیے عوام کے جائز حقوق انہیں دلوانے کے لیے اضطراراً اس میں کام کر رہا ہے اور جیسے ہی شرعی قوانین کے نفاذ کا موقع ملے گا وہ انہیں نافذ کرنے سے لمحہ بھر نہیں رکے گا، تو ایسا شخص کفر اصغر کا مرتکب ہے جو اگرچہ گناہ کی ایک نہایت بھیانک صورت ہے مگر دین سے خارج کرنے کا باعث نہیں بلکہ اس کا مرتکب فاسق اور ظالم ہوگا، اس کی گواہی قبول نہیں ہوگی، یہ حرام نوکری کرے گا اور اس کی تنخواہ بھی حرام ہوگی۔

دوم، وہ صورت جو دین سے خارج کرنے کا باعث اور کفرِ اکبر ہے:

☆ یہ کہ ایک شرعی نظام کا قاضی جو دیگر تمام امور میں شرعی احکامات کے مطابق فیصلے کرتا ہو مگر کسی ایک یا زائد شرعی حکم کو بلا کسی اہل قبول شرعی عذر کے طویل عرصے تک معطل رکھے اور اس کی جگہ غیر اللہ کے بنائے قانون کے موافق فیصلہ کرتا رہے تو یہ کفرِ اکبر ہے۔

☆ یہ کہ ایک شرعی نظام کا قاضی جو دیگر تمام امور میں شرعی احکامات کے مطابق فیصلے کرتا ہو مگر شریعت کے کسی ایک یا زائد قطعی حکم کو حقیر جان کر یا اس دور کے لیے فرسودہ سمجھ کر یا غیر اللہ کے قانون کو اس سے بہتر جان کر، اس شرعی حکم سے ہٹ کر فیصلہ کرے تو یہ کفرِ اکبر ہے۔

☆ یہ کہ ایک پورا نظامِ عدلیہ اور نظام حکومت ہی ایسا ہو جہاں اللہ تعالیٰ کی شریعت کسی دلیل کی حیثیت نہ رکھتی ہو اور شرعی احکام بحیثیت مجموعی معطل ہوں اور ان کی جگہ انسانوں کے گھڑے ہوئے قانون نافذ ہوں، اور اس میں شریک قاضی یا جج اس انسانی قانون کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور نہ وہ خود کو گناہ گار سمجھتا ہو، نہ ہی کوئی قابل قبول شرعی عذر رکھتا ہو، تو یہ بھی کفرِ اکبر کا مرتکب ہے، یعنی ایسا کفر جو دین سے خارج کر دیتا ہے۔

اس اصولی بحث کا خلاصہ یہ ہے۔

نیز اس بحث سے یہ بھی واضح ہے کہ پاکستان کا موجودہ نظام عدلیہ اپنے اصول وضوابط کے اعتبار سے ایک خالص غیر شرعی اور کفریہ نظام ہے کیونکہ اس میں ۶۵ سال سے انسان کے قانون کو رب کی شریعت پر فوقیت حاصل ہے۔ نیز اسی سے ملک کے سیاسی نظام کا کفر بھی واضح ہوتا ہے کیونکہ یہ غیر شرعی قوانین پہلے پارلیمان میں بنتے اور تیار ہوتے ہیں اور اس کے بعد ہی عدالتیں ان قوانین کو نافذ کرتی ہیں۔ نیز اس سے اس مجموعی ریاستی ڈھانچے کا باطل ہونا بھی ثابت ہوتا ہے جو ان طاغوتی عدالتوں کو اپنا ایک اساسی ستون سمجھتا ہے، ان کے عمل کو مباح (قانونی) بلکہ مقدس قرار دیتا ہے اور ان کے احترام کو آئین و قانون کی رو سے واجب بناتا ہے۔ اس غلیظ ریاستی ڈھانچے کو اسلامی کہنا بھلا کیسے ممکن ہے؟

رہا ججوں اور وکلا وغیرہ کا حکم، تو اس حوالے سے خلاصہ تو درج بالا سطور میں ذکر کر دیا گیا ہے لیکن اس خلاصے کو لے کر متعین افراد (یعنی فلاں بن فلاں) پر فتویٰ لگانا چند جملوں میں اجمالاً ممکن نہیں، نہ ہی اس مقام پر یہ ہمارا اصل مقصود ہے، بلکہ یہ مفتی صاحبان کا کام ہے کہ وہ درج بالا صورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس نظام میں شریک افراد کے حالات کی تحقیق کرنے کے بعد اس پر شرعی حکم منطبق کریں۔ ہمیں اس بحث میں اصل مقصود افراد کا حکم بیان کرنا نہیں، بلکہ اس نظام کا کفر ثابت کرنا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

23 ستمبر: صوبہ لوگر.................صدر مقام پل عالم.................مجاہدین کا پولیس چوکی پر حملہ.................ایک رینجر ز گاڑی تباہ.................4 پولیس اہل کار ہلاک

(قسط اول)

تہذیب مغرب کی تقلید.....قرآن سنت کی روشنی میں

حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب سکھروی رحمۃ اللہ علیہ

اہل مغرب کی عریانیت وفیشن اور اسبابِ تعیش کی نقل اتارنا، جسے یوں کہیے ان کی مشابہت پر دل جھکا دینا ہم اہل اسلام کو ایسا بھایا ہے کہ جس رنگ میں وہ آجائیں وہ رنگ ہم کو پیارا اور مرغوب ہوجاتا ہے۔ اخلاق، تہذیب وتمدن میں بعض کا جی چاہتا ہے کہ میں اہل مغرب یورپین بن جاؤں، آخر یہ تشابہ کہاں تک؟ کیا ایک کلمہ پڑھ کر اس کا اقرار کرنے والے کے لیے یہ زیبا ہے یا مسلمانوں کو ان کا مذہب اسلام اس کی اجازت دیتا ہے، یا پھر اسلام بھی اپنے اندر کوئی اخلاق تمدن رکھتا ہے، سوچئے!

جس وقت کوئی بھی کلمہ طیبہ کا اقرار کرلیتا ہے کہ خدا میرا معبودِ واحد ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں.....تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مجھ پر میری حکومت نہیں رہی، بلکہ اب عمر بھر ان دونوں کی حکمرانی ہوگی۔ جب قرآن مجید خدا کا فرمان ہے، اس قرآن میں اپنی مرضی اور خواہشات کی اتباع کرنے کو روک دیا گیا ہے اور ہر قوم غیر مسلم کی اتباع سے منع کیا ہے، ارشاد ہے:

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ (الفرقان: ۴۳)

''کیا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنالیا کہ خدا کی طرح وہ اپنی تمام خواہشات اور مرضی کی تابع داری کرتا ہے''۔

ارشاد ہے:

وَلاَ تَتَّبِعُواْ أَهْوَاء قَوْمٍ قَدْ ضَلُّواْ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّواْ كَثِيرًا وَضَلُّواْ عَن سَوَاء السَّبِيلِ (المائدۃ: ۷۷)

''تم لوگ اس قوم کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے ہی گمراہ ہوچکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ بنادیا ہے اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے ہیں''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ''مغضوب علیھم'' جیسے یہود، اور ''ضالین'' جیسے نصاریٰ، ان کے طریقوں اور ان کی مشابہت سے روکیں اور ''منعم علیھم'' کی راہ پر چلیں، جس کی ہر رکعتِ نماز میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں۔

اسلام میں اگر ظاہری تشبہ اور یکسانیت سے روکا گیا ہے تو اس میں کوئی اندھا مخالفانہ جذبہ یا بغض وعداوت نہیں ہے اور نہ اس میں کسی قومی اور نسلی احساسِ برتری اور عصبیت کو دخل ہے، بلکہ اس کی وجہ یہی ہے کہ ظاہر کی مناسبت وموافقت کا اثر ظاہر ہی تک نہیں رہتا بلکہ وہ انسان کے قلب ودل اور نگاہ تک سرایت کرجاتا ہے، پھر رگ وریشے میں پیوست ہوجاتا ہے، اور یہ ہم نوائی جب ظاہر کو گندہ (بے حیا) کرتی ہے تو باطن بھی آلودہ ہوکر رہتا ہے، اور دل کی گندگی اسلام کسی طرح برداشت نہیں کرتا، کیونکہ انسان کی اصلاح کا ذریعہ قلب ہی تو ہے۔ کفر وشرک اور دہریت یا آزاد ہوجانا کہ جو مرضی آئے کرے، بےعمل زندگی، سب دل کے لیے مضر اور آخرت کے لیے نقصان دہ ہیں اور جب دل ہی بیمار ہوگیا تو پھر جسم کی خیر نہیں کیونکہ جب جڑ ہی سوکھ گئی تو درخت لاکھ ہرا بھرا ہو مگر وہ سوکھ کر رہے گا، اس میں سوکھیا لگ چکا ہے۔

اس غیر اقوام کے تشبہ سے ہٹانے والی یہ حدیث مشہور ومعروف ہے جس کو ابوداؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم

یہ قوی ہے اور اس کے رجال صحیحین کے درجے کے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ (ایک طرح سے) ان ہی میں سے ہے''۔

اسی طرح ابوداؤد میں حضرت رُکانہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنے میں ہے (یعنی ہم ٹوپی پر اور مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں)''۔

گویا لباس میں بھی اپنا شعار اسلامی رکھیں، غیر اقوام کی ہیئت بھی اختیار نہ کریں، ان کے تشابہ سے بھی بچیں۔

بخاری میں روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا کہ یہود عاشورہ اروزہ رکھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دن پہلے یا پیچھے اور روزہ رکھ کر ان کی مخالفت کرو (اور ان کی مشابہت سے بچو)''۔

اور ایمان بالرسول کا مطلب یہی ہے کہ آدمی عادت وعبادت میں اپنے اوپر ہر کسی کو چھوڑ کر صرف شریعت کا اتباع کرے گا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

24 ستمبر: صوبہ لوگر.................ضلع محمد آغہ.................مجاہدین کا افغان فوج کے ایک پیدل دستے پر حملہ.................7 اہل کار ہلاک

(آخری قسط)

اسلام میں ''نُصرت'' کا مفہوم

مولانا مسعود مصطفیٰ

نصرت کی دیگر انواع:

کسی بھی مسلمان کی نصرت مختلف طریقوں سے کی جا سکتی ہے، کیونکہ نصرت کی بہت سے صورتیں اور اقسام ہیں جن کے ذریعے سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مدد و نصرت کر سکتا ہے۔ہم یہاں چند انواع کو ذکر کیے دیتے ہیں۔

فکری ونظریاتی نصرت:

دورِ حاضر میں جو فکری و نظریاتی ارتداد پھیل رہا ہے، اس کے سیلاب میں بہت سے ڈوب گئے اور بہت سے ڈوب رہے ہیں اور اس ارتداد کے پھیلانے میں الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا، جس کے چلانے والے اکثر صہیونی، ملحدین اور ہنود یہود ہیں...... گویا کہ اس میدان میں ظالم مروجہ میڈیا اور مظلوم پوری امتِ مسلمہ ہے۔ جو لوگوں کے سامنے واقعات و حادثات پر شرعی بحث و مباحثہ پیش کرنے کے بجائے من گھڑت قصے سنا کر اور فضول، بے موقع دلائل گانٹھ کر امت مسلمہ کو گمراہی کے گھڑے میں دھکیل رہے ہیں۔اور مسلمانوں کے دینی منابع یعنی اہل جہاد و رباط، مدارس و مساجد اور علمائے حق کی کردار کشی کرتے ہیں۔

اس موقع پر مظلوم امتِ مسلمہ کی نصرت و مدد کرنا، عوام الناس اور اہلِ علم طبقہ کی ذمہ داری ہے کہ اس مکروہ میڈیا کے ظلم کو واضح کریں اور مضبوط دلائل سے ان کا رد کریں اور اپنی تقاریر و تحاریر میں مظلوم مسلمانوں کی فکری و نظریاتی نصرت کریں۔اور ہرگز ایسے بات نہ کہیں جس سے کفر سے برسرِ پیکار مجاہدین اسلام پر زد پڑتی ہو۔

ہمیں چاہیے امریکیوں، اُن کے اتحادیوں اور تمام عالم کے کفار کی چیرہ دستیوں کی شکار مظلوم امت کی نصرت کے اور مقبوضہ علاقوں (فلسطین، افغانستان، کشمیر، عراق وغیرہ) سے ان کو نکالنے کے لیے رائے عامہ ہموار کریں اور لوگوں کو مجاہدین سے تعاون پر ابھاریں۔

سیاسی نصرت:

سیاست کے نام پر بد دینی پھیلائی جا رہی ہے اور لوگوں کے حقوق غصب کیے جا رہے ہیں اور فرنگیوں کے تربیت یافتہ حکمران آئے دن مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھا رہے ہیں، یہاں تک کہ لوگ ضروریاتِ زندگی سے بھی محروم ہو گئے ہیں اور ٹیکس پر ٹیکس لاگو کر کے مسلم عوام کا خون تک چوس لیا گیا......اس طرح کے بہت سے مظالم ہیں جن کا شمار کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔خصوصاً کفار کے کٹھ پتلی حکمرانوں کی اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

ایسے لوگ اقتدار کے مزے اڑاتے ہیں اور مظلوم عوام کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے، إنا للہ و إنا إليه راجعون۔مگر ہم ہیں کہ آج بھی ان کی باتوں میں آ جاتے ہیں۔جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :"لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ "(مسند أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے ایک ہی دفعہ ڈسا جاتا ہے''۔

ہمیں نظام اسلام کے قیام کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے، جاری کوششوں میں بھرپور حصّہ لینے کے لیے راہ ہموار کرنی چاہیے اور خود بھی حصّہ لینا چاہیے۔

اھلِ حق کی نصرت:

علمائے حق اور داعی الی الحق جن کی وساطت سے دینِ امین ہم تک پہنچا ہے اور ہر دور میں انہی کی قربانیوں کے ذریعے اللہ پاک نے اسلام کی حفاظت فرمائی ہے، خیر القرون کے زمانے سے آج کی اس گھڑی تک یہی لوگ تو تھے جنھوں نے اپنے جان و مال اور وقت صرف کر کے امت کی آخرت و عاقبت کو خراب ہونے سے بچایا، لہٰذا حق و باطل کے اس پُر فتن دور میں حق کو پہچانیں، اہلِ حق خود بخود مل جائیں گے اور پھر جان، مال اور وقت سے ان کی مدد و نصرت کریں اور زندگی کے اس موقع کو ہرگز مت ضائع ہونے دیں۔

دعاؤں کے ذریعے مظلوم کی نصرت:

مظلوم کے حق میں دعا کرنا بھی نصرت کے انواع میں سے ایک نوع ہے......

اور یقیناً یہ نصرت مظلوم کے حق میں بہت زیادہ نفع دینے والی ہے، لہٰذا اپنی شب و روز کی دعاؤں میں مظلوم مسلمانوں کو ضرور یاد رکھیں کہ اللہ پاک ان کو ظالم کے ظلم سے نجات عطا فرمائیں اور ظالم کو بھی ہدایت عطا فرمائیں اگر اس کے مقدر میں ہدایت نہیں تو قوم عاد و ثمود کی طرح ان ظالموں کو بھی صفحۂ ہستی سے مٹا دیں اور ان سے لڑنے والوں کو کامیاب کریں، تا کہ اللہ کی زمین پر اللہ ہی کا انصاف قائم ہو۔اس معاملے میں ہم بہت سستی اور غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے۔آمین

اپنی قوم کے مقابلے میں اللہ سے نصرت طلب کرتے ہوئے حضرت نوح علیہ

25 ستمبر: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......مجاہدین کا ایک پولیس اسٹیشن پر حملہ......7 اہل کار ہلاک......کافی مال غنیمت مجاہدین کو حاصل ہوا

الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ Oفَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ (القمر ۹۔۱۰)

''اس سے پہلے قوم نوح نے بھی جھٹلایا تھا پس انہوں نے ہمارے بندے کو جھٹلایا اور کہا (یہ شخص) دیوانہ ہے اور اسے جھڑک دیا گیا پھر نوح نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں تو مغلوب ہو گیا تو میری مدد کر''۔

حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کفار و اشرار کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کا ذکر کچھ یوں آتا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ :اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔(صحيح البخاري/باب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے :اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو کفار کے ظلم سے نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ! کمزور مومنوں کو نجات دے، یا اللہ! قبیلہ مضر کے کافروں پر سختی کر، اے اللہ! اسی طرح کا قحط ڈال دے جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط سالیاں نازل فرمائی تھیں۔

اللہ تعالی کی مدد و نصرت مومنین کے لیے ہی ہے:

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دنیا و آخرت میں اس کی نصرت اور تائید اپنے رسولوں اور خالص مومن بندوں ہی کے لیے ہوتی ہے اور یہ مدد و نصرت دینِ متین کے مبرہن دلائل کے ذریعے بھی کی گئی اور دشمن پر غلبہ کی صورت میں بھی کی گئی ہے۔ اکثر انبیاء علیہم السلام کے متعلق اس نصرت کا وقوع تو ظاہر ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصرت فرعون کے لشکر پر کی گئی تھی کہ ان سب کو بحرِ قلزم میں غرق کر دیا گیا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں پر اللہ تعالیٰ نے روم کو مسلط کر دیا تھا، جنہوں نے ان کو ذلیل و رسوا کر دیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں ہی شکست دی تھی، ان کے سرکش قبیلوں کے سردار مختلف جنگوں میں مارے گئے اور کچھ قید کر لیے گئے تھے باقی ماندہ فتح مکہ میں گرفتار کر لیے گئے تھے پورے جزیرۃ العرب میں اسلام کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔

لیکن بعض لوگوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ اکثر پیغمبروں کو شہید کر دیا گیا مثلاً حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام......اور بعضوں کو اپنا وطن چھوڑ کر دوسری جگہ ہجرت کرنا پڑی مثلاً حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم......تو ان حضرات کی نصرت کا مطلب کیا ہوا؟ ان کی کیسے نصرت کی گئی جب کہ انہوں نے سخت ترین مصائب و تکالیف کا سامنا کیا تھا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ جن آیات میں ان کی نصرت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد دشمنوں سے انتقام لینا ہے خواہ ان کی موجودگی میں ان کے ہاتھوں سے ہو یا ان کی وفات کے بعد۔ یعنی جن لوگوں نے اپنے انبیاء حضرت زکریا علیہم الصلوۃ والسلام، کو قتل کیا اور مومنین کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں وہ کیسے کیسے عذابوں میں گرفتار ہوئے اور رسوا کیے گئے، اس سے تاریخ لبریز ہے۔ چنانچہ دورِ جدید میں بھی ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ صلیبی افواج کو مجاہدین کے ہاتھوں جس شکست کا سامنا ہے اور ان کی فوج نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہے اور معاشی اعتبار سے شدید بحران سے دوچار ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا اپنے مومن بندوں پر خاص فضل اور اس کی تائید و نصرت ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا:

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ(المؤمن : ۵۱)

''ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی جس میں گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے''۔

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''حق تعالیٰ کی یہ سنت قدیم ہمیشہ سے جاری رہی کہ وہ اپنے مومن بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اور ان کے ظالموں سے بدلہ لے کر مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے حق تعالیٰ کی اس سنت قدیم کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک سے نقل فرماتے ہیں۔ فرمایا'' حق تعالیٰ کا ارشاد ہے جو بھی میرے کسی دوست سے دشمنی کا معاملہ کرے۔ بس اس نے میرے مقابلے میں اعلان جنگ کر دیا۔ اور میدان میں میرے سامنے نکل آیا''......تاریخ شاہد ہے کہ خداوند عالم نے قوم نوح، عاد و ثمود، قوم لوط اور اصحاب مدین اور ایسے اللہ کے رسولوں سے عداوت و مقابلہ کرنے والوں کا کیسا عبرت ناک انجام دنیا کو دکھایا اور سب سے آخر میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اللہ نے کیسی مدد اور کامیابی فرمائی اور دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر کے کلمۃ اللہ ھی العلیا اور

26 ستمبر: صوبہ کاپیسا......ضلع نجراب......مجاہدین کا پولیس اہل کاروں پر شدید حملہ......5 پولیس اہل کار ہلاک......ایک گاڑی بھی تباہ

لیظہرہ علی الدین کلہ کا منظر دکھایا......گوایک وقت مغلوبیت کا گذرا مکہ سے ہجرت بھی کرنی پڑی۔مگر مظلومیت اور بے بسی کے اس دور کے ساتھ ہی ساتھ انصار کا گروہ مہیا فرمادیا جن کی زندگیاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کے لیے سراپا نصرت ہی نصرت تھیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے کفار پر جنگ بدر میں غلبہ دیا،ان کے رؤسا اور سردار قتل کیے گئے۔قید و بند کی ذلت سامنے آ گئی،فدیہ دے کر رہائی حاصل کرنا ہی اپنے ہاتھوں اپنی ذلت و پستی کو اختیار کر لینا تھا،تا آنکہ مکہ مکرمہ فتح ہوا۔اور اسلام کا کلمہ اور دین کا غلبہ مشرق ومغرب میں دنیا نے دیکھ لیا۔(معارف القرآن رسورۃ المومن بعنوان نصرت خداوندی کی صورتیں)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ (سورة الروم:٤٧)

''ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا پس وہ رسول اپنی قوموں کے پاس معجزات واضحہ لے کر آئے (اور ان کو اللہ کا پیغام پہنچایا پس بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض نے کفر و انکار کیا اور مجرم بنے اور رسول کی اور اہل ایمان کی عداوت اور ایذاء رسانی پر تُل گئے) پس ہم نے مجرمین سے (رسول کا اور اہل ایمان کا) انتقام لے لیا (مجرموں کا ہلاک کیا اور اہل ایمان کی مدد کی) اور ہم پر اہل ایمان کی مدد کرنا (حسب وعدہ) لازم تھا۔(معارف القرآن رسورۃ الروم)

معاصی کا ارتکاب اللّٰہ تعالیٰ کی نصرت سے مانع ھے:

اللہ پاک کی نصرت اپنے مومن بندوں کے لیے خاص ہے،لیکن دوسری طرف اعمال فاسدہ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا چاہے ان گناہوں کا تعلّق ہماری انفرادی یا اجتماعی زندگی سے ہو اللہ پاک کی مدد و نصرت اترنے میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔چنانچہ قرآن وحدیث میں بہت سی نصوص اس بات پر شاہد ہیں کہ عین دشمن سے مقابلے کے وقت مسلمانوں کا آپس کا معمولی جھگڑا بھی اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو اُترنے سے روک دیتا ہے،صرف اتنا ہی نہیں بلکہ دشمن پر سے مسلمانوں کا رعب بھی جاتا رہتا ہے،اسی لیے آپس کا معمولی جھگڑا بھی شریعت میں حرام ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (سورة الانفال:٤٦)

''اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامراد ہو جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

اور جب بھی اللہ پاک کی طرف سے کسی قسم کی بھی آزمائش و ابتلا آ جائے تو بجائے ڈھنڈورا پیٹنے کے اس مصیبت پر صبر کریں،کیونکہ مصائب پر صبر نہ کرنا بھی اللہ کی مدد و نصرت سے مانع ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

واعلم أن النصر مع الصبر (مجمع الزوائد/باب جف القلم بما هو كائن)

''اور جان لو کہ بے شک مدد و نصرت صبر کے ساتھ ہے۔''

لہٰذا اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے حصول کے لیے قوی ترین اسباب پختہ ایمان،اللہ پاک سے تعلّق کی مظبوطی،طاعات کی پابندی،منکرات سے بچنا،حقوق العباد کو پورا کرنا اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے اجتناب ہے۔

آخری بات:

ہمیں چاہیے کہ کفر کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کو اپنا وطیرہ بنا لیں اور اللہ کی راہ میں برسرِ پیکار مومنین کے دست و باز و بن جائیں......یہی سعادت کا راستہ ہے، اگر ہم نے اس راستہ کو چھوڑ دیا تو اس دین کی نصرت اللہ اور کسی سے لے گا اور لے رہا ہے، اسی طرح مسلمانوں پر باہمی نصرت بھی فرض ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں منصورین میں سے بنادے۔آمین

اللهم انصر من نصر دين محمدصلى الله عليه وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمدصلى الله عليه وسلم ولاتجعلنا منهم

☆☆☆☆☆

''میرے بھائیو!!!دعوت دین کا یہ راستہ مشکلات میں گھرا ہوا ہے،خطرات سے پُر ہے،قید و بند،تعذیب جلاوطنی اس راستے کے نشانِ راہ ہیں۔پس جو کوئی اس دین کو لے کر کھڑا ہوا اور اس دعوت کو پھیلانا چاہے،تو وہ ان چیزوں کے لیے پہلے سے تیار رہے۔اور جو کوئی اس راہ کو سیر و تفریح سمجھے اور میٹھے بول بولنے اور دین کے آسان احکامات پر خوش نما خطبے جھاڑنے کھڑا ہو،عقیدت مندوں کی بڑی بڑی کانفرنسوں سے خطاب کر کے داد سمیٹنے کی خواہش رکھے،تو وہ پہلے ایک نگاہ انبیائے کرام اور داعیانِ دین کی تاریخ پر بھی ڈال لے۔اس دین ہی کے نہیں،بلکہ پیغمبرِ اول سے لے کر آج تک کے سب داعیوں کی تاریخ اٹھا کر اس کی روشنی میں اپنا جائزہ لے لے،اس کی غلط فہمی خود ہی دور ہو جائے گی''۔

(شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ)

27 ستمبر:صوبہ لوگر ....ضلع برکی برک ....بارودی سرنگ دھماکہ............ایک صلیبی بکتر بند فوجی گاڑی تباہ............3 صلیبی فوجی ہلاک

کفار کی اصطلاحات......اپنا ایمان بچائیے

ممتاز مجاہد عالم شیخ ابومصعب السوری فک اللہ اسرہ کے مضمون سے ماخوذ و اضافہ شدہ

ہاں! مجاہدین اللہ کے دشمنوں کے لیے دہشت گرد ہی ہیں۔ انہوں نے کافروں اور ان کے معاونین کے دلوں پر دہشت طاری کر دی ہے، اور ان کی سیکورٹی ایجنسیوں اور ہزاروں ایجنٹوں کی موجودگی کے باوجود انہیں ان کے گھروں کے اندر خوف میں مبتلا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَإذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنّاً بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاء حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا(محمد: ۴)

''سو جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو، یہاں تک کہ جب تم خوب خوں ریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دو اور یا معاوضہ لے کر چھوڑ دو جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار نہ ڈال دیں''۔

ہمیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ دہشت گردی کا حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ جہاں کہیں مجاہدین، دین کے دشمنوں اور ان کی دہشت گردی کے خلاف دفاعی جہاد کر رہے ہیں وہ اہم فرائض میں سے ایک فریضے پر عمل پیرا ہیں، بلکہ فقہا اور علما نے بیان کیا ہے کہ یہ اللہ کی وحدانیت پر ایمان کے بعد سب سے اہم فریضہ ہے۔ ایک حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو میرے اولیا سے لڑا اس نے مجھ سے جنگ کی۔

اللہ کے دشمن جانتے ہیں کہ ان کو دہشت زدہ کرنے کا حکم کئی جگہ پر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آیا ہے، اسی لیے انہوں نے اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ نصابِ تعلیم سے بہت سی آیاتِ قرآنی خارج کر دیں اور زرخرید مسلم حکمرانوں نے بلا چون و چرا حکم کی تعمیل بھی کی۔ پتہ نہیں کفار، اللہ تعالیٰ کے اقوال سے بچ کر کہاں جائیں گے اور معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے والے نام و نہاد مسلمان اللہ جل شانہٗ کے کن کن احکامات کو چھپائیں گے اور صفائیاں پیش کریں گے۔ ایسا کرنے والے مجاہدین کی مذمت کر کے اپنا ٹھکانہ جہنّم کے سوا بھلا اور کہاں ڈھونڈ سکتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں صبر و ثبات سے جانیں لٹانے والوں کی مذمت بلواسطہ اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام علیہ السلام کی مذمت ہے۔

اللہ تعالیٰ اگر ایک جگہ قرآن میں ایک انسان کے ناحق قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتے ہیں، قاتل کو آخرت میں سخت عذاب کی وعید سناتے ہیں اور دنیا میں بھی اس کی سزا مقرر کر دی ہے، تو دوسری طرف جہاں فتنہ کی سرکوبی کے لیے قتال کا حکم دیا ہے۔ وہاں قتل کرنا عین عبادت اور اس سے انکار کرنے والے کے لیے جہنّم اور سخت عذاب کی خوش خبری قرآن میں کئی جگہ موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ(البقرة: ۲۱۶)

''قتال کرنا تم پر فرض کیا گیا ہے اور وہ تم کو ناگوار گزرتا ہے''۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه (الانفال: ۳۹)

''اور تم کفار سے اس وقت تک لڑو کہ فساد باقی نہ رہے اور پورا دین اللہ ہی کا ہو جائے''۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الأَرْضِ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ قَلِيلٌ (التوبة: ۳۸)

''اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے جہاد میں نکلنے کو کہا جاتا ہے تو تم زمین کو لگے جاتے ہو، کیا تم نے آخرت کے عوض دنیوی زندگی پر قناعت کر لی؟ سو دنیوی زندگی کی متاع تو کچھ بھی نہیں بہت قلیل ہے''۔

إِلاَّ تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئًا وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (التوبة: ۳۹)

''اگر تم جہاد میں نہیں نکلو گے تو اللہ تم کو سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا (اور ان سے اپنا کام لے گا) اور تم اللہ کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے اور اللہ کو تو ہر چیز پر قدرت ہے''۔

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (التوبة: ۲۴)

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

27 ستمبر: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... مجاہدین کا فوجی کاروان پر گھات لگا کر حملہ .... 2 گاڑیاں 1 ٹینک تباہ .... 8 فوجی ہلاک

اپنی باری کے آنے تک کیا ظالم کے ساتھ رہو گے؟
اپنے گھر میں حشر مچے گا بے حس لوگو تب بولو گے؟
اور کتنوں کا خون بہے گا؟
اب بھی چپ ہو، کب بولو گے؟ اب بھی چپ ہو، کب بولو گے؟

یکم اکتوبر کو کابل میں افغان فوجی ہیڈکوارٹر پر فدائی حملے کے بعد صفائی کی جا رہی ہے

ننگرہار میں بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی امری بکتر بند گاڑی

۷ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء۔ قندوز میں افغان فوجی حملے کے موقع پر پہنچ رہے ہیں

امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر میزائل کا نشانہ بننے کے بعد زمین بوس ہو چکا ہے

امریکی فوجی کیمپ لیدرنیک سے رخصت کے لیے سامان باندھ رہے ہیں

۱۱۳ اکتوبر کو کابل میں امریکی کانوائے پر فدائی حملے کے بعد تحقیقات کی جا رہی ہیں

کیمپ بیسشن سے برطانوی جبکہ کیمپ لیدرنیک سے امریکی پرچم آخری بار اتارا جا رہا ہے

ہرات میں امریکی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے کے بعد آگ لگی ہوئی ہے

افغان جنگ میں معذور ہو جانے والے امریکی فوجیوں کا ہسپتال

یکم اکتوبر ۲۰۱۴ء۔ کابل میں افغان فوج کے ہیڈکوارٹر پر فدائی حملے کے بعد کا منظر

۱۳ اکتوبر ۲۰۱۴ء۔ کابل میں امریکی فوجی کانوائے پر حملے کے بعد کا منظر

۱۲ اکتوبر ۲۰۱۴ء۔ مزار شریف میں افغان پولیس ہیڈکوارٹر پر فدائی حملہ، ۴۵ ہلاک

برطانوی فوجی کیمپ بیسشن سے انخلا کرتے ہوئے

16 ستمبر 2014ء تا 15 اکتوبر 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	8 عملیات میں 10 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	120
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	110	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	261
ٹینک، بکتربند تباہ:	101	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	61
کمین:	43	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	285	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	0
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1650	صلیبی فوجی مردار:	83
سپلائی لائن پر حملے:	24		

انقلاب وطریقت کی جامع شخصیات

مولانا محمد زاہد

اللہ رب العزت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ تزکیۂ نفس قرار دیا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں دعوت و جہاد کا سلسلہ جاری رکھا وہاں تزکیۂ نفوس کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت نصیب ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات وفرامین کو براہ راست سننے کا موقع ملا، جس کے نتیجے میں ان کے قلوب سے کفر، شرک، ضلالت، سرکشی، فساد، ظلم اور جملہ رذائل نکل گئے اور خصائل حمیدہ اور انوارِ باطنیہ سے ان کے دل منور ہو گئے۔ جب ان کا ظاہر و باطن روشن ہو گیا تو انہوں نے اصلاح وانقلاب اور جہاد کے میدانوں میں حیرت انگیز کارنامے انجام دے۔ بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لائے، بے جان بتوں کے پجاریوں کو توحید کا سبق سکھایا اور انسانوں کی خدائی کی بنیاد پر قائم نظاموں کی ظلم کی چکی کے اندر پسنے والی انسانیت کو قوانینِ الٰہیہ اور عادلانہ قرآنی نظام دیا۔

صدیوں تک اسلام کا نظام دنیا میں غالب رہا اور مسلمان راج کرتے رہے لیکن آہستہ آہستہ مسلمانوں میں انحطاط آنا شروع ہوا تو مجددین ومصلحین اور اصحابِ علم و اربابِ طریقت نے تجدید واصلاح کے ذریعے بھٹکی ہوئی امت کو صراطِ مستقیم کی طرف لانے، نظام اسلام سے منحرف حکومتوں اور سلطنتوں سے شریعت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کا کامل طور پر نفاذ واجرا کروایا۔

انقلاب و جہاد اور تجدید واصلاح کی تاریخ کے مطالعے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوتی ہے کہ انقلاب و جہاد اور تجدید واصلاح کے عظیم الشان کارنامے انہی حضرات نے سرانجام دیے ہیں جو ایک طرف علوم ظاہرہ کے زبردست عالم اور شریعت اسلامیہ کا کامل فہم رکھنے والے وقت کے عظیم فقیہ تھے تو دوسری طرف علوم باطنہ کے عارف اور اپنے زمانے کے بلند پایہ اصحابِ طریقت بھی تھے۔ آئندہ سطور میں انقلاب و جہاد اور تصوف وطریقت کی جامع چند شخصیات کا تذکرہ انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے:

حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ:

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کو دیکھا جائے تو یہاں اسلامی حکومت کے قیام کے بعد جو بڑا فتنہ رونما ہوا وہ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کا من گھڑت دین الٰہی تھا۔ اکبر مغل بادشاہوں میں طاقت ور ترین بادشاہ تھا لیکن اس کے غلط وزیروں، مشیروں اور درباریوں اور علم کا لبادہ اوڑھنے والے اہل علم نے اسے گمراہ کر کے ایسے راستے پر ڈال دیا جہاں سے وہ کفر وضلالت کی تاریک وادیوں میں گرتا چلا گیا، اکبر نے پوری سلطنت میں سرکاری طور پر اپنے من گھڑت نئے دین کو جاری کیا۔ اور نماز، زکوٰۃ اور دیگر کئی اسلامی احکام کو ممنوع قرار دیا۔ آتش پرستی، آفتاب پرستی، سود، جوئے، شراب نوشی اور خنزیر خوری کو رواج دیا، یہاں تک کہ لوگوں کو نئے دین الٰہی میں داخل کرنے کے لیے بیعت کیا جاتا اور ان سے کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ اکبر خلیفۃ اللہ کے الفاظ کہلوائے جاتے۔

ان حالات میں شوال ۹۷۱ھ مطابق جون ۱۵۶۴ء میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نور اللہ مرقدہ پیدا ہوئے۔ آپ نے کل تریسٹھ سال عمر پائی، اگرچہ آپ نے تعلیم پانے اور راہِ سلوک طے کرنے کے بعد ہی تربیت وارشاد کا کام شروع کر دیا تھا لیکن چالیس سال کی عمر میں اصلاح وتجدید کا باقاعدہ بیڑہ اٹھایا اور جب ہر طرف کفر وشرک اور ضلالت وگمراہی کے طوفان اٹھ رہے تھے اور الحاد و بے دینی کا خطرناک سیلاب آیا ہوا تھا، آپ نے اس کے آگے بند باندھنے کی ٹھان لی۔ آپ نے اصلاح و انقلاب کا ایسا طریقہ اختیار کیا کہ آپ کی ان تھک جدوجہد کے نتیجے میں اکبر کے بعد جہانگیر آیا تو الحاد و بے دینی کا سیلاب تھما، پھر اورنگ زیب عالم گیر رحمہ اللہ جیسا اسلامی حکمران مغلیہ سلطنت کے تخت پر بیٹھا جو خود عالم وفاضل اور شریعت اسلامی کا کامل طور پر پابند تھا۔ اس نے برصغیر کی اسلامی تاریخ میں دین اسلام کی شاندار خدمات انجام دیں جس کی بنا پر اسے ''محی الدین'' کا لقب ملا۔

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ جہاں ایک طرف مجدد تھے وہاں دوسری طرف شیخ طریقت اور صاحب ارشاد بھی تھے۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں اسلامی علوم کی تعلیم مکمل کر لی اور درس وتدریس میں مشغول ہو گئے۔ پھر اپنے والد حضرت مخدوم عبد الاحد رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہو کر سلوک کے مراحل طے کیے اور سلسلہ سہروردیہ، چشتیہ اور قادریہ میں خلافت بھی حاصل کی۔ والد کی وفات کے بعد ان کے جانشین بنے، والد کی وفات کے بعد قطب الاقطاب حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے دست حق پرست پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی اور پہلی ملاقات میں ان کی خدمت میں اڑھائی ماہ تک قیام کر کے منازل سلوک طے کیے اور اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے۔ پھر اپنے علاقے سرہند واپس تشریف لا کر اصلاح وارشاد کا کام شروع کر دیا۔

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ کی طرف لوگوں کا بہت

28 ستمبر: صوبہ غزنی ....ضلع شلگر ....مجاہدین کا فوجی پیدل دستوں پر حملہ..................5 فوجی اہل کار ہلاک

زیادہ رجوع ہوا۔ چنانچہ طالبین وسالکین نے تکمیل کے بعد اجازت وخلافت حاصل کی۔ جب اصلاح وارشاد کا دائرہ وسیع ہوا تو حضرت مجدد صاحب نور اللہ مرقدہ نے مختلف علاقوں میں تبلیغ و دعوت کے لیے اپنے خلفا روانہ کیے، ستر خلفا ترکستان روانہ ہوئے، چالیس خلفا عرب، یمن، شام اور روم کی طرف بھیجے، دس خلفا کاشغر، تیس خلفا توران، بدخشان اور خراسان گئے۔ اس طرح برصغیر کے تقریباً ہر شہر میں آپ کے خلفا پہنچے، پھر اصلاح وارشاد کا کام اس قدر وسیع ہوا کہ عرب وعجم کے بہت سے ممالک میں آپ کے خلفا موجود تھے اور تبلیغ و دعوت کی ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ حاصل یہ کہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ جہاں مجدد وانقلابی تھے تو وہاں عظیم شیخ طریقت بھی تھے بلکہ اصلاح وارشاد کے راستے سے ہی آپ نے تجدید وانقلاب کا کارنامہ انجام دیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رحمہ اللّٰہ:

چودہ سال کی عمر میں تعلیم سے فارغ ہوئے اور والد محترم کے ہاتھ پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، اذکار واوراد، اسباق سلوک اور توجہ وتلقین حاصل کی۔ سترہ سال کی عمر تھی کہ والد صاحب نے وفات پائی اور وفات سے پہلے پہلے آپ کو بیعت و ارشاد کی اجازت سے نوازا، خرقۂ خلافت پہنایا اور جانشین مقرر کیا۔ آپ سے متعلق ارشاد فرمایا: ''اس کا ہاتھ میرے ہاتھ کی طرح ہے''۔ آپ نے محرم ۱۱۷۶ھ میں باسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے پیچھے ایسے نامور خلفا اور جانشین چھوڑے جنھوں نے آپ کے شروع کردہ تجدیدی کاموں کی تکمیل کی اور اصلاح وانقلاب کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔ چنانچہ آپ کے جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالقادر دہلوی رحمہا اللہ نے انقلاب و تجدید اور تصوف وارشاد کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے اور انہی کی تربیت سے مجاہد اعظم حضرت سید احمد شہید، حضرت شاہ اسماعیل شہید اور حضرت مولانا عبدالحئی رحمہم اللہ جیسے عظیم مجاہدین وصوفیا تیار ہوئے۔

حضرت سید احمد شہیدرحمہ اللّٰہ:

حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ کی برپا کردہ تحریک اصلاح پھر تحریکِ جہاد کی تاریخ سے ہر باشعور آدمی واقف ہے۔ حضرت سید صاحب رحمہ اللہ تیرھویں صدی ہجری کے مجدد تھے، چنانچہ آپ نے اصلاح وجہاد کے میدان میں ایسے عظیم الشان کارنامے انجام دیے جو اپنی مثال آپ ہیں۔ حضرت سید احمد رحمہ اللہ صفر ۱۲۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ اسلامی علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہ کر سکے البتہ اللہ تعالیٰ نے وہبی علوم کا وافر حصّہ عطا فرمایا تھا۔ رائے بریلی (لکھنؤ) سے دہلی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے ان کی طلبِ صادق اور باطنی استعداد کو پہچان لیا، چنانچہ اپنے بھائی حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ کے سپرد کیا اور سید صاحب کو تعلیم وتربیت دینے کا حکم دیا۔ سید صاحب' شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہاتھ سلسلہ چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ میں بیعت ہوگئے اور شاہ عبدالعزیز اور حضرت شاہ عبدالقادر رحمہما اللہ دونوں کی نگرانی میں منازلِ سلوک طے کر کے اجازتِ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کے حکم سے حضرت شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ کی وفات کے بعد انہی کی مسجد میں اصلاح وارشاد کے کام کا آغاز کیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے رجوع عام شروع ہوا اور شہرت ومقبولیت حاصل ہوتی گئی۔ وقت کے عظیم علما خصوصاً شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ کے خاندان کے لوگ خصوصاً مولانا عبدالحئی اور مولانا سید شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ آپ سے بیعت ہوئے۔ پھر اصلاح و ارشاد کا دائرہ وسیع ہوا تو ہندوستان کے مختلف علاقوں کے دورے شروع کیے۔ چنانچہ ایک ہی وقت میں دس دس ہزار تک افراد آپ سے بیعت ہوئے۔ ان تبلیغی دوروں میں تیس لاکھ لوگوں نے بیعت کی، جن میں ہزاروں علما شامل تھے، ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہوئے، پھر حج کے لیے تشریف لے گئے تو تقریباً ایک لاکھ افراد اس سفر کے دوران بیعت ہوئے۔ حج سے واپسی پر مسلح جہاد کی تحریک شروع کی۔ آپ مریدین ومجاہدین کی ایک بہت بڑی تعداد کے ساتھ ہندوستان سے براستہ سندھ، بلوچستان اور افغانستان آزاد قبائل پہنچے۔ سرحدی علاقے (موجودہ صوبہ خیبر پختونخواہ) اکوڑہ خٹک سے سکھوں کی حکومت کے خلاف جہاد وقتال کا عملی آغاز کیا۔ کچھ علاقے فتح ہوئے تو آپ کے ہاتھ پر بیعتِ امارت کر کے باقاعدہ امیر المومنین مقرر کیا گیا۔ مسلح جہاد جاری تھا اور فتوحات ہو رہی تھیں کہ اغیار کی سازشوں اور اپنوں کی بے وفائی کے نتیجے میں اپنے جاں نثاروں سمیت بالاکوٹ کے مقام پر شہادت کے عظیم رتبے پر فائز ہوئے۔ حاصل یہ کہ حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ جہاں ایک طرف مجدد اور عظیم مجاہد تھے تو دوسری طرف بلند پایہ پیر طریقت اور مرشدِ کامل بھی تھے۔

قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللّٰہ:

برصغیر کی عظیم دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند کا فیض آج پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور تا قیامت پھیلتا رہے گا، اس دارالعلوم کے بانی قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تھے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۸۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے زیادہ تر تعلیم مولانا مملوک العلی رحمہ اللہ سے دہلی میں حاصل کی جب کہ حدیث حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی رحمہ اللہ سے پڑھی۔ آپ کے عظیم الشان کارنامے برصغیر کی تاریخ کا روشن باب ہیں، آپ نے انگریزی حکومت کی سرپرستی میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے عیسائی پادریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، مغلیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد ہندو مذہب کی ترویج کے لیے زور وشور سے تقریریں کرنے اور مسلمانوں کو مناظرے کے چیلنج دینے والے ہندو پنڈتوں کا ناطقہ بند کیا۔ اہل سنت کو گمراہ کرنے اور شیعیت پھیلانے والے روافض کے دندانِ شکن جوابات دیے، انگریز

29 ستمبر: صوبہ زابل .... ضلع قلات .... بارودی سرنگ دھماکہ .... رینجرز کی گاڑی تباہ .... 7 فوجی ہلاک

سرکار کے خلاف جہاد کی آواز لگائی تو سید الطائفہ الامیر حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی زیرِ امارت شاملی کے محاذ پر سپہ سالاری کے فرائض انجام دیتے ہوئے دادِ شجاعت دی، پھر سب سے بڑا اور دور رس نتائج کا حامل کارنامہ یہ انجام دیا کہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں آزاد و خود مختار مدارس قائم کیے۔ چنانچہ ایک مدرسہ دیوبند میں بھی بنایا جسے مرکزیت حاصل ہوئی۔ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے تحریر، تقریر، تدریس اور جہاد کے میدانوں میں جو عظیم الشان کارنامے انجام دیے وہ رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ اگرچہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ ان کی تحریر و تقریری کمالات اور علمی خوبیوں کی بنا پر شہرت و مقبولیت ملی اور دنیا انہیں ایک متبحر عالم، کامیاب مقرر، متکلّم اسلام، بلند پایہ مصنف اور ایک عظیم مجاہد کی حیثیت سے جانتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ ان تمام صفات، کمالات اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ صاحبِ ارشاد و تربیت اور سالکان راہِ خدا کے لیے رہبر کامل بھی تھے۔

آپ نے سید الطائفہ الامیر حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعتِ سلوک کی اور اوراد و اشغال اور عبادت و ریاضت کے لیے بہت سخت مجاہدے کیے، چنانچہ حضرت حاجی صاحب رحمہ اللہ نے بہت جلد ہی آپ کو اجازت و خلافت سے نوازا۔ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے راہِ سلوک میں ایسا مقام حاصل کیا کہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ’’اگر حق تعالیٰ کہے گا کہ امداد اللہ! کیا لائے ہو؟ تو میں قاسم (حضرت نانوتوی رحمہ اللہ) اور رشید (حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ) کو پیش کردوں گا کہ یہ لے کر حاضر ہوا ہوں‘‘۔

حاصل یہ کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ ایک طرف مدرس، مقرر، مصنف اور مجاہد تھے تو دوسری طرف صاحبِ احسان و سلوک، مرشدِ کامل اور رہبرِ طریقت بھی تھے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفار کی اصطلاحات……اپنا ایمان بچائیے

’’آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو ڈر ہے اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب و سزا) بھیج دیں اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا‘‘۔

ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لاَ يَسْتَوُونَ عِندَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (التوبہ: ۱۹)

’’کیا تم نے حجاج کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد رکھنے کو اس شخص (کے عمل) کے برابر قرار دے دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا ہو۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ راستہ نہیں دیتے ظالموں کو‘‘۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

’’جہاد قیامت تک جاری رہے گا، کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اسے نہیں روک سکتا‘‘۔ (بخاری)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا:

’’جو شخص ایسی حالت میں مرا کہ نہ اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ ہی اس کے بارے میں سوچا وہ نفاق کے شعبہ پر مرا (یعنی منافق مرا)‘‘۔ (مسلم)

ابوداؤد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک نقل ہے:

’’جب تم ناجائز کاروبار کرنے لگو گے اور بیلوں کی دُم پکڑ کر کھیتی باڑی میں مشغول ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اور پستی مسلط کردے گا اور اس وقت تک ذلت کا عذاب نہیں ہٹائے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ‘‘۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا:

’’مجھے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا، میری روزی نیزوں کے سائے میں ہے، میں نبی الملاحم ہوں، جنت تلواروں کے سائے میں ہے ایک روایت میں ہے، مجھے مشرکین کو ذبح کرنے کے لیے مبعوث کیا گیا‘‘۔

جب کہ آج جہاد کی اصطلاح بھی اپنا پرانا معنی کھو بیٹھی ہے۔ آج اگر کسی دہشت گرد کی گرفتاری کا ذکر آئے، کسی دہشت گرد کے مارے جانے کی سرخی چھپے تو دل کے اندر سے ایک ٹیس سی اٹھتی ہے۔ آج بالعموم وہی شخص دہشت گرد کہلاتا ہے جو رَبُّنَا اللّٰه کہے اور اس پر جم جائے، جو اَحَد اَحَد پکارے اور اس پر ڈٹ جائے، جو ہر غیر اللہ کی حاکمیت ماننے سے انکاری ہو۔ آج اگر سر کی قیمت لگتی ہے تو انہی کی، عقوبت خانے آباد ہیں تو انہی سے! حق گو علما ہوں یا غیرت مند داعیانِ دین، مجاہدین فی سبیل اللہ ہوں یا پابندِ شرع عامۃ المسلمین سب ہی آج دہشت گرد ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ مسلمانوں کو حق اور حق والوں کی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰھم انصُرنا، اللّٰھم انصُرنا، رب انّی مغلوبٌ فَنتَصِر

☆☆☆☆☆

29 ستمبر: صوبہ زابل ……………… ضلع شنکئی ……………… مجاہدین کا افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ ……………… 8 فوجی ہلاک اور زخمی

الإسلام يعلو ولا يعلى

مولانا محمد زبیر مدظلہ العالی

اللہ تعالیٰ پر یقین کی حقیقت کمزوری اور مصیبتوں کے دور میں ظاہر ہوتی ہے صاحب یقین وہ شخص نہیں جو اسلام کی قوت، مسلمانوں کے غلبے اور فتح کی خوش خبریوں پر بہت زیادہ خوش ہو جائے، خوشی سے اس کا چہرہ چمکنے لگے اور دل کشادہ ہو جائے لیکن مسلمانوں کی کمزوری اور مصیبتوں کے وقت سخت پریشان ہو کر مایوس اور نا امید ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ پر سچا یقین رکھنے والے کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب مصیبتوں اور غم کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھا جائیں اسلام دشمن قومیں مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں، شدید تنگی اور مصائب چاروں طرف سے گھیر لیں تو اس کا اللہ پر یقین و ایمان اور زیادہ ہو جاتا ہے وہ ذرا بھی نہیں گھبراتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ آخری فتح مسلمانوں کی ہے اور دین اسلام نے غالب ہو کر رہنا ہے مجاہد کی ہر وقت یہی کوشش ہوتی ہے اللہ کی زمین پر اللہ کا دین غالب ہو جائے لہٰذا اس عظیم مقصد کے لیے وہ ہمیشہ صبر و یقین پر کاربند رہتا ہے حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: صبر و یقین کے ساتھ دین کی امامت حاصل ہوتی ہے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (السجدة: ۲۴) ''اور ہم نے انہیں اپنے دین کی طرف رہنمائی کرنے والے امام بنایا کیونکہ وہ صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں'' (مدارج السالکین لابن القیم ۲/۱۵۴ منزلۃ الصبر)

انسان کو سب اہم چیز جو عطا کی ہے وہ یقین ہے...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

وسلو االله اليقين والمعافاة ,فإنه لم يؤت أحد بعد اليقين خيراً من المعافاة (ابن ماجة : ۳۸۴۹ وسنده صحيح و صححه ابن حبان ، الاحسان : ۹۴۸ والحاكم ۱/۵۲۹ و وفقه الذهبي

''اللہ سے یقین اور عافیت (صحت و خیریت) کی دعا مانگو کیونکہ کسی کو بھی یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہیں کی گئی''۔

یہ امت صرف اس وقت تباہ و برباد ہوگی جب مسلمان دین اسلام کے لیے اپنی کوششیں ترک کر کے عمل کے بغیر ہی شیخ چلی جیسی امیدیں باندھ کر بیٹھ جائیں گے......

اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے ہمیں کیا پتا کہ کب مدد آئے گی اور کب خیر کا دورہ دور ہوگا؟ ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ ہماری امت اللہ کے اذن سے امت خیر ہے...... اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد ضرور فرمائے گا اگرچہ اس میں کچھ دیر لگ جائے...... ہمیں معلوم نہیں کہ کون سی نسل کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ مصائب کے اندھیرے دور فرما کر اس امت کو سربلند کر دے گا، لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ ایک دن ایسا ضرور ہوگا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لا يزال الله يغرس في هذه الدين غريباً يستعملهم فيه بطاعته إلى يوم القيامة (ابن ماجه وسنده حسن و صححه ابن حبان)

''اللہ تعالیٰ قیامت تک دین اسلام میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو اس کی اطاعت کرتے رہیں گئے''۔

احادیث نبویہ میں بہت سے خوش خبریاں دی گئی ہیں جن سے یقین اور خوش امیدی میں اضافہ ہوتا ہے...... اسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ امت مسلمہ کی حکومت مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی، دنیا میں ایسے بہت سے علاقے ہیں جو ابھی تک مسلمانوں کے ہاتھوں میں فتح نہیں ہوئے اور ایک دن ایسا آنے والا ہے جب یہ علاقے بھی فتح ہو کر ملکِ اسلام میں داخل ہو جائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ...... حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن الله زوى لي الأرض فرأيت مشارقها ومغاربها وإن أمتي سيبلغ ملكها ما زوى لي منها (صحيح مسلم)

''اللہ نے ساری زمین اکٹھی کر کے مجھے دکھائی میں نے تمام مشرقی و مغربی علاقے دیکھ لیے بے شک میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ جائے گی جو مجھے دکھایا گیا ہے''۔

جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ اسلام نے دنیا میں غالب ہو کر رہنا ہے تو ہم کسی خاص دور میں مسلمانوں کی کمزوری پر کیوں نا امید ہیں؟ سیدنا عباسؓ نے فرمایا:

الإسلام يَعْلُو وَلاَ يُعْلى (شرح معاني الآثار للطحاوي ۲۵۷/۳ و إسناده حسن ،صحيح بخاري)

''اسلام غالب ہوگا مغلوب نہیں ہوگا''۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک زبان سے خوش خبری دی ہے کہ

ولا يزال اللهٌ يزيد ،أو قال يعز الإسلام وأهله ، ينقص الشرك وأهله حتى يسيير الراكب بين كذايعني البحرين . لا يخشى إلا جوراً وليبلغن هذه الأمر مبلغ الليل (حلية الاولياء لابی نعیم۶/۱۰۷ ، وسنده صحيح ، عمرو بن عبد الله الحضرمی ثقة وثقه العجلی المعتدل)

''اللہ تعالیٰ اسلام کو زیادہ کرتا رہے گا اور مشرکین اور ان کے شرک میں کمی آتی رہے گی حتیٰ کہ سوار سفر کرے گا تو اسے ظلم کے سوا کچھ ڈر نہیں ہوگا اللہ کی قسم !جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ایک دن ایسا آئے گا جب یہ دین وہاں پہنچ جائے گا جہاں یہ ستارہ نظر آتا ہے''۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت پھیلتی رہے گی ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی خوش خبریاں دی ہیں جن سے ہر ناامیدی ختم ہو جاتی ہے اور مصیبتوں میں پھنسا ہوا ہر مسلمان ثابت قدم ہو جاتا ہے ......خوشی اور راحت سے دل مطمئن ہو جاتے ہیں۔ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

بشر هذه الأمة بالسناء والنصر والتمكين(مسند أحمد وسنده حسن ،ربیع بن انس حسن الحدیث)

''اس امت کو سر بلندی، فتح اور (زمین پر) قبضے کی خوش خبری دے دو''۔

جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور ایک گروہ قیامت تک ہمیشہ حق پر غالب رہے گا اسے مجموعی حیثیت سے نقصان پہنچانے والے ناکام رہیں گے...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الن یبرح هذه الدين قائما ، يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتى تقوم الساعة(صحيح مسلم)

''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک دین اسلام کے دفاع کے لیے لڑتی رہے گی''۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانوں والا پیمانہ اور ترازو نہیں ہے...... اللہ تعالیٰ کا پیمانہ اور ترازو تو مکمل انصاف اور عدل وحکمت والا ہے ...... بے شک بندوں کی کمزوری کے بعد اللہ تعالیٰ انہیں قوت بخشتا ہے!رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

هل تنصرون و ترزقون إلا بضعفائكم(صحيح بخاری)

''تمہاری مدد اور تمہیں رزق تمہارے کمزوروں کی وجہ سے دیا جاتا ہے''۔

مسلمان کو ہتھکڑیاں پہنا کر گھسیٹا جا رہا ہے......وہ زرد وغیرہ رنگوں کے قیدی لباس میں ملبوس ہے، دنیا کے کونے کونے میں پیچھا کر کے اسے پکڑا جا رہا ہے، اس کے پاس (جدید) اسلحہ نہیں، وہ فقیر و بے بس ہے......اس کی دعا، نماز اور اخلاص کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد فرمائے گا......چاہے مسلمان جتنے بھی کمزور ہو جائیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

رب اشعث مدفوع بالأبواب لوأقسم على الله لأبرّه(صحيح مسلم)

''بعض اوقات وہ آدمی جس کے بال پراگندہ اور لباس میلا ہے، دروازے سے دھکے دے کر دور ہٹایا جاتا ہے اگر یہ شخص اللہ کی قسم کھالے تو اللہ اسے پورا فرماتا ہے''۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ طاقت اور غلبہ مسلمانوں کے دشمنوں کے پاس ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ ہی متصرف اور مختارِ کل ہے، وہ اپنے مومن بندوں سے غافل نہیں ہے وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ مسلمان ہمیشہ مجبور مقہور اور ذلیل رہیں......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الميزان بيد الرحمن ، يرفع أقواما ويخفض آخرين إلي يوم القيامة(ابن ماجة والنسائی فی الکبری،وسنده صحیح وصححه ابن حبان، الحاكم،ووافقه الذهبی)

''میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے وہ قیامت تک بعض قوموں کو اٹھاتا ہے اور دوسروں کو گرا دیتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے گر جانے کے بعد ضرور اٹھائے گا بشرطیکہ مسلمان اسے راضی کرنے کے لیے سچے دل سے کوشش کریں ......ہر صدی میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر کے مسلمانوں کے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ہے جو خیر میں مسابقت کرتے ہیں اور مصیبتوں کی پروا نہیں کرتے......لوگ ان کی اقتدا کر کے اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں ......اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو غلطیوں کی اصلاح کر کے لوگوں کو سیدھے راستے پر چلا دیں گے، یہ لوگ ہدایت کی طرف رہ نمائی کریں گے اور کتاب و سنت کی دعوت پھیلا کر دین کی تجدید کریں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها (سنن ابی داؤد وسنده حسن)

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایسا انسان پیدا کرے گا جو (قرآن وحدیث کے مطابق) اس امت کی تجدید (واصلاح) کرے گا''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

30 ستمبر: صوبہ قندہار ....ضلع میوند ....ایک فدائی مجاہد کا افغان فوج قافلے شہیدی حملہ ....3 گاڑیاں تباہ اور 25 اہل کار ہلاک

''اس جہاد سے تو گھر بیٹھنا بہتر ہے!''.............نعوذباللہ من ھذا القول

محمد عامر

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دور تاریخ انسانیت کا بہترین باب ہے، خیر القرون ہے، اس بارک دور میں جہاں جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شکل میں روشن تارے موجود تھے، وہاں ایسے منافقین بھی ملتے ہیں جو ظاہر میں اسلام کا دعویٰ کرتے تھے مگر ان کا باطن اسلام کے لیے بغض سے بھرا ہوا تھا......ظاہر میں جہاد اور مجاہدین سے وابستہ ہوتے مگر حقیقت میں اپنے ذاتی مفادات کے لیے ہی تگ و دو کرتے اور اسلام اور جہاد کے رستے میں روڑے اٹکاتے!

جی ہاں! خیر القرون ہی تھا کہ جس میں ایسا گروہ بھی پیدا ہوا جو حامل قرآن ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، ان لوگوں کی نمازیں، روزے اور اذکار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اچھے نظر آتے تھے، اپنے تئیں اخلاص بھی تھا مگر ان کی بدنصیبی دیکھئے کہ جہل اور ضد کی وجہ سے انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف قتال کیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قتل کیا اور ان کی تکفیر بھی کر دی......اور یہی دور ہے کہ جس میں اہل حق اور اصحابِ صدق کے درمیان بھی غلط فہمیوں کے باعث ایسی جنگیں ہوئیں کہ جن میں کسی ایک سمت کو بھی اہل سنت کے ہاں بالکل غلط نہیں کہا جا سکتا! رب کے احکامات، سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریخ مدنظر ہو تو درج ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

۱۔ جو فتنے خیر القرون میں اٹھے ہیں وہ شر القرون میں بدرجہا شدت کے ساتھ اٹھیں گے۔ یہ ایک کم فہم شخص کی سوچ ہی ہو سکتی ہے کہ آج شر القرون میں وہ فتنے نہیں ہوں جن سے خیر القرون کی مبارک شخصیات کو آزمایا گیا تھا اور آج جہاں بھی تحریک جہاد ہو، مجاہدین ہوں، وہاں سو فی صد فرشتہ صفت مجاہدین ہوں اور جو تمام کے تمام جہاد کی نیک نامی کا باعث ہوں!

۲۔ یہ کہ آج علم جہاد تھامنے والوں میں کوئی منافق نہ ہو، کوئی گمراہ تکفیری شامل نہ ہو، خارجی ان میں نہ داخل ہوا اور آپس کا قتال نہ ہو...... یہ خواہش مطلوب بھی ہے اور محمود بھی......! لیکن جس دن اس قافلہ جہاد میں کسی منافق، تکفیری یا خارجی ایسے شخص یا گروہ کا سنا کہ جو جہاد اور مجاہدین کی بدنامی کا باعث بن رہا ہو اسی دن یہ محترمؔ کفار کے خلاف لے جانے والے فرض جہاد سے بھی متنفر ہو گئے، پورے قافلہ جہاد سے بدظن ہوئے، میادین جہاد چھوڑ کر گوشہ نشینی کو ترجیح دی یا جمہوریت جیسے دوسرے غیر شرعی راستوں کا انتخاب کیا اور اپنے لیے جواز بھی ڈھونڈ کے لائے کہ ''اس جہاد سے تو گھر بیٹھنا بہتر ہے!''......حقیقت میں یہ شخص خود فریبی کا شکار ہوا، فتنے میں پڑ گیا، شیطان ہی نے اس کے لیے تباہی کا یہ رستہ مزین کر دیا۔ اس کا یہ عمل علما کے نزدیک بالکل ناجائز ہے اور یہ خود ساختہ دلائل ترکِ فرض کے وبال سے اسے نہیں بچا سکتے!

۳۔ مسلمانوں کے باہمی قتال میں جہاں حق واضح نہ ہو اور علمائے حق بھی کسی ایک سمت کو برحق نہ کہہ رہے ہو وہاں خاموشی اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ یہ فتنہ ہے۔ آج بھی اگر کہیں مجاہدین ایک دوسرے کو مارنے کے لیے صف آرا ہوں وہاں پیچھے ہٹنے اور اس کشمکش سے کنارہ کشی میں ہی عافیت ہے کیونکہ یہ ایسا فتنہ ہے کہ جس میں حق دھندلا سا ہو کر رہ گیا ہے......مگر آج کیا سارا جہاد ہی اس آپس کے خون خرابے کا نام ہے؟ کیا قیام خلافت کے رستے میں کھڑے کفریہ جمہوری نظام اور اس کے کافر سپاہیوں کو اب رکاوٹ نہیں سمجھا جا رہا؟ کیا پاکستانی فوج کے فساد اور دین دشمنی میں بھی کسی کو شک ہے؟ کیا ہم ارض القدس فلسطین کو یہودیوں سے چھڑانے کا فرض بھول گئے؟ امریکہ اور مغرب کے طغیان کے خلاف کھڑے ہونے اور اس کی فرضیت میں کوئی شش و پنج کا شکار ہے؟ کیا نصیریوں کا کفر اور ظلم سمجھنے میں بھی کسی کو تردد ہے؟ کیا یہ سارا ظلم و فساد ختم ہو گیا؟ کیا دشمنان اسلام میں سے کوئی باقی نہیں رہا اور کیا آج جہاد صرف اور صرف مجاہدین کا ایک دوسرے کے خلاف اور صف آرا ہونے کا نام ہے؟

۴۔ جہاد تا قیامت جاری رہے گا......اللہ کے دین کے لیے لڑنے والے مخلصین کا یہ قافلہ ہر دور میں رواں دواں ہو گا۔ جو اس قافلے سے جا ملا اور فتنوں سے دامن بچاتے ہوئے اس کاررواں سے نہیں ٹوٹا وہ کامیاب رہا اور جو دور ہوا اس نے اپنی ہی آخرت کو خطرے میں ڈالا اور ایک فتنے سے بچ کر دوسرے فتنے میں جا گرا اور بدنصیب ٹھہرا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> **لاتزال عصابة من أمتي يقاتلون على أمر الله**[ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قتال کرتا رہے گا]**قاهرين لعدوهم**[اپنے دشمن پر قہر بن کر ٹوٹیں گے]**لايضرهم من خالفهم**[کسی کی مخالفت انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی]**حتى تأتيهم الساعة وهم على ذالك**[یہاں تک کہ قیامت کی گھڑی پہنچ جائے اور وہ اس رستے پر عامل ہوں گے]۔صحیح مسلم

30 ستمبر: صوبہ فاریاب ....ضلع پشتون کوٹ ....مجاہدین اور مقامی جنگ جوؤں کے مابین شدید جھڑپیں..................8 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

الحمدللہ! رب کے لیےلڑنے والوں کی آج بھی کمی نہیں، بے شمار ہیں......

ان کا کردار صاف، رستہ شفاف اور منزل بالکل واضح ہے......اس قافلے کی پہچان مشکل ہے نہ ان کو ڈھونڈ نا ناممکن ......اور یہ کاروانِ عزیمت مختلف ناموں سے تا قیامت موجود رہے گا۔ اس کا وجود ہر مسلمان کو ادائے فرض کی طرف ایک دعوت بھی ہے اور رب کے حضور حجت بھی!

۵۔ مجاہدین کے اندر آپس کا اختلاف دیکھ کر ایک موقف دوسری انتہا کا بھی ہے اور یہ کہ مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا معمولی سمجھا جائے اور قتل مسلم میں شریک یا کم از کم اس پر راضی رہا جائے۔ دلیل یہ دی جائے کہ چونکہ فلاں اور فلاں مجاہد گروہ آپس میں لڑتے رہے ہیں اس لیے ہمارا آپ میں لڑنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں! یہی حقیقت ہے اور اسے تسلیم کرنا چاہیے......ہمیں یہ شرعی حکم ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ مسلمان کا ناحق خون بہانا' چاہے کسی بھی خود ساختہ تاویل کا سہارا لیا جائے' دنیا وآخرت دونوں میں عذاب اور تباہی لے کر آتا ہے......دنیا میں مجاہدین کا رعب ختم ہونے، اختلافات بڑھنے، دشمن کے غالب آنے اور تحریکِ جہاد کے زوال کی صورت میں یہ تباہی لاتا ہے اور آخرت میں ہر اُس شخص کے لیے جس نے خون بہایا ہو یا بہتے خون پر رضامند اور خوش رہا ہو رب کی رحمت سے محرومی اور عذاب کا باعث ہوگا! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان عظیم ہے:

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(الٰ عمران: ۴۶)

''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو ورنہ ہمت ہار بیٹھو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُّتَعَمِّداً فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فِيهَا وَغَضِبَ اللّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَاباً عَظِيماً(النساء: ۹۳)

''اور جس کسی نے مومن کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنّم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس پر اللہ کی لعنت ہو اور اللہ نے اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے''۔

ترمذی کی حدیث ہے:

وَ أَنّ أَهْلَ السّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبّهُمُ اللهُ فِي النّارِ

''اگر آسمان اور زمین والے ایک مومن کے خون میں شریک ہوئے تو اللہ عزوجل ان سب و جہنّم میں اوندھے منہ پھینک ڈالے گا''۔

شیخ عزام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیان ''جریمۂ قتل مسلم'' میں ابوداؤد کی ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مفہوم ہے کہ مسلمان کے قتل پر رشک کرنے والے کی اللہ تعالیٰ نہ نفل عبادت قبول کرتے ہیں اور نہ فرض عبادت! اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت میں رکھے!

۶۔ جہاد اور فساد واضح جدا رستوں کے نام ہیں۔ جہاد مسلمانوں کے دین، جان، مال اور آبرو کی حفاظت کے لیے مشروع ہے جب کہ ہر وہ قتل وقتال جو اسلام کی دعوت کو مسخ کرنے کا موجب بنے اور مسلمانوں ہی کی جان، مال اور آبرو پر ضرب لگائے وہ فساد ہے۔ ایک اللہ کی قربت کا ذریعہ اور رب کی جنتوں کا دروازہ ہے جب کہ دوسرے سے رب کا غضب اترتا ہے، آخرت کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے اور جہنّم کا دروازہ ثابت ہو جاتا ہے۔ ان دونوں رستوں پر قدم رکھنے کے لیے ہر دور میں دروازہ کھلا رہا ہے، جس نے جو راہ اختیار کرنے ہو وہ منزل کا سوچ کر قدم بڑھائے!

آخر میں اپنے مجاہد بھائیوں کی خدمت میں تذکیراً دوگزارشات عرض ہیں:

☆ دنیا دار الامتحان ہے...... یہاں دکھ ہو یا سکھ، فتح ہو یا شکست، مجاہدین میں اتفاق واتحاد ہو یا افتراق اور نزاع...... ہر صورت میں ہماری آزمائش ہے، اللہ تعالیٰ اس خیر وشر کے ذریعے ہم میں سے ہر ایک کا امتحان لے رہے ہیں!

وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ(الانبیاء: ۳۵)

''اور ہم تمہیں شر اور خیر کے فتنہ کے ذریعے آزماتے ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے''۔

یہ آزمائش ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنے رب کی رضا کا متلاشی ہے اور کون فتنوں کا شکار ہو کر فرائض کو چھوڑ کر رب کی ناراضی مول لیتا ہے......پس ثابت قدم رہیے اور اللہ تعالیٰ سے یقین او رعافیت مانگئے! جہاد کے اس مبارک رستے پر جمے رہیے!

واللہ! یہ کامیابی کا رستہ ہے، اس رستے میں ہزار دکھ اور غم ہیں، ہجرت اور دربدری کا سامنا ہے، زخمی ہونے اور جسم کا ٹکڑوں میں بٹ جانے کا رستہ ہے، اپنے پیاروں کی جدائی کی راہ ہے مگر یہ جنت کا رستہ ہے! ملامت کرنے والوں کی ملامت سے مت گھبرایئے! فتنوں کو ہوا دینے والوں کا مکر وفریب آپ کی رفتار میں کمی لانے کا باعث نہ بنے، بس صبر سے کام لیجیے! اور اے اصحاب تقویٰ! سنئے! یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے!

وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا(اٰعمران: ۱۲۰)

''تم اگر صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا''۔

(بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

یکم اکتوبر: صوبہ پکتیا...................ضلع احمد خیل .... کابل انتظامیہ کے 14 فوجی مجاہدین سے آن ملے

چیز وہ جو ولایت میں بنے!

محمد سعید حسن

ہم ایک گلوبل ویلیج میں رہتے ہیں۔ ہماری جوتوں کی پالش سے لے کر ہماری انڈسٹری کے آلات اور روزمرّہ کی ضروریات سات سمندر پار سے آتی ہیں۔ اس قسم کی تجارت اور دو سو سالہ غلامی نے ایک خاص قسم کی ذہنیت کو جنم دیا ہے۔ آپ اسے برانڈ کلچر (brand culture) کہہ سکتے ہیں۔ جنرل الیکٹرک، ووڈافون، ایپل، نائیکی، ارمانی، گوچی وغیرہ چند مثالیں ہیں۔ چنانچہ جب کہیں معیار کی بات ہوتی ہے تو معیار یہی برانڈ ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جس بلا کا نام ولایت تھا وہ آج بھی اسی آن بان سے موجود ہے۔ کسی زمانے میں کہا جاتا تھا :

چیز وہ جو ولایت میں بنے
خبر وہ جو پائنیر میں چھپے

مسئلہ جوتوں کی پالش اور دوائیوں سے آگے بڑھ کر اب دین تک پہنچ چکا ہے۔ یہ بالکل بھی کوئی جذباتی دعویٰ نہیں ہے۔ یہ ایک برہنہ حقیقت ہے کہ ہمارے دین کا بھی ایک برانڈ ڈ ورژن مارکیٹ میں دستیاب کروایا جا چکا ہے۔ ثبوت سے پہلے اس کا پس منظر ملاحظہ فرمالیں :

کلیسا (church) کی تاریخ میں ملحدینِ کلیسا کے لیے heretic کی اصطلاح استعمال کی جاتی تھی۔ اسی طرح heresy اس عقیدے، ایمان یا نظریے کو کہتے تھے جو کلیسا کے عقائد، ایمانیات اور نظریات سے ٹکر کھاتا تھا۔ یہ یورپ کی بدنامِ زمانہ تفتیشی عدالتوں (inquisition) کا دور تھا جب کلیسا کے غیر سائنسی اور غیر منطقی نظریات سے بغاوت کرنے کی سزا آگ میں زندہ جلا دیا جانا تھی۔ ایسے لوگوں کے لیے heretic کا لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔ اردو میں، عموماً، اس کا ترجمہ ملحد کیا جاتا ہے۔ ملحد کا لفظ لحد سے نکلا ہے۔ لحد اس قبر کو کہتے ہیں جو ایک طرف کو نکلی ہوئی ہو۔ عام طور پر قبریں زمین میں سیدھی کھودی جاتی ہیں۔ ایسی قبر جس میں قبر کی ایک دیوار کھود کر اس میں ایک الگ سے چھوٹی سی جگہ بنا دی جاتی ہے جس میں مردے کو رکھا جاتا ہے، اسے لحد کہتے ہیں۔ چنانچہ الحاد کا مطلب باقی سب سے الگ ہو کر ایک دوسری طرف کو نکل جانا ہے۔ آپ اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ mainstream سے الگ تھلگ ہو کر اپنی کوئی خاص سوچ اور اپنی کوئی خاص فکر بنا لینا اور پھر اسے دین کا نام دے لینا دین میں اِلحاد ہے۔ اب یہ طے کون کرے گا کہ اصل دین کیا ہے اور اس میں اِلحاد یا heresy کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ بات اس دین کے جاننے والے، اس کا علم رکھنے والے ہی طے کرنے کا نہ صرف حق رکھتے ہیں بلکہ صرف اور صرف یہی لوگ طے کر سکتے ہیں کہ دین کس شے کا نام ہے اور اس میں الحاد کس فکر، کس نظریے اور کس رویّے کو کہا جائے گا۔ دین میں اِلحاد کو طے کرنا اس دین پر جی جان سے عمل پیرا اور اس کے لیے قربانیاں دینے والے لوگوں کا کام ہے۔ یہ ایسی بات ہے جو معمولی سی سمجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

یہ تو تھا پس منظر۔ منظر کیا ہے؟ منظر یہ ہے کہ جا بجا مغربی میڈیا پر، خصوصاً دستاویزی فلموں میں، اپنے ملکوں پر قابض غیر ملکی فوجوں کے خلاف لڑنے والوں کے لیے some heretic mullahs کی description استعمال کی جا رہی ہے۔ گویا ہمارے دین کی تشریح اور اس میں الحاد کو اب کوئی بیان کرے گا تو وہ مغرب ہے۔ دین اصل میں کیا ہے؟ اس میں اِلحاد کیا ہے؟...... یہ باتیں اب 'مغرب مارکہ اسلام' بتائے گا۔ الحاد کو طے کرنے کے لیے تعریف علمائے اسلام کی جانب سے نہیں بلکہ مغرب کی جانب سے دی جائے گی۔ یہ الگ بات ہے کہ جب وہاں سے تعریف لا کر یہاں دھر دی جاتی ہے تو پھر بہت سے نمک خوار اس کی تاویلیں کرنے میں مگن ہو جاتے ہیں۔ تاجِ برطانیہ کی وفاداری کا دم بھرنے میں بہت سے صاحبان پیش پیش تھے۔ یہ نمک حلالی ابھی تک ویسی کی ویسی ہے۔ تلخ نوائی پر معذرت۔ یہ کہنا کہ مغرب اسلام کے خلاف نہیں ہے اس سے یہی مراد ہے کہ مغرب اسلام کی اس تشریح کے خلاف نہیں ہے جس سے اس کی جہاں گیری پر زد نہیں پڑتی، جس سے اس کی supremacy چیلنج نہیں ہوتی، جس سے اس کی قبضہ جماؤ پالیسی پر حرف نہیں آتا اور جس سے اس کی نوآبادیاتی ذہنیت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا...... رہا وہ اسلام جس سے ان میں سے کسی ایک پر بھی زد پڑتی ہے تو وہ اسے اسلام ہی نہیں مانتا اور ہم سب سے اس کا مطالبہ یہی ہے کہ اسے اسلام نہ مانو۔ اس کے لیے اس نے ایک اور اصطلاح متعارف کروائی ہے اور وہ ہے: دہشت گردی۔ اب بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک جانب وہ اسلام کی حمایت کرے اور دوسری جانب وہ اس کے عائد کردہ ایک فریضے کو دہشت گردی کہے جس سے مظلوم کو ظالم کو نکیل ڈالنے کی اجازت ملتی ہے! اس کا مطلب عقل والوں کے لیے بہت واضح ہے کہ وہ اسلام کی ایک خاص تشریح مجھے اور آپ کو تھما رہا ہے۔ اس بے ضرر اور submissive دین کے علاوہ جو کچھ دین کے نام پر کیا جائے گا وہ دین میں اِلحاد ہو گا اور اس کا کرنے والا ملحد ہو گا۔ گویا اب ہمارے دین کے اصول وہ ہوں گے جن پر مغرب کی جانب سے رضامندی کی مہر لگے گی۔ رینڈ کارپوریشن امریکہ میں ایک تھنک ٹینک ہے۔ اس کی رپورٹس امریکہ کی خارجہ پالیسی پر

اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ ادارہ کچھ عرصے بعد مختلف امور پر رپورٹس شائع کرتا رہتا ہے۔ اس کی ۱۱/۹ کی دہائی پر آنے والی رپورٹ میں اس نے مسلمانوں کو لبرل، ماڈریٹ اور بنیاد پرستوں میں تقسیم کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر ایک دین کی تشریح اپنے اپنے انداز میں کرتا ہے۔ ان میں سے جن کی پشت پناہی کی جاتی ہے ان کی دین کی تشریح کو معاشرے میں میڈیا کے زور پر معتبر تسلیم کروایا جاتا ہے۔ رہے بنیاد پرست تو یہ روایتی طرز کے مسلمان علمائے کرام ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی حکومت جانے کے بعد اپنی قوتیں لگا کر مسلمانوں کے معاشروں کو سنبھال کر رکھا ہے۔ بغیر کسی حکومتی سرپرستی کے، بغیر لمبے چوڑے بجٹ کے، بغیر کسی عظیم الشان اوقاف کے یہ فاقہ مست قریہ قریہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کو جیسے تیسے سنبھالا دیے ہوئے ہیں۔ استعمار سے پنجہ آزمائی اور مشنری این جی اوز سے امّت کے ایمان کو بچانے میں لگے رہے ہیں۔ یہ لوگ بنیاد پرست ہیں اور نا قابلِ قبول ہیں۔ یہ جو کچھ بتاتے ہیں یہ استعمار کو پسند نہیں ہے لہٰذا ان کا اسلام، سرے سے اسلام ہی نہیں ہے بلکہ دہشت گردی ہے اور الحاد (heresy) ہے۔ یہ الفاظ پڑھنے میں تو معمولی سے لگتے ہیں اور شاید بہت سے لوگ انہیں یوں ہی بے وقعت سمجھ کر گزر جائیں لیکن ہر سوچنے والے کو اس میں جس خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دے رہی ہے وہ کوئی معمولی خطرہ نہیں ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ پرانی شریعتیں آج محفوظ نہیں ہیں؟ تورات اور انجیل کے نسخوں میں تحریفات ہیں؟ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اپنے دین کو نفس پرستوں کی شکارگاہ بننے کے لیے کھلا چھوڑ دیا۔ ان کا ہاتھ پکڑنے میں سُستی کا مظاہرہ کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج یہ مذاہب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اسے خدا ہی کا حکم جانتے ہیں۔ یہ بات تو طے شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری امت میں ایک گروہ لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی (بخاری؛ عن المغیر ۃ بن شعبہؓ)۔ بات یہ ہے کہ کیا ہم اس گروہ میں شامل ہیں جو باطل سے پنجہ آزما ہوتا ہے۔ اس سے نبرد آزما ہوتا ہے۔ اس کی چالوں کو اس پر پلٹ دیتا ہے اور دین کو اسی طرح خالص حالت میں رکھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہمارے درمیان چھوڑ گئے تھے۔ جس طرح دیوار پر کیے جانے والے رنگ (paint) پر lead free لکھ کر اسے certify کیا جاتا ہے کہ یہ رنگ انسانی صحت کے لیے مضر نہیں ہے، اسی طرح سے اب دین کی ہر تعبیر اور ہر تشریح واشنگٹن سے terrorism free کی تصدیق کے بعد ہی عالمِ اسلام میں چل سکے گی۔ اسے چلانے کے لیے پلیٹ فارم موجود ہے۔ عرفِ عام میں اسے میڈیا کہا جاتا ہے تاہم آپ اسے مغرب کی بچھائی بساط کا گھوڑا بھی کہہ سکتے ہیں۔ جو دین واشنگٹن سے ٹیررازم فری کی سرٹیفیکیشن لے کر آئے گا اسے ٹی وی اسکرینوں پر جگہ بھی ملے گی اور معاشرے میں نمائندگی بھی۔ جو وہاں سے یہ سند لانے میں ناکام رہے گا اسے mainstream سے الگ ہونے کا الزام ملے گا اور دین میں اِلحاد کا خطاب بھی۔ مغرب کی مصنوعات کے خریدارو! ہوشیار رہو! کہیں وہاں سے تحریف بھی نہ خرید بیٹھنا!

☆☆☆☆☆

بقیہ: اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

رہے اس میں شریک افراد تو ہم نہیں دل سوزی سے یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اس خطرناک جرم کی برائی کو سمجھیں، اس سے توبہ کر کے خود کو ان مکروہ پیشوں سے علیحدہ کریں......اور اگر اب بھی اسی کفریہ عدالتی نظام کا حصّہ بنے رہنے پر مُصر ہیں، تو کم از کم اس میں شرکت کو گناہ تو سمجھیں، اس سے کراہت و نفرت کا اظہار کریں اور خود کو حالتِ اضطراری میں سمجھیں...... شاید کہ یہ امر ان کے جرم کی شدت کو کچھ کم کر دے......اگر چہ رہے گا وہ پھر بھی ایک سنگین جرم ہی!

نیز یہ ساری بحث ہر عام مسلمان کو بھی دعوت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت سے ہٹ کر فیصلہ کرنے کے جرم کی شناعت و برائی سمجھے، ان جاہلی عدالتوں کے نظام سے اپنا رشتہ کاٹے اور اپنے فیصلے علمائے کرام سے شریعت کے مطابق کروائے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: ''اس جہاد سے تو گھر بیٹھنا بہتر ہے!''............نعوذباللّٰہ من ھذا القول

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

بشروا ولاتنفروا

''دین کے بارے میں خوش خبریاں پھیلاؤ اور لوگوں کو متنفر نہ کرو''۔

جہاد اور مجاہدین کے بارے میں خوش خبریاں عام کرنی چاہیے، اصلاح کی کوشش لازم ہے اور یہ ضرور ہو مگر ہماری یہ کوشش منفی نہ ہو، لوگوں کو دین سے متنفر کرنے والی اور جہاد او رمجاہدین یں فساد بپا کرنے والی نہ ہو......اللہ تعالیٰ کے رستے میں نکلنے والوں کو جہاد سے متنفر کرنا اور مجاہدین کے خلاف ان کے دل بغض سے بھرنا فسادِ عظیم ہے اور ایسا کرنے والا اجر کمانا تو دور کی بات کمایا ہوا اجر بھی ضائع کر کے میدان جہاد سے لوٹتا ہے! آیئے سب مل کر اللہ کے ساتھ دعا کرتے ہیں!

اللّٰھم انا نعوذبل من الفتن ماظھر ومابطن......اللھم انا نعوذبک من فتنۃ الدجال ومن فتنۃ المحیا والممات ومن عذاب القبر وعذاب جھنم آمین یا رب العالمین۔

رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

یکم اکتوبر: کابل.................2 الگ الگ فدائی حملوں میں 30 افغان فوجی افسر و اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

اصحاب کہف اور آج کے مسلم نوجوان

نعمان حجازی

دور حاضر میں اسلام اور مغربی تہذیب کے درمیان معرکہ بپا ہے، اس میں ایمان پر جمے رہنے اور مغربی تہذیب کے خلاف معرکے میں صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے کے لیے ہمیں سورۃ کہف سے بہت رہ نمائی ملتی ہے۔ اس سورۃ کی فضیلت اس وجہ سے بھی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''جس نے سورۃ کہف پڑھی اس طرح پڑھی کہ جس طرح وہ نازل ہوئی اس کے بعد دجال ظاہر ہوا تو وہ اُس پر قابو نہ پا سکے گا یا اس کو قابو میں لانے کا کوئی راستہ اس کو نہ ملے گا''۔

جس طرح دجال جیسے شدید فتنے سے بچاؤ اس سورۃ کی تلاوت میں پوشیدہ ہے تو آج کی اس مادی مغربی تہذیب سے بچاؤ کے لیے بھی اس سورۃ سے رہنمائی ملتی ہے کیوں کہ آج کے دور کے فتنوں، تحریکوں، دعوتوں، فلسفوں اور فکری رجحانات کا دجال سے تعلّق ظاہر ہے۔ دجال کی شخصیت کو اس کا نام ہی ظاہر کرتا ہے، دجل یعنی جھوٹ، فریب، ملمع سازی، اور فریب کاری کہ جن سے دجال کام لے گا، وہی آج کی مغربی تہذیب اور اس کے پرستاروں میں بھی نظر آتی ہے چاہے وہ پرستار نام نہاد مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ اس سورۃ کے مطالعے سے اور اس کے فہم سے آج کے نوجوانوں کو بھی نہ صرف فتنوں سے آگاہی ملتی ہے بلکہ ان کے خلاف ڈٹ جانے کا حوصلہ، اور ایک نہ ایک دن ان کے ختم ہو جانے کا یقین بھی پیدا ہوتا ہے۔

سورۃ کہف میں سب سے پہلے اصحاب کہف کا ذکر ملتا ہے کہ جن کے دور میں شرک ایک دین بن چکا تھا، تو چند نوجوانوں نے توحید کی صدا لگائی۔ ان کی یہ صدا اُس معاشرہ میں اور اس کے مروجہ آئین اور قانون کے خلاف ایک بغاوت سمجھی گئی۔ اس معاشرے اور حکومت کی رضامندی کے بغیر زندگی گزارنا آسان کام نہ تھا۔ اسباب کا فلسفہ، تہذیب و معاشرہ، اور زندگی کے حقائق سبھی انہیں سمجھا رہے تھے کہ وہ حکومت اور معاشرے کے سامنے ہتھیار ڈال دیں اور اس شرکیہ حکومت کی رٹ کو تسلیم کرلیں، اس لیے کہ کھانے کے بغیر پیٹ نہیں بھرتا اور کھانا حکومت کی جاری کردہ کرنسی سے ملتا ہے۔ عزت اور نیک نامی صرف جاہ سے ملتی ہے اور جاہ سرکاری نوکری اور افسری کے بغیر ہاتھ نہیں آتی۔ عافیت، سکون اور سلامتی صرف معاشرے کے مروجہ طریقہ کار پر چلنے اور معاشرہ کی موافقت و حمایت میں ہے اور یہ موافقت رائج الوقت عقیدہ کی پیروی کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ وہ مادی منطق اور فلسفہ ہے جو انسانی تجربہ و مشاہدہ پر مبنی ہے۔

عین ہی اسی طرح کی صورت حال ہمیں آج بھی نظر آتی ہے کہ جب اس مغربی تہذیب، اس کے شرکیہ نظام اور اس کی معاشرتی گندگیوں کے خلاف علم بغاوت بلند ہوا تو یہی دلائل، تجربات و مشاہدات آج کے ان باغی نوجوانوں کے سامنے بھی رکھے گئے، انہیں ان کے عزیزوں اور دوستوں نے سمجھایا، آج کے اس رائج الوقت شرکیہ نظام سے بغاوت کا نقصان سمجھایا، مستقبل کی ایک بھیانک تصویر کشی کی اور جب یہ نوجوان پھر بھی اللہ کی مدد کے بھروسے پہ ڈٹے رہے تو آج کی ان حکومتوں نے ان کو دبانے، کمزور کرنے اور حوصلہ پست کرنے کے لیے دجل یعنی جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی سے کام لیا۔

وہ نوجوان جو اس دنیا سے شرک کا عالمی نظام ختم کرنا چاہتے ہیں وہ کمزور اور مظلوم قوموں کو اس استعماریت سے نجات دلانا چاہتے ہیں اور دنیا کے وسائل کی منصفانہ تقسیم چاہتے ہیں۔ جب کہ لوٹ کھسوٹ کا یہ عالمی نظام، کہ جو بینکاری اور اسٹاک ایکسچینج کے اعداد و شمار میں الجھا کر تمام وسائل سمیٹ رہا ہے اور جمہوریت کے نام پر افراد کو خالقِ کائنات اللہ سبحان وتعالیٰ کی غلامی سے نکال کر انسانوں کی ناقص اور نامکمل عقلوں، مشاہدوں اور تجربوں کی نذر کر رہا ہے۔ اس عالمی نظام کے خاتمے کے لیے نکلنے والے ''دہشت گرد، انتہا پسند اور بنیاد پرست'' ٹھہرے اور دنیا میں انسانوں کو غلام بنا کر ان کی تجارت کو باقاعدہ ایک کاروبار کی شکل دینے والے، دوسرے خطوں کے وسائل کو زبردستی یا دھوکہ دہی اور فریب سے لوٹنے والے اور ان ہی استعماری طاقتوں کے غلام نام نہاد مسلم حکمران کہ جو اپنی مسلمان عوام کو ان کافروں اور ظالموں کی غلامی میں دینے اور اس ظلم کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والوں کو پوری طاقت اور وحشت سے کچلنے میں اپنے آقاؤں سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئے، سب مہذب، متمدن اور معاشرے کے صالح ترین افراد ٹھہرے۔ بھلا اس سے بھی بڑا دھوکہ، فریب اور دجل کبھی تاریخ میں ہوا ہوگا؟

سورۃ کہف جس وقت نازل ہوئی تھی اس وقت مکہ کے مسلمان بھی معاشرے کے اندر اجنبیت اور آزمائشوں کا شکار تھے، بالآخر نجات کی صورت پردہ غیب سے ظاہر ہوئی اور یثرب (مدینہ) کی صورت میں ایک محفوظ قلعہ و غار ان کو ملی، جہاں سے انہوں نے نہ صرف عرب بلکہ وقت کی بڑی طاقتوں روم و فارس کو بھی اسلام کے سامنے جھکایا۔ بھلا اس سے بھی بڑا معجزہ تاریخ کے افق پہ ہوا ہوگا کہ وہ عرب مسلمان کہ جو مکہ میں اجنبیت اور ظلم و تشدد کا شکار تھے چند سالوں بعد روم و فارس جیسی طاقتوں سے نبرد آزما ہوئے اور ان کو شکست دے کر فاتح عالم ٹھہرے۔

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

کیم اکتوبر: صوبہ قندہار.................. ضلع غورک.................. افغان فوج کے مرکز پر مجاہدین کا بڑا حملہ.................. 12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

بھارت، ایران اور افغانستان کی گولہ باری کا نشانہ......امریکی مقبوضہ پاکستان

رب نواز فاروقی

پاکستان ماہ اکتوبر میں بیک وقت تین 'ہمسایہ ممالک' کی سرحدوں سے آنے والے گولوں کا ہدف رہا، مزے کی بات یہ ہے کہ تینوں ممالک امریکہ کے حلیف ہیں بلکہ ایران سے امریکی تعلقات پہلے تو 'خفیہ' ہی تھے اب شام میں مجاہدین کے خلاف بشار قصاب کی مدد سے یہ تعلقات 'اعلانیہ' ہونے کی شروعات ہوئی......اہم بات یہ بھی کہ ایران کے 'ہندو بچے' کے ساتھ بھی تجارتی وثقافتی برادرانہ تعلقات ہیں۔ کابل تو امارت اسلامیہ کے سقوط سے ہی چودہ سال ہوئے امریکی اطاعت میں ہے لیکن اس عرصے میں پاکستان کی بہ نسبت کابل کٹھ پتلی حکومت کے تعلقات بھارت سے بہت مثالی رہے۔ بھارت کی نئی بننے والی حکومت کے سامنے پاکستانی حکمران آم کی پیٹیوں کے تحائف سے حلف برداری میں شرکت تک بچھتے ہی چلے گئے لیکن جواب میں اکتوبر کے آغاز ہی سے بھارتی فوج نے 'تازہ گولہ باری' کا سلسلہ شروع کر دیا ویسے تو گاہے بگاہے یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ گولہ باری کے واقعات ایسے وقت میں ہو رہے ہیں جب امریکہ 'ضربِ کذب' میں مسلسل ڈرون حملے اور اس کی اتحادی پاکستانی فوج فضائی بمباری اور زمینی گولہ باری سے وزیرستان اور خیبر ایجنسی کے مسلمانوں کے گھروں، بازاروں اور خواتین، بچوں کو تہہ وتیغ کر رہی ہے۔ ایسے وقت میں سرحدوں پر امریکی اتحادیوں کی طرف سے یہ صورت حال اس لیے بھی بنائی جا رہی ہے کہ ایک طرف تو عامۃ المسلمین کی توجہ اندرون ملک 'ناچ مارچ' پر رہے اور دوسری طرف سرحدوں پر گولہ باری اور اس کے جواب کے ذریعے عوام میں فوج کی محبت پیدا کی جائے اور قبائل میں صلیبی اتحادی فوج کی جنگی مہم کو پردہ سکرین سے غائب رکھ کر قبائل کے مسلمانوں کے قتل عام کو عامۃ المسلمین کے سامنے نہ آنے دیا جائے......اب دیکھتے ہیں کہ سرحدوں پر کیا واقعات رونما ہوئے۔

۱۷ اکتوبر کو ایران کی سکیورٹی فورسز کی پاکستان کی جنوب مغربی سرحد پر بلوچستان کے ضلع کیچ میں پاکستان کی سرحد کے اندر مبینہ کارروائی میں فرنٹیئر کور کا ایک صوبیدار ہلاک اور تین اہل کار زخمی ہوئے۔ ایف سی نے کہا کہ ایرانی فورسز کے تیس اہل کار سرحدی حدود کی خلاف ورزی کر کے ایک اور سرحدی ضلع چاغی میں بھی داخل ہوئے۔ ۲۴ اکتوبر کو ایران کی جانب سے جمعے کی صبح چار بجے کے قریب ضلع واشوک تحصیل ماشکیل میں چھ مارٹر گولے داغے گئے۔ ایران کے سرکاری خبر رساں ادارے 'اِرنا' نے ایرانی وزارت خارجہ کے دفتر کے حوالے سے بتایا ہے کہ پاکستان کے سفیر نور محمد جدمانی کو ہفتہ، ۱۸ اکتوبر کی شام' دونوں ممالک کی درمیانی سرحد پر ہونے والے ان واقعات کی وضاحت کے لیے طلب کیا گیا تھا جن کے نتیجے میں ایران کے کئی سرحدی محافظ ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

دوسری طرف بھارت یکم سے ۳۰ اکتوبر تک کنٹرول لائن کی انتیس مرتبہ اور سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری کی چھبیس مرتبہ خلاف ورزی کر چکا ہے جن میں پچیس مسلمان شہید اور ساٹھ زخمی ہوئے جب کہ ۹ فوجی بھی اس گولہ باری سے ہلاک ہوئے۔ افغان ملی اردو [افغان کٹھ پتلی فوج] کی جانب سے تو آئے روز مارٹر گولوں کا تبادلہ ہوتا ہی رہتا ہے۔

مشرقی سرحد کی صورت حال بیان کرتے ہوئے ڈی جی رینجرز میجر جنرل خان طاہر جاوید خان نے بتایا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ۱۹۳ کلومیٹر طویل ورکنگ باؤنڈری ہے اور پاکستانی سرحدی علاقے میں کوئی ایک بھی ایسا گاؤں نہیں ہے جس پر بھارتی فوج کی جانب سے فائرنگ اور گولہ باری نہ کی گئی ہو۔ ڈی جی رینجرز کا کہنا تھا کہ ۲۰۱۰ء سے لے کر ۲۰۱۴ء تک بھارتی فوج ورکنگ باؤنڈری پر اب تک ۳ لاکھ ۴۸ ہزار سے زائد چھوٹے ہتھیاروں سے حملے کر چکی ہے جب کہ اسی عرصہ کے دوران میں بھارتی فوج کی جانب سے ۳۱ ہزار سے زائد مارٹر گولے فائر کئے جا چکے ہیں۔ ڈی جی رینجرز نے یہ بھی کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں مارٹر گولے تو جنگ میں بھی استعمال نہیں ہوتے۔

یاد رہے کہ ۲۰۰۳ء میں دونوں ملکوں کے مابین کنٹرول لائن پر جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تھا، مگر مودی حکومت آنے کے بعد پچھلے ایک سے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں بھارتی فوج نے تقریباً ۲۵۰ مرتبہ اس معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ موجودہ صورت حال پر بھارتی وزرا بھی بھرپور جارحانہ بیان بازی کر رہے ہیں جب کہ بھارتی وزیراعظم مودی نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ '' پاکستان کو بولی نہیں، گولی سے جواب دینے کا وقت آ گیا ہے اور گولی سے جواب دیا جانا چاہیے۔ پاکستان کو سبق سکھا کر منہ بند کر دیا ہے۔''

اس تناظر میں یہ بات بھی اہم ہے جسے دونوں اطراف کے تجزیہ نگار بیان کر رہے ہیں کہ حالیہ دنوں میں بھارت کی طرف سے پاکستان کے مختلف سرحدی علاقوں پر مسلسل گولہ باری کا براہِ راست تعلّق بھارت میں ہونے والے ریاستی انتخابات سے ہے، بھارتیہ جنتا پارٹی انتخابات میں حمایت حاصل کرنے کے لیے پاکستان مخالف جذبات کو استعمال کر رہی ہے۔ اس سے یہ امر پوری طرح مترشح ہوتا ہے کہ بھارت نے اپنے عوام کے دل ودماغ میں پاکستان دشمنی کو زندہ رکھا بلکہ مزید بڑھایا جب کہ اس کے برعکس

یکم اکتوبر: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری کوچ فوجی چوکی سے ٹکرا دی.........20 اہل کار ہلاک......... 2 گاڑیاں مکمل تباہ

پاکستان کی حکومتوں اور فوج نے بھارت دشمنی کو عوام کو دلوں سے ختم کرنے کی ان تھک کوششیں کیں جس کی وجہ سے آج کا پاکستانی نوجوان، دین سے دور تو ہے ہی وہ 'وطن' نامی شے سے بھی ناآشنا ہوتا جا رہا ہے۔

بھارت کی موجودہ صورت حال کو سمجھنے کے لیے ضروری ہوگا کہ موجودہ وزیر اعظم مودی اور اس کی پارٹی سے بنیادی آگاہی ہو جائے، مودی نے جوانی میں ہی ہندو انتہا پسند تنظیم ''آر ایس ایس'' میں شمولیت اختیار کر لی تھی اور ۷۰ کی دہائی سے ہندو پرچارک کے طور پر کام کرنے لگا تھا، جب کہ بی جے پی کی سیاست کا روز اوّل ہی سے محور و مرکز مسلم دشمنی اور مسلم بے زاری رہا ہے، اس جماعت کی بنیاد ''ہندوتوا'' پر ہے۔ اسی جماعت کے لیڈر ایل کے ایڈوانی نے ۱۹۹۲ء میں ایودھیا میں تاریخی بابری مسجد کو مسمار کر کے اس کی جگہ مندر کی تعمیر کے لیے رتھ یاترا کی تھی۔ مسجد کی شہادت کے بعد پورے بھارت میں ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا گیا تھا، پھر مودی کے گجرات کی وزارت اعلیٰ کے دور میں ۲۰۰۲ء میں گودھرا اسٹیشن کے واقعہ کو جواز بنا کر گجرات میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا، جس پر نمائشی طور پر امریکہ نے مودی کے امریکہ داخلے پر پابندی بھی لگا دی تھی۔

اب بطور وزیر اعظم مودی کے برسر اقتدار آنے سے دو اہم کام ہوئے ایک یہ کہ وہ 'سرمایہ دارانہ نظام' کو پوری شدت سے کھیلنے کے مواقع فراہم کرے گا، بڑے بڑے ملکی و غیر ملکی سرمایہ دار مودی کے پیچھے کھڑے ہیں اور انہوں نے ہی میڈیا کو کنٹرول میں لے کر مودی کو الیکشن جتوایا، مودی حکومت میں بھارت کا عام غریب آدمی مزید غریب ہوگا، بھارت کی اس نئی سرمایہ دار سیاست میں بھارت کے عام آدمی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ پہلے ہی بھارت کی جمہوری سیاست میں سیاسی و معاشی استحصال کا شکار رہا ہے اور مزید استحصال کا شکار رہے گا۔

اسی لیے وہاں کے دانش ور چیخ رہے ہیں کہ بھارت کی سیاست بھی عملی طور پر سرمائے کی سیاست میں تبدیل ہو گئی ہے، ان انتخابات میں سیکولرازم کو شکست ہوئی، اور سرمایہ دارانہ سیاست کو کامیابی ملی ہے۔ دوسرا اہم کام جو مودی کی جیت سے ہوا وہ یہ کہ وہاں ہندو مذہب کی بنیاد پر تقسیم مزید گہری ہوگی اور ہندو جنونیوں کی طرف سے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ ہوگا، جس کا ایک بہت مثبت پہلو تو یہ ہوگا کہ وہاں کے مسلمان سنجیدگی کے ساتھ 'جہاد فی سبیل اللہ' کو اپنانے پر غور کریں گے اور مواقع فراہم ہونے پر وہاں کا ایک مخلص طبقہ جہاد فی سبیل اللہ کو منہج اختیار کرے گا، ان شاء اللہ۔ جہاد کے خطرے کی پیش بندی کے طور پر وہاں کی مسلم لیڈرشپ، جو کہ مکمل سیکولرازم پر ایمان لائے ہوئے ہے اور اسے وہاں اسلام اور مسلمانوں کی زندگی کے لیے ناگزیر سمجھتی ہے، نے ابھی سے جہاد کے خلاف اور بھارت کے آئین و دستور کی پاس داری کی باتیں شروع کر دی ہیں۔

دوسری طرف ایران ہے اور ایران سے پاکستان کے تعلقات میں تازہ دراڑیں آنے کی وجہ امریکہ کی نئے نئے معشوق ایران کی جانب بڑھتی ہوئی وارفتگی اور فریفتگی ہے اور اب پاکستان اور سعودی عرب کی حالت زار بوڑھے امریکہ کی بوڑھی بیگمات والی ہے...... سعودی عرب کے تعلقات امریکہ سے پہلی والی سطح پر نہیں رہے جب کہ عراق اور شام میں تزویراتی حلیف اور پھر جوہری معاہدے کے تناظر میں ایران اور امریکہ کے تعلقات میں مزید استحکام پیدا ہوا ہے اور پہلے بہت کچھ پردے کے پیچھے تھا جواب سامنے آنا شروع ہوا ہے۔ امریکہ جیسا بے وفا تو تاریخ میں نہیں گزرا، گذشتہ پچیس سال سے سعودی عرب نے جس طرح امریکہ کی خدمت بجالائی اس کی نظیر شاذ ہی ملتی ہے لیکن اب دس مہینوں سے سعودی عرب سے بھی تعلقات میں وہ پہلے والا جوش نہیں رہا کہ اب عراق، شام، یمن میں رافضی مُہروں کے ذریعے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے نئی داشتہ، ایران سے تعلّق استوار ہو گیا ہے اور اس ایران کے لیے اب سعودی عرب اور قطر وغیرہ کو بھی وہ لفٹ نہیں جو ان کا استحقاق بنتی ہے۔

اس منظر نامے میں سب سے اہم نکتہ جو سمجھنے اور سمجھانے کا ہے وہ امریکی رکھیل بن کر مقبوضہ پاکستان کی ڈالروں کی خاطر 'صلیبی جنگ' میں شرکت ہے جس میں پاکستان کی فوج اور حکومت کے اداروں نے اکتوبر ۲۰۰۱ء سے آج تک اپنا سب کچھ وار کر رکھ دیا، ایمان جیسی بیش بہا نعمت سے لے کر امن و امان تک اور ایک سو سات ارب ڈالر یعنی سوا سو کھرب روپے کے سرمایے سے لے کر۔ (بحوالہ ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی، جنگ ۲۳ اکتوبر) ایک لاکھ سے زائد 'پاکستانیوں' کے خون تک اور اس جنگ کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں مسلمان لاپتہ ہیں اور بلاشبہ سوات، وزیرستان اور باجوڑ، مالاکنڈ، خیبر، اورکزئی، کرم ایجنسیوں کی ہزاروں مساجد شہید ہوئیں اور یہ سلسلہ ہنوز تھما نہیں کہ ضرب کذب بھی جاری ہے اور راہ عذاب اور خیبر ون بھی...... لیکن اس سب کے باوجود امریکہ اس خطے کے چوہدری کے طور پر بھارت ہی کو دیکھتا ہے، نواز شریف سے تو ملاقات کے لیے بھی بلیک اوباما کے پاس وقت نہیں لیکن مودی کے ساتھ معاہدے دستخط ہو رہے ہیں...... اسے کہتے ہیں **خسر الدنیا و الآخرۃ**...... دنیا اور آخرت کا خسارہ!!!

افغانستان کی نئی ملغوبہ کٹھ پتلی حکومت سے لے کر بھارت اور ایران تک سبھی 'امریکی مقبوضہ پاکستان' کو آنکھیں دکھا رہے ہیں اور چین کی وفاداری تو ۶۵ء کی جنگ نے ہی عیاں ہو گئی تھی، یہ منظر بہت خطرناک ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت ناک بھی ہے کہ 'سٹون ایج' میں جانے سے بچنے کے لیے ہی ایمان وار کر ڈالر کو سینے سے لگایا تھا اور اب

؎ جن پر تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

والا معاملہ بن رہا ہے کہ سوائے ذلت، غلامی، لعنت، ملامت کے کچھ بھی تو ہاتھ نہیں آ رہا اور جس کی خاطر سب کچھ کیا تھا وہ کسی اور سے آنکھ لگائے بیٹھا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۶۱ پر)

یکم اکتوبر: صوبہ ہلمند ...... ضلع سنگین ...... مجاہدین کی بھرپور عملیات ...... 3 فوجی ٹینک تباہ اور 9 اہل کار ...... جب کہ 11 اہل کار زخمی بھی ہوئے۔

پاکستان انٹرنیشنل

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

مشیر خارجہ سرتاج عزیز نے سفیروں کے آگے بھارت کا رونا رویا ہے۔ بھارت نے بلااشتعال فائرنگ کو معمول بنالیا ہے۔حالانکہ یہی معمول امریکی ڈرونز کا بھی ہے لیکن اسی اثناء پے در پے پانچ ڈرون حملوں پر کوئی شکوہ نہیں!اس معمول پر اعتراض نہیں تو بھارت کو بھی جانے دیجیے۔وزیروں مشیروں کا کیا بگڑتا ہے!اسی پر بس نہیں بلکہ ۵ نیٹو ہیلی کاپٹر بشمول گن شپ، خیبر ایجنسی میں آ گھسے۔سکون سے بلا روک ٹوک مٹر گشت کرتے رہے۔دس منٹ کا چکر لگا کر واپس چلے گئے۔سکوپ ٹسٹ کر رہے ہوں گے کہ ڈرونز کے علاوہ کون کون سے امریکی/ نیٹو ہلاکت خیز پرندے ہماری فضاؤں میں اڑان بھر سکتے ہیں۔سوُجو آئے، آئے کہ ہم دل (سرحدیں) کشادہ رکھتے ہیں!اس دریا دلی کا فائدہ اٹھا کر ایرانی فوج جنوبی سرحد پر ٹوٹ پڑی۔گولہ باری، ایک ہلاک ۶ زخمی، دیہاتیوں پر تشدد۔ہم بھارت ایران کے مقابل صبر وتحمل قبائلی مسلمانوں پر سراپا غضب!مغربی سرحد تو صلائے عام ہے یاران بمباری کناں کے لیے!مشرقی سرحد کا دفاع تو ہمارے ایجنڈے پر تھا ہی نہیں۔فوج اندرون ملک بے انتہا مصروف ہے۔مغرب میں مغربی سپر طاقتوں کے تحفظ پر مجبُور کھڑی ہے۔دھرنوں کے تحفظ کی ذمہ داری بھی ہے اور اب محرم الحرام کی آمد ہے۔جلوسوں کی حفاظت مقدم ہے۔پچھلے سال راولپنڈی میں مسجد جس طرح روندی گئی۔ لاشوں اور خون سے پٹی پڑی تھی۔اس مرتبہ بھی اس راستے سے ہی جلوس کا گزرنا اہم ترین اور ناگزیر ترین ترجیح ہے۔لہٰذا فوج متعین کر کے ہی یہ ممکن ہوگا۔ بھارت کے خلاف دفاع محرم کے بعد ہی سوچا جاسکتا ہے پہلے نہیں۔

دھرنا نہ اگلے بن پڑ رہا ہے نہ نگلے۔دھرنا داروں نے کابینہ ڈویژن کے راستے میں چوکی قائم کر رکھی تھی۔سرکاری ملازمین بھی دھرنے کی رِٹ کے آگے مجبُور انہیں تلاشیاں دے کر گزرتے تھے۔اب ۵ دن کے مذاکرات کے بعد ریاست کے اندر دھرنا ریاست کی عمل داری ختم ہوئی۔منت سماجت کے بعد رٹ حکومت کو بالآخر واپس مل گئی۔ چوکی اسلام آباد پولیس نے سنبھال لی۔۔۔! کامیاب مذاکرات!یہ وزیرستان تو تھا نہیں کہ مذاکرات دم توڑ جاتے اور آپریشن کر دیا جاتا۔کینیڈا کی نمائندہ جماعت ہے کوئی مذاق تو نہیں!اب تو ہمارے ہاں جماعتیں نام عوامی قسم کے رکھ کر (عوام سے فرنچائز لے کر) عالمی طاقتوں کی نمائندہ ہوا کرتی ہیں۔ برطانیہ کی نمائندہ جماعت بھی موجود ہے۔امریکہ کی آشیر بادی جماعتیں بھی ہیں۔حتیٰ کہ اب تو مشرق وسطیٰ، خلیجی ممالک کے شیئرز (حصص) بھی جماعتوں میں موجود ہیں۔ایران کا اثر ورسوخ محرم الحرام میں نظر آجائے گا۔ہم بین الاقوامی ہو چکے ہیں۔اسی لیے تو عمران خان نے ملتان جلسے میں جاں بحق افراد کے لواحقین کو بیرون ملک ملازمتیں دلوانے کا وعدہ کیا ہے۔بین الاقوامیت کو چار چاند ملالہ نے لگا دیے!مغرب کی ڈارلنگ ملالہ جو بی بی سی، سی آئی اے کی نرسری میں پلی۔ ۱۱ سال کی عمر سے اسے تربیت دی گئی۔چند تصاویر دیکھ لیجیے۔وجۂ انعام واضح ہوگی۔ایک تصویر جس میں گوروں کے علاوہ سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین (جو شاتمِ رسول ہونے کی بنا پر مغرب کی آنکھ کے تارے ہیں) کے شانہ بشانہ ملالہ کھڑی ہے۔ایک اور تصویر جس میں نیو یارک ٹائمز کا رپورٹر جو سوات میں ملالہ کے باپ کا مہمان رہا، پختون حلیے میں سوات میں ساتھ کھڑا ہے۔سوات آپریشن (امریکی فرمائش پر امریکہ کے تحفظ کے لیے) کے دوران سی آئی اے اہل کار مختلف حوالوں سے ان علاقوں میں موجود رہے۔صحافی کا کور بھی استعمال ہوا۔گورڈن براؤن ملالہ کو برطانیہ یورپ میں لیے لیے پھرتا رہا۔عافیہ کے حق میں انصاف کی دھجیاں بکھیرنے والا مغرب ملالہ پر مہربان کیوں؟مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے ہاتھوں سے ملنے والے سارے انعامات اسلام دشمنی سے نتھی ہیں۔ نوبل انعام یافتگان کی فہرست دیکھ لیجیے۔انعام یافتگان کی صف میں صدر اوباما امن عالم کے چیمپئن قرار پائے۔افغانستان، عرب بہار ممالک پر مسلط کردہ خزاں اسرائیل کی غزہ پر درندگی، شام میں بشار الاسد کو کھلی چھٹی اور اب ۶۰ ممالک کی یلغار کی تیاری یہ سب اوباما پالیسیوں کے مرہون منت ہے۔قبل ازیں سابق اسرائیلی وزیراعظم مناہم بیگن بھی اس صف میں موجود ہیں۔مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے (Pieces) کرنے پر (Peace) امن انعام ملا کرتا ہے۔

ملالہ کے انعام میں شریک کیلاش ستیارتھی کے کارنامے ملاحظہ ہوں۔ یہ حضرت بھارت میں سنگھ پریوار (ہندو مسلم کش جنونی تنظیم) کی پشت پناہی سے چائلڈ لیبر کے خلاف مہم کی آڑ میں مسلمانوں کی یوپی میں صنعت وتجارت پر حملہ آور ہوئے۔ یہ علاقے روایتی طور پر برس ہا برس سے قالین بافی، ہینڈلومز، براس اور ہیرے کی صنعت میں مسلمانوں کی معاشی خوشحالی کا ایک جزیرہ تھے۔ان صنعتوں پر روایتاً مسلمانوں کی اجارہ داری تھی۔مسلمان بچے اپنی روایتی مہارت اور ہنر کاری سے ان صنعتوں کا اثاثہ تھے۔ چائلڈ لیبر کی آڑ میں مسلمانوں کی بدحالی اور صنعت کا ان کے ہاتھوں سے منظّم سازش کے تحت چھن جانے کا ہیرو کیلاش تھا!ملالہ کی تصاویر جن بااثر نوعمر لڑکیوں/لڑکوں کے جھرمٹ میں پاکستان کی عزت کو چار چاند لگا رہی ہیں وہ بھی دیکھ لیجیے!(ہمارا سیکولر، مغرب نواز،

2 اکتوبر: صوبہ ہلمند...........ضلع سنگین........... مجاہدین کے لگاتار بم حملے...........2 ٹینک تباہ...........7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

مغرب پرست طبقہ پھولے نہیں سما رہا!) تصاویر، حلیئے، کارنامے ملاحظہ ہوں! پاپ سنگر، اداکار، موسیقار، کھلاڑی نمائش پر رکھی لڑکیوں کے جھرمٹ میں۔ انہی میں ایک ۱۴ سالہ جیز جیننگز؛ جو ٹرانس جینڈر (اردو لغت اسے کماحقہ نام دینے سے قاصر/شرماتی ہے) ایکٹوسٹ ہے۔ یعنی وہ جو اپنی پیدائشی جنس (Gender) سے بغاوت کرتے، فطرت سے بہ جنگ آمد ہیں۔ لڑکا ہے تو لڑکی بن کر رہیں گے اور لڑکی ہے تو لڑکا ہو کر رہیں گے! (کیا اعلیٰ و ارفع نظریۂ حیات، مقصد حیات ہے!) ہم مغربی لنڈے اور پس خوردہ کے دلدادہ ہیں۔ سولنڈے سے نوبل پرائز مل جائے تو فخر و انبساط آسمان کیوں نہ چھوئے! حالانکہ مغرب کی شان دکھا دکھا کر ہمیں دہلانے والوں کے غباروں سے عسکری، سیاسی ہوا تو نہتے افغان شیروں نے پنجہ مار کر نکال دی ہے۔ تہذیبی مرتبت پر سیاہیاں پھیرنے کو سدومیئے، بحر مردار میں غرقاب تہذیب کے وارث کافی ہیں۔ مسلمانوں کے خون میں لتھڑے ان ہاتھوں سے انعام پانا ہی معراج مسلمانی ہے؟ اب یہ کہنا چھوڑ دیجیے بات بات پر کہ ہم دنیا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ دنیا کے پاس ہمیں دکھانے کو کوئی منہ باقی نہیں۔ کیا دکھائیں گے ہمیں؟ بش ٹونی بلیئر، ہیلری کلنٹن کے جھوٹے منہ......؟ جو بہ دہانِ خود عراق پر مسلط کردہ جنگ کے پس پردہ جھوٹ بولنے کو قبول کر چکے ہیں۔ ریمنڈ ڈیوس پر جھوٹ بولا (سفارت کار ہے!) سیاسی منہ بھی کالا ہے۔ معاشی منہ پر بھی سود کی لعنت برس رہی ہے۔ تہذیبی منہ بیچارا ٹرانس جینڈر رہا پڑا ہے۔ اپنی شناخت سے عاری......نہ مذکر نہ مونث! مذہبی منہ چرچوں کے ہولناک بدکاری اور مالی بدعنوانی سکینڈلوں سے چیچک زدہ۔ ایک منہ ابوغریب، گوانتاناموڈاکٹر عافیہ کے لیے عدل و انصاف کا منہ چڑاتا بھیانک منہ ہے! فکری غلامی کی گرد جھاڑ کر......اپنی خودی پہچان......اے غافل پاکستان!

[یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: اصحاب کہف اور آج کے مسلم نوجوان

اصحاب کہف جب اپنے موقف پہ ڈٹ گئے تو وہاں کی زمین ان کے لیے تنگ ہو گئی اور ظاہری مادی سہولیات سے بھرپور، پرسکون دنیاوی زندگی لیکن آخرت کی بربادی ورسوائی ایک طرف ان کی منتظر تھی اور دوسری طرف مشکلات ومصائب، اجنبیت و بے چارگی کی عارضی زندگی لیکن آخرت کی پرسکون اور ہمیشہ رہنے والی زندگی تھی۔ بلاشبہ اصحاب کہف نے عقل مندی کا فیصلہ کیا اور اس فیصلے کے بعد انہوں نے اپنا شہر چھوڑ کر، تمدن کے تمام رنگینیوں اور شہر کی تمام دلچسپیوں سے منہ موڑ کر اور اسباب معیشت سے دست کش ہو کر نکل کھڑے ہوئے۔ انہوں نے اپنا محبوب اور باعزت گھرانہ چھوڑنا قبول کر لیا لیکن حق سے منہ موڑنا اور اس سے پیچھے ہٹنا قبول نہ کیا۔

بلاشبہ اصحاب کہف کے اس قرآنی قصے میں آج کے نوجوانوں کے لیے ایک بہت بڑا سبق پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ جب انسان اللہ کے پیغام کا داعی بن کر، اسباب پر بھروسہ چھوڑ کے اللہ کی رحمت کی امید میں صبر کا دامن تھامے رکھتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ آج بھی آپ کے سامنے ایسے نوجوان موجود ہیں کہ جنہوں نے اپنے وطن، اہل وعیال، دوست احباب اور ہر لذت واقتدار سے دوری اختیار کی لیکن انہوں نے اس جدید شرکیہ جمہوری نظام کے تلے رہنا ایک لمحہ کے لیے بھی گوارا نہ کیا۔ انہوں نے نفس کے تقاضے سے زیادہ روح کے تقاضہ اور عقل کے مطالبے سے زیادہ ایمان کے مطالبے پر توجہ دی اور جسم وجان سے اپنے آپ کو آج کے اس معرکہ حق وباطل میں کھپا دیا۔

بلاشبہ یہی اصحاب کہف کا راستہ ہے اور اصحاب کہف کی طرح ایمان، یقین، معرفت اور ذکر و دعا کی دولت سے، اسباب و وسائل کی حامل اس جدید دجالی تہذیب کو شکست دینے کے لیے نوجوان میدان عمل میں اترے۔

اصحاب کہف کی طرح آج کے یہ نوجوان بھی مسبب الاسباب، اس کائنات کے خالق و مالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد کی امید پر، اس کی نازل کردہ شریعت کو تمام نظاموں پر غالب کرنے کے لیے ہجرت کی راہوں میں اجنبیت کا شکار ہیں اور اس دین اسلام کے امتیازی وصف یعنی جہاد کو تھامے ہوئے ہیں، اور بلاشبہ اگر آج کے ان مجاہدین نے صبر واستقامت سے یہ معرکہ لڑنا جاری رکھا تو اصحاب کہف کی طرح اور جن پر یہ سورۃ کہف نازل ہوئی یعنی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی طرح، فتح ان کا مقدر ہوگی اور اس جدید دجل وفریب پر مبنی شرکیہ نظام کی جگہ اللہ کی شریعت کا غلبہ ہو کر رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

☆☆☆☆☆

''عالمِ اسلام میں علما کی مثال ایسی ہے جیسے جسم میں شریانیں۔ جو فعال رہیں تو جسم نشو ونما پاتا ہے اور مضبوط رہتا ہے۔ جب شریانیں کمزور ہو جائیں اور اپنا کام چھوڑ دیں تو روح جسم کا ساتھ چھوڑنے لگتی ہے، افعال معطل ہو جاتے ہیں اور جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ اگر عالمِ اسلام کے علمائے کرام فکر اور عمل میں متفق ہو جائیں تو دُنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اِس لیے کہ سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی ترقی مسلمانوں کی جماعتوں کے اتحاد پر منحصر ہے اور اِن جماعتوں کے قائد علمائے راسخین ہیں۔ میں ایک بار پھر تاکید کرتا ہوں کہ اے برادر علمائے کرام! آپ متحد رہیں اور اس تحریک میں ہمارے ساتھ جو تعاون ممکن ہو، کر گزریں''۔

(امیر المؤمنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کا مسلمانانِ افغانستان سے پہلا خطاب)

2 اکتوبر: صوبہ زابل.........ضلع شملزئی.........مجاہدین کا ایک فوجی پیدل دستے پر حملہ.........10 فوجی ہلاک

پاکستان......اور قومی مفاد کا ٹھیکہ

شاہنواز فاروقی

بادشاہت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نظام میں بادشاہ ہی سب کچھ ہے۔ وہی ریاست ہے، وہی قانون ہے، وہی انصاف ہے...... یہ بات غلط نہیں، اس لیے کہ بادشاہت میں طاقت کا سرچشمہ بادشاہ ہے۔ لیکن یہ مسئلہ بادشاہت تک محدود نہیں۔ جدید جمہوری نظام میں بھی اصل چیز طاقت ہے۔ امریکہ دنیا میں جمہوریت کی علامت سمجھا جاتا ہے مگر اس کا طاقت ور ترین صدر اوباما پانچ سال میں بھی گوانتانا موبے بند نہ کرا سکا۔ حالانکہ امریکہ کی صدارتی مہم میں حصّہ لیتے ہوئے اوباما نے وعدہ کیا تھا کہ وہ صدر بنتے ہی گوانتاناموبے کو بند کرادے گا۔ اس کے معنی اِس کے سوا کیا ہیں کہ گوانتانا موبے کے سلسلے میں سی آئی اے کی طاقت امریکہ کے صدر کی طاقت سے زیادہ ہے۔

امریکہ دنیا میں شہری آزادیوں کی سب سے بڑی علامت ہے، مگر ایڈورڈ اسنوڈن کے انکشافات سے معلوم ہوا کہ امریکہ کے خفیہ ادارے دشمنوں کے ہی نہیں اپنے شہریوں کے بھی ٹیلی فون ٹیپ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے یورپ کے اتحادی رہ نماؤں کو بھی نہیں بخشا ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ امریکہ کی سول قیادت یا تو اس صورت حال سے آگاہ نہیں تھی یا وہ اس سلسلے میں اپنے خفیہ اداروں کی شریکِ جرم بنی ہوئی تھی۔ اس سلسلے کی تازہ ترین واردات یہ انکشاف ہے کہ امریکہ کے خفیہ اداروں نے افغانستان سے گرفتار کیے گئے لوگوں سے اطلاعات کے حصول کے لیے اُن پر تشدد کے وہ طریقے استعمال کیے جو معروف نہیں، اور ان میں سے کچھ طریقے انتہائی وحشیانہ ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان طریقوں کے استعمال کے سلسلے میں نہ کوئی قانون موجود ہے اور نہ ہی امریکہ کے خفیہ اداروں نے اس ضمن میں امریکہ کی سیاسی قیادت کو اعتماد میں لینے کی ضرورت محسوس کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے خفیہ ادارے سمجھتے ہیں کہ قومی مفاد کو جتنا وہ سمجھتے ہیں امریکہ کی سیاسی قیادت اتنا نہیں سمجھتی۔

پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔ پاکستان کے قیام کے سلسلے میں ہمارے تہذیبی اور تاریخی تشخص نے اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ اصولی اعتبار سے پاکستان کے قومی مفاد کا تعیّن پاکستان کے نظریے، اسلام کے اخلاقی تصورات اور ہمارے تہذیبی اور تاریخی تناظر میں ہونا چاہیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ قومی مفادات کے تعیّن کے سلسلے میں پاکستان میں بھی اصل چیز طاقت ہے، اور طاقت کے دائرے میں جرنیلوں کا کوئی حریف نہیں۔

جمہوریت کی ایک عام تعریف یہ ہے کہ جمہوری نظام عوام کے لیے ہوتا ہے۔ اس میں عوام کی حکومت ہوتی ہے اور یہ حکومت عوام ہی کے ذریعے وجود میں آتی ہے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو جمہوریت اور مارشل لا ایک دوسرے کی ضد ہیں، لیکن اس کے باوجود ہماری آدھی تاریخ مارشل لا اور آدھی تاریخ مارشل لا کے اثرات سے نکلنے کی تاریخ ہے۔ جنرل ایوب نے ۱۹۵۸ء میں پہلا مارشل لا لگایا تھا تو اس نے کہا تھا کہ ملک سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے۔ یعنی مارشل لا لگانا قومی مفاد تھا۔

لیکن سوال یہ ہے کہ قومی مفاد کی یہ تعریف کہاں سے برآمد ہوئی تھی؟ ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں نہ ہم اسلام کا کوئی حوالہ دے سکتے ہیں نہ کوئی اخلاقی اصول اس سلسلے میں ہماری مدد کرسکتا ہے۔ ہماری تہذیب اور تاریخ بھی اس سلسلے میں ہمارے کام آنے کے لیے تیار نہیں۔ یہاں تک کہ جدیدیت کا کوئی حوالہ بھی اس سلسلے میں کارآمد نہیں۔ چنانچہ جنرل ایوب کے مارشل لا کا صرف ایک جواز تھا۔ اُس کے پاس فوج کی طاقت تھی۔ اُس کے پاس جہاز تھے، ٹینک تھے، توپیں تھیں، بندوقیں تھیں اور اس کے حریفوں یعنی سیاسی جماعتوں اور عوام کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ جنرل ایوب کے مارشل لا اور قومی مفاد کے سلسلے میں اُن کی تعریف کو قبول کرلیا گیا۔ صرف عوام نے نہیں، ملک کی اعلیٰ ترین عدالتوں نے بھی اس ضمن میں جنرل ایوب کی کوئی مزاحمت نہ کی۔ جنرل ایوب کا قومی مفاد اسے بتاتا تھا کہ سیاسی جماعتیں بری چیز ہیں، مگر بالآخر جنرل ایوب نے خود ایک سیاسی جماعت قائم کی۔

جنرل ایوب کا قومی مفاد اسے بتاتا تھا کہ جمہوریت ایک تماشا ہے، مگر بالآخر جنرل ایوب نے خود ملک میں نام نہاد بنیادی جمہوریت کا تجربہ کیا۔ جنرل ایوب کا قومی مفاد اسے باور کراتا تھا کہ انتخابات وغیرہ فضول چیز ہیں، مگر جنرل ایوب نے بالآخر خود صدارتی انتخاب لڑا۔ جنرل ایوب کا قومی مفاد اسے پٹی پڑھاتا تھا کہ سیاسی جماعتیں دھاندلی زدہ ہوتی ہیں، مگر جنرل ایوب نے صدارتی انتخاب میں خود دھاندلی کرائی۔ اس طرح جنرل ایوب نے قومی مفادات کے اپنے ہر تصور کے خود ہی پرخچے اڑادیے۔ جنرل ایوب کے بعد جنرل یحییٰ، جنرل ضیاء الحق اور جنرل پرویز مشرف نے بھی تھوڑے بہت فرق کے ساتھ یہی کہانی دوہرائی۔

۱۹۷۱ء میں جرنیلوں نے فرمایا کہ مشرقی پاکستان میں قومی مفاد مکالمہ نہیں فوجی آپریشن ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں نہ مذہب کی طرف دیکھا، نہ تاریخ کی طرف

دیکھا، نہ تہذیب سے مشورہ مانگا، نہ سیاسی جماعتوں سے پوچھا، نہ دانش وروں سے مشورہ کیا۔ چنانچہ ہمارے بہادر جرنیل فوجی آپریشن کے ذریعے قومی مفاد کا تعیّن اور دفاع کرنے نکل کھڑے ہوئے۔ مگر جب وہ فوجی آپریشن سے واپس لوٹے تو ان کے ہاتھ میں آدھا ملک تھا۔ آدھا ملک انہوں نے بھارت اور بنگالی قوم پرستوں کے حوالے کر دیا تھا۔ تو کیا ''قومی مفاد کا تحفظ'' اسی کا نام ہے؟

پاکستان امریکہ تعلقات کی تاریخ قومی مفادات کی ٹھیکے داری کی ایک اور بدترین مثال ہے۔ جرنیل اپنی حب الوطنی کا بڑا ڈھول پیٹتے ہیں مگر یہ تاریخی حقیقت ہے کہ جنرل ایوب نے ۱۹۵۴ء سے امریکہ کے ساتھ خفیہ رابطہ استوار کیے ہوئے تھے۔ وہ امریکیوں سے کہہ رہا تھے کہ پاکستان کی اصل طاقت سیاست دان نہیں فوج ہے۔ حالانکہ فوج کا قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں رتی برابر کوئی کردار نہیں تھا اور ۱۹۵۴ء تک اس نے کوئی ایسا کارنامہ بھی انجام نہیں دیا تھا کہ اسے پاکستان کی اصل قوت قرار دیا جاتا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جنرل ایوب قومی مفاد کا ایک ایسا تصور قائم کیے ہوئے تھا جس کی نہ کوئی مذہبی بنیاد تھی، نہ تہذیبی بنیاد تھی، نہ تاریخی بنیاد تھی، نہ سیاسی بنیاد تھی، نہ قومی خدمت کے اعتبار سے ہی اس کا کوئی جواز تھا۔ اگر چہ جنرل ایوب کی امریکہ پرستی خود اُس کی اپنی ایجاد تھی، مگر اُس کی یہ ایجاد خود اُس کے لیے اتنی شرم ناک بنی کہ اُسے ایک کتاب لکھ کر اعلان کرنا پڑا کہ ہم امریکہ کے دوست ہیں اس کے غلام نہیں۔ لیکن غلامی کتاب لکھنے سے نہیں عمل سے ختم ہوتی ہے۔ چنانچہ جنرل ایوب کی کتاب سے ان کا ذاتی نفسیاتی مسئلہ حل ہو گیا ہوگا مگر پاکستانی قوم کے احساسِ ذلت میں اس سے کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

نائن الیون کے بعد جنرل پرویز مشرف نے امریکہ پرستی میں جنرل ایوب کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اُس نے اس اہم تاریخی مرحلے پر ایک بار پھر ثابت کیا کہ پاکستان میں قومی مفاد کا ٹھیکہ صرف جرنیلوں کے پاس ہے۔ اُس نے ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ بلند کیا اور تاثر دیا کہ اُسے سب سے زیادہ پاکستان عزیز ہے۔ لیکن اصل بات یہ تھی کہ اُسے سب سے زیادہ اپنی ذات اور اپنا اقتدار عزیز تھا، یا پھر اُسے فوج عزیز ہوگی۔ لیکن جنرل پرویز مشرف، اس کے اقتدار یا فوج کا مطلب پاکستان نہیں ہے۔ پاکستان ایک ملک ہے، ایک قوم ہے، اس کا ایک نظریہ ہے، اور یہ نظریہ خود پاکستان سے بھی زیادہ اہم ہے۔ جنرل پرویز نے نائن الیون کے بعد جو کچھ کیا وہ پاکستان، پاکستانی قوم اور پاکستان کے نظریے کے خلاف تھا۔ کیونکہ جنرل مشرف مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کر رہا تھا، وہ ایک اسلامی ملک کے خلاف کرائے کے فوجی کا کردار ادا کر رہا تھا۔ اُس نے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو پکڑ کر امریکہ کے حوالے کیا اور اس کی قیمت وصول کی۔ اس کی پالیسی نے قوم کو ۴۰ ہزار لاشوں کا تحفہ دیا اور ملک کو ۱۰۰ ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ قومی مفاد کے نام پر ہوا۔ اُس قومی مفاد کے نام پر جس کے تعیّن کا اختیار صرف جرنیلوں کو تھا۔

لاپتہ افراد کا معاملہ ہماری قومی زندگی کا ہولناک حد تک تاریک پہلو ہے۔ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت ڈیڑھ دو سال سے اس مسئلے کو لیے بیٹھی ہے۔ وہ کہہ رہی ہے کہ لاپتا افراد فوج اور ملک کے خفیہ اداروں کے پاس ہیں اور ان اداروں کو چاہیے کہ وہ انہیں عدالت کے روبرو پیش کریں اور اگر ان کے خلاف ٹھوس شہادتیں ہیں تو ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ اہم بات یہ ہے کہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت نہ امریکہ کے کہنے پر یہ کہہ رہی ہے، نہ وہ کوئی ایسی سیاسی جماعت ہے جسے فوج اور خفیہ اداروں کے خلاف پوائنٹس اسکورنگ کا شوق ہو۔ نہ عدلیہ کا مسئلہ سستی شہرت کا حصول ہے۔ لیکن جرنیل اور ملک کے خفیہ ادارے یہاں بھی قومی مفاد کا ایک من گھڑت تصور قائم کیے بیٹھے ہیں۔ اور وہ بتا رہے ہیں کہ ہم آئین سے بالاتر ہیں، قانون سے بالاتر ہیں، ملک کی اعلیٰ ترین عدالت سے بالاتر ہیں۔

یہ منظر نامہ ہمارے سامنے ہے کہ ملک میں ہر سال ٹنوں کے حساب سے اسلام کے خلاف مواد شائع اور نشر ہوتا ہے۔ ذرائع ابلاغ کا بڑا حصّہ ہماری اخلاقی اقدار کو پامال کر رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ ہماری تہذیب و ثقافت کو برباد کر رہے ہیں۔ ہمارے یہاں ایسا مواد شائع ہوتا رہتا ہے جو قیامِ پاکستان کے جواز کو چیلنج کرتا ہے۔ پاکستان میں علمائے دین اور مسلّمہ تعبیرات دین پر آئے دن حملے ہوتے رہتے ہیں، لیکن ہمارے جرنیلوں اور خفیہ اداروں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی...... لیکن جیو سے حامد میر کے واقعے میں آئی ایس آئی کے سربراہ پر چند گھنٹے حملے کیے گئے تو وزارتِ دفاع فریق بن کر کھڑی ہو گئی ہے اور کہا جا رہا ہے کہ جیو کو بند کر دینا چاہیے۔

ایسے میں سوال کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے دین، ہماری تہذیب، ہماری تاریخ، ہماری اخلاقی اقدار اور ہمارے قومی ہیروز پر کس جواز کے ساتھ حملے کیے جاتے ہیں؟ اس صورت حال کا مفہوم عیاں ہے۔ ہمارے ریاستی اداروں کے نزدیک ذرائع ابلاغ صرف اُس وقت غیر ذمہ دار ہوتے ہیں جب وہ جرنیلوں یا ملک کے خفیہ اداروں کے سربراہوں پر غلط یا صحیح الزام لگائیں۔ اس لیے کہ ہمارے جرنیل اور ہمارے خفیہ ادارے ہمارا قومی مفاد اور ہمارے قومی مفاد کے نگران ہیں۔ رہا ہمارا دین، ہماری اخلاقیات، ہماری تہذیب، ہماری تاریخ اور ہمارے حقیقی محسنوں کا معاملہ تو ان کی پامالی کوئی خاص بات نہیں۔ اس صورتِ حال میں اس مطالبے کا سامنے آنا فطری ہے کہ ملک کے خفیہ اداروں کو لگام ڈالی جائے اور قومی مفاد کے مخصوص ٹھیکے داروں سے قوم کو نجات دلائی جائے۔ اس لیے کہ قومی مفاد کا تعیّن صرف ملک کے نظریے، اس کی تہذیب، اس کی تاریخ، اس کی اخلاقی اقدار اور قوم کی اجتماعی آرزو کی روشنی میں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

3 اکتوبر: صوبہ فاریاب.........ضلع پشتون کوٹ.........مجاہدین کا افغان فوج پر زبردست حملہ.........9 فوجی ہلاک اور 10 موٹر سائیکلیں تباہ

جھوٹ کی فیکٹریاں

حذیفہ خالد

پاکستانی میڈیا کے مکروہ چہرے اور اس کے کردار پر بات کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی ابتدا اور تاریخ کے حوالے سے کچھ بات کر لی جائے تاکہ آج جو کچھ پاکستانی میڈیا کے ہاتھوں ہو رہا ہے اس کو سمجھنے میں آسانی ہو......کراچی میں جب پہلا ٹی وی سٹیشن قائم ہوا تو اس کے پہلے جنرل منیجر ذوالفقار علی بخاری بنے جو ریڈیو پاکستان قائم کرنے اور اسے چلانے میں پیش پیش تھے۔ موصوف نے اس نئے ٹی وی سٹیشن کے لیے فنکاروں، لکھنے والوں اور متوقع پروڈیوسر صاحبان کی ایک خصوصی نشست طلب کی جس میں اس نے پی ٹی وی کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ موصوف کے الفاظ تھے:

''یہ میڈیا اتنا موثر، زوردار اور طاقتور ہوگا کہ اس سے متعلقہ دوسرے ذرائع یعنی ریڈیو، فلم اور اخبارات، تینوں قوتوں کو بیک وقت بروئے کار لائے گا۔ فلم انسان کی شخصیت پر اثر انداز ہونے والا سب سے موثر آلہ ہے مگر آپ کو معلوم ہے کہ فلم بینی کا شوق بچوں میں ۱۳ سے ۱۴ سال میں جا کر پیدا ہوتا ہے اور دو تین سال کے بچے اس سے بالکل غیر متعلّق ہوتے ہیں ذرا بڑے بھی ہوتے ہیں تو ان کے اہل خاندان کو پہلے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو کس قسم کی فلم دکھانے کے لیے لے جا رہے ہیں مگر ٹی وی میں اس انتخاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ہم جو کچھ دکھائیں ان کو دیکھنا پڑے گا بلکہ صاحب خانہ اپنے بچوں کو ہر چیز دکھانے کے لیے مجبُور ہوگا کہ ٹی وی وہ خود خرید کر اپنے گھر میں لائے گا۔ گویا اب انہیں فلم دیکھنے کے لیے سینما ہاؤس جانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر گھر سینما ہاؤس ہوگا اور وہاں ہم ۲ سال کے بچوں سے لے کر نوجوان ذہن تک ہر وہ نقش ان کے ذہن میں بٹھا دیں گے جو ہم بیٹھانا چاہتے ہیں......اس طرح آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری کتنی اہم ہوگی......اسی طرح آپ جیسی بنیاد رکھنا چاہیں گے اس پر آئندہ پاکستان کی تعمیر وتشکیل ہوگی۔ آپ کا سب سے اہم ہدف یہ ہوگا کہ قوم اور سب سے پہلے متوسط طبقے کو فرسودہ مذہبی تصورات سے آزاد کرائیں اور اس مقصد کو اس خوبی سے انجام دیں کہ لوگوں کو شعوری طور پر اس کا پتہ نہ چلے کہ آپ نئی نسلوں کو مذہبی اثرات سے پاک کرنے کی کوئی مہم چلا رہے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ٹی وی اور ریڈیو سے ایسے افراد بحثیت عالم دین اور جدید مفکر پیش کریں جو معاشرے سے ملاؤں کے اثرات دور کر سکیں''۔

اس کے بعد موصوف ان افراد کی طرف متوجہ ہوئے جن کو پروڈیوسر ہونا تھا، موصوف نے اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''آپ اس مقصد کو اس طرح پورا کر سکتے ہیں کہ منافقت اور متضاد کردار کے لیے منفی ڈرامہ کرداروں کے داڑھی لگائیے، مضحکہ خیز کرداروں اور یتیم العقل افراد کو مشرقی لباس پہنائیے۔ یہ یاد رکھیے کہ آپ کو اپنے تمام کردار و اناؤنسروں کو وہ لباس پہنانا ہے جو ہمارے ترقی یافتہ معاشرے میں سو سال بعد رائج ہونا چاہیے اور جو اب ایک فی صد طبقہ میں رائج ہے''۔

اس ابلیسی منصوبے کی مزید تفصیل مولانا مفتی فضل محمد یوسف زئی صاحب نے اپنی کتاب ''علمی خطبات'' میں بیان کی ہیں۔ مذہبی طبقے اور اسلام پسندوں کے خلاف بغض وعناد کا یہ منصوبہ جو اس دجالی فتنہ یعنی پاکستان میں ٹی وی کی پیدائش پر بنایا گیا، پوری مستعدی سے آج بھی اسلام سے محبت کرنے والی عوام، علما اور مجاہدین کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ اپنی پیدائش سے لے کر آج تک ہزار ہا واقعات کی حقیقت سے یکسر مختلف جھوٹ پر مبنی خبروں کو بیان کرنا اور عوام کو حقیقت سے بے خبر رکھنا ان ٹیلی ویژن چینلز کا ہی خاصہ ہے۔ جب صرف پی ٹی وی تھا تو جھوٹ بیان کرنے کے لیے مقابلے کی فضا نہیں تھی لیکن جب پرائیویٹ ٹی وی چینلز کھلنے شروع ہوئے تو شاید عالمی مقابلہ شروع ہو گیا کہ کون کتنا جھوٹ بولتا ہے اور کتنی صفائی سے کہ عوام ان کے جھوٹ کو سو فی صد سچ سمجھے۔ کیا یہ محض اتفاق ہے کہ دجالی نشان 'ایک آنکھ' کو جیو ٹی وی اہم خبروں اور بریکنگ نیوز کے لیے اپنا لوگو بنائے۔ اسی طرح آپ اگر ایکسپریس نیوز کی ویب سائٹ پر کمپنی لوگو دو شیر اور تاج کے نشان کو دیکھیں جو دنیا بھر میں سگریٹ اور شراب کی کمپنیوں کا لوگو ہے تو آپ بخوبی سمجھ جائیں گے کہ مجاہدین کے خلاف بر سر پیکار جھاگ اڑاتے تجزیہ نگاروں اور ان ٹی وی چینلز کی ڈوریں کون ہلا رہا ہے۔ آیئے طاغوت کے اس اہم ستون یعنی ٹیلی ویژن کے چند اہم کارناموں کو بیان کیے دیتے ہیں۔

☆لال مسجد و جامعہ حفصہ کے سانحہ میں مشرف کے ساتھ یہ چینلز بھی براہ راست ملوث تھے۔ میڈیا پر ایسا ہی تاثر دیا جاتا رہا کہ مسجد میں اسلحے کی کھیپ ہے اور لال مسجد والوں سے ملکی سلامتی کو خطرہ ہے۔ نہ ہی لال مسجد والوں کا موقف صحیح انداز میں پیش کیا گیا اور نہ ہی ان وجوہات کو بیان کیا گیا، جو اصل وجہ تھی لال مسجد و جامعہ حفصہ کے طلباء و طالبات کی حکومت کے خلاف کھڑے ہونے کی، مثلاً مساجد کا شہید کیا جانا اور بہت سی مساجد کو نوٹس

3 اکتوبر: صوبہ پکتیکا.................. مقام گردیز.................. مجاہدین کا حملہ..................8 فوجی ہلاک

ملنا کہ وہ غیر قانونی تعمیر کی گئی ہیں۔ایک صحافی نے تو مشرف سے یہاں تک کہا کہ آپ کیوں ان دہشت گردوں کے خلاف آپریشن نہیں کرتے تو جواب میں مشرف نے کہا کہ ''آپ ان کی لاشیں اور خون خرابہ نہ دکھانے کا وعدہ کریں میں ابھی کرتا ہوں آپریشن!'' پھر مولانا عبدالعزیز کو دھوکے سے باہر بلوانا اور ٹی وی پر تذلیل کن انداز میں پیش کرنا ان شیطانوں کے دلوں میں چھپے بغض کو ظاہر کرنے کے لیے کافی تھا۔لال مسجد میں طلبا و طالبات کے ہونے والے قتل عام کی جانے والی کوریج اور رپورٹنگ کا موازنہ اگر طاہر القادری کے کارکنوں کی ھلاکت پر ہونیوالی کوریج سے کیا جائے تو اس دہرے معیار کو آپ بخوبی جان جائیں گے جو ان نیوز چینلز نے واقعات کی رپورٹنگ کے لیے بنا رکھا ہے۔

☆ کراچی کے ایک مدرسے پر چھاپہ مارا گیا جہاں بچوں کو باندھ کر رکھا گیا تھا۔یہ ویڈیو فوٹیج ٹی وی چینلز پر چلائی گئی اور پھر علمائے کرام کا تضحیک کے انداز میں ٹی وی پر مذمتی بیان دلوایا گیا۔اگلے دن کے اخبار میں ایک چھوٹی سی خبر تھی جو اس پروپیگنڈے کا کچھ نہ بگاڑ سکی جو ٹی وی پر مدارس کے خلاف کیا گیا۔اخبار کی رپورٹ کے مطابق ایک پس ماندہ علاقے میں وہ مدرسہ نشہ کے عادی بچوں کے لیے بنایا گیا تھا جن کو اگر باندھ کر نہ رکھا جاتا تو وہ بھاگ کر نشہ کرتے۔ان بچوں میں سے ایک بچہ جو چھاپے کے بعد گھر جا کر دوبارہ نشہ شروع کرتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

☆ جن نیوز اینکر اور تجزیہ نگاروں کی فوج ظفر موج کو ہر دوسرے معاملے میں اور مختلف واقعات پر ان کی ماہرانہ رائے کے لیے بلایا جاتا ہے ان کی اپنی ساکھ، کردار اور ماضی بے شمار دھبوں سے مزین ہوتا ہے، ہونا تو چاہیے تھا کہ سکینڈلز کا ویڈیو ثبوت آنے کے بعد عام زندگی میں بھی منہ چھپائے پھرتے لیکن اس سب کے باوجود ڈھٹائی سے ٹی وی چینلز پر آ کر اپنی ماہرانہ رائے اور تجزیوں سے قوم کو نوازتے ہیں۔مختلف ٹی وی چینلز کے صحافی امریکی سفارت خانے میں شراب اور رقص و سرور کی محفل میں مست نظر آتے ہیں، تصاویر منظر عام پر آتی ہیں اور سوشل میڈیا پر خوب شیئر ہوتی ہیں مگر ان نام نہاد صحافیوں کا کچھ نہیں بگڑتا!

☆ عالم کا روپ دھارنے والے بہروپیئے عامر لیاقت کی فحش کلامی پر بیسیوں کلپس سامنے آتی ہیں لیکن چینلز بضد ہیں کہ وہ بڑھ چڑھ کر بولی لگا کر اس بہروپیئے کو اپنے چینل کے لیے خرید لیں۔

☆ یہ ہمارا پاکستانی میڈیا ہی تھا کہ جب برما میں مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا تو اس واقعے کی ایک چھوٹی سی خبر دینے کے بجائے انڈیا کے فلمی اداکار کی موت کے بعد آخری رسومات پر چوبیس گھنٹے پروگرام جاری رکھے ہوئے تھا۔

یہ بات بھی عیاں ہو چکی ہے کہ بعض ٹی وی چینلز ملکی و غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں کی پروپیگنڈہ مشین کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ایک خود ساختہ دفاعی تجزیہ نگار زید حامد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔اگر آپ اس شخص کے میڈیا میں ابتدا سے لے کر اب تک کے کارناموں پر نظر ڈالیں تو آپ ان چالوں کو بھی ضرور سمجھ جائیں گے جو دجال کے پیروکار مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے تھوڑے سے ردوبدل کے ساتھ بار بار استعمال کرتے ہیں۔اس شخص نے میڈیا میں جب 'براس ٹیک' کے نام سے پروگرام شروع کیے تو ابتدائی طور پر وہ حب الوطنی اور مجاہدین کی مدح سرائی میں تھے۔امریکیوں کے خلاف بھی خوب بولا۔''یہ غازی'' سیریز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے کارناموں پر کی۔جس کے بعد نوجوان طبقے سمیت ایک کثیر تعداد حتیٰ کہ دینی سوچ کے حامل افراد میں بھی اس شخص کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔اب وہ وقت تھا کہ اس شخص نے اپنا اصل روپ دکھانا شروع کیا اور مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا شروع کیا اور آج تک ڈھٹائی سے کر رہا ہے۔اور سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ایک کثیر تعداد کو اپنے دجل و فریب کا شکار بنا رہا ہے۔واضح رہے کہ یہ ایسے شخص کا معاملہ تھا جس کا ماضی بھی یوسف کذاب سے تعلّق کی وجہ سے داغ دار تھا جس پر علما کی طرف سے بہت کچھ لکھا گیا، بہت سے ثبوت اس تعلّق سے متعلّق انٹرنیٹ پر موجود ہے۔اس کے باوجود یہ شخص آج تک ٹیلیویژن چینلز پر آ کر مجاہدین کے خلاف عوام کو گمراہ کرنے میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے۔

جہاں ہم نے ٹی وی چینلز سے وابستہ ان افراد کی بات کی جو براہ راست غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے مصروف بہ عمل ہیں وہاں میں ان صحافی حضرات کا ذکر بھی کرتا چلوں جو ملکی و غیر ملکی حالات اور دنیا بھر میں ہونے والی جنگوں کو صرف اپنی عقل، تجربہ اور مغربی محققین کے تجزیوں اور تصانیف کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور لامحالہ انہی سازشی نظریات کو بیان کرنے لگ جاتے ہیں جو مغربی محققین سالوں سے بیان کر رہے ہیں۔میرے ایک دوست جو پوری عمر ایمانداری کے ساتھ صحافت کے شعبے سے منسلک رہے اپنے کیریئر کے آخری حصّے میں سازشی نظریات conspiracy theories سے متاثر ہو کر اپنی توانائیاں اسی جانب صرف کیے ہوئے ہیں۔اکثر ان سے بحث و مباحثہ ہوتا رہتا ہے کہ آخر وہ اور دوسرے صحافی حضرات ان جنگوں اور حالات و واقعات کو سمجھنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی طرف کیوں رجوع نہیں کرتے۔جس کا جواب مجھے آج تک نہیں مل پایا۔شام کی جنگ کو بھی پاکستانی میڈیا نے جس طرح رپورٹ کیا اس کا نتیجہ یہی ہے کہ پاکستان کی ایک کثیر تعداد جو بظاہر تعلیم یافتہ یہاں تک کہ دینی سوچ رکھتی ہے وہ شام کی صورت حال سے بے خبر اور لاعلم ہے۔آج شام کے مظلوم مسلمانوں کی پکار سن کر شامی جہاد کا حصّہ بننے والوں کی ایک بڑی تعداد ان مسلمانوں کی ہے جو یورپ و مغرب میں رہائش پذیر تھے آسائشوں بھری زندگی گزار رہے تھے لیکن تاریخ انسانی کے اس بدترین ظلم جو شاید پہلے کبھی نہ ہوا ہو، کو دیکھنے کے بعد شام جا پہنچے۔بشار حکومت کے مظالم کی سیکڑوں نہیں ہزاروں ویڈیوز انٹرنیٹ پر اپ لوڈ ہوئیں جو عرب ممالک کے علاوہ یورپی ممالک، برطانیہ، امریکہ، فرانس ہر جگہ چلائی گئیں۔ (بقیہ صفحہ ۵۸ پر)

3 اکتوبر: صوبہ زابل..................صدر مقام قلات................. نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ............... 6 کنٹینرز تباہ................11 فوجی ہلاک

مجاہدین شام پر طواغیت عرب وغرب کے حملے......اسرائیلی تحفظ کی جنگ

عبیدالرحمٰن زبیر

شام میں صلیبیوں کا اصل ہدف:

شام میں بشارقصائی کے گرتے نظام کو بچانے اور اسرائیل کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے صلیبی ممالک اور عرب سلطنتوں کی اتحادی افواج نے مجاہدین پر حملوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔''عالمی برادری''اور عرب لیگ ایک عرصے تک [زبانی کلامی ہی سہی] 'مائنس بشار' کی بات شدومد سے کرتی رہیں، اسی طرح داعش کے غبارے میں خوب ہوا بھری گئی......لیکن موجودہ حملے نہ ہی بشار کے خلاف کیے جارہے ہیں اور نہ ہی داعش کو پن پوائنٹ نشانہ بنایا جارہا ہے......اگرچہ اس ساری مہم جوئی کو''داعش کے خلاف جنگ'' کا عنوان دیا گیا ہے لیکن اب تک تمام فضائی حملے دیگر مجاہد قوتوں کی عسکری قوت کو توڑنے کے لیے ہی کیے گئے ہیں......یوں ایک جانب بشارقصائی' جو مجاہدینِ شام کے مقابلے میں تقریباً عاجز وبے بس ہو چکا تھا' کو پھر سے توانا کرنے کی سعی ہورہی ہے جب کہ دوسری طرف دولۃ کا نام استعمال کرکے مجاہدین کی مجموعی عسکری قوت کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔

۲۴ اکتوبر کو امریکی فوجی حکام نے واشنگٹن میں پریس بریفنگ میں بتایا کہ ''امریکی جنگی طیارے اب تک شام اور عراق میں ۷ ہزار بم گراچکے ہیں۔امریکی فوجی حکام کے مطابق شدت پسندوں کے خلاف امریکی اور اتحادی فضائیہ کے ۶۶۰۰ کے قریب حملوں میں ۵۵۳ افراد ہلاک ہوگئے ہیں جن میں ۴۶۴ عسکریت پسند شامل ہیں''۔اس سے قبل یکم اکتوبر کو پینٹا گون کے ترمان ریئر ایڈمرل جان کربی نے صحافیوں کو بتایا کہ''امریکی میرین کور ۲۳۰۰ فوجیوں کو مشرقِ وسطیٰ میں تعینات کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے،یہ فوجی اہل کار شورش زدہ خطے میں بحرانوں کی صورت میں فوری ردِعمل کے لیے تعینات ہونے والی نئی یونٹ کے لیے بھیجے جائیں گے۔اس یونٹ میں متعدد طیارے شامل ہوں گے اور ہنگامی حالات کی صورت میں فوری حرکت میں آئیں گے''۔

اسرائیل کو محفوظ کرنے کی مہم:

جیسا کہ حالات وواقعات اس حقیقت کی نشان دہی کررہے ہیں کہ شام میں صلیبیوں اور عرب شاہوں کا اصل ہدف تحریک جہاد ہے، جو کہ اسرائیل سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر اپنے قدم مضبوطی سے جما چکی ہے......اگست ۲۰۱۴ء میں جبہۃ النصرۃ نے شام اسرائیل سرحدی علاقے قنطیرہ پر قبضے کے لیے مربوط آپریشن شروع کیا۔اس کے مغربی جانب جولان کا پہاڑی علاقہ ہے جس پر اسرائیل قابض ہے۔اس وقت جبہۃ النصرۃ' قنطیرہ کے ۸۰ فی صد سے زائد علاقے پر تسلط قائم کرچکی ہے،اس آپریشن میں احرار الشام اور دیگر جہادگروہ بھی مجاہدین جبہۃ النصرۃ کے ہمراہ ہیں......قنطیرہ پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے بعد مجاہدین کا جولان کی جانب پیش قدمی کا منصوبہ تھا......یہی وجہ ہے کہ عرب حکمرانوں نے صلیبی آقاؤں کے ساتھ مل کر مجاہدین شام کے خلاف محاذ کھول لیا تاکہ ''تحفظ اسرائیل'' کا''فریضہ'' تندہی سے انجام دیا جاسکے!بشار قصائی کے اہلِ شام پر توڑے جانے والے مظالم سے آنکھیں موندے رکھنے اور اُس کے خلاف عملی اقدام کی بجائے طفل تسلیوں سے بہلانے کی بنیادی وجہ بھی بشار کی اسرائیل نوازی ہے......مصر میں سیسی بھی اہلِ مصر کا بلا روک ٹوک بے دریغ قتلِ عام اسی لیے کرتا ہے کہ وہ اسرائیلی تحفظ کا ضامن ہے......عرب امارات،اردن،بحرین اور قطر کے حکمران بھی اسی لیے جبرو رعونت سے مسلمانوں کے سروں پر مسلط ہیں کہ وہ اسرائیل کے لیے''باڑ'' کا کام کررہے ہیں......آل سعود کی تو بات ہی کیا کہ اُن کی وجہ جواز ہی یہودنوازی اور صلیبی چاکری ہے......ان سب نے امت کے وسائل کو یہود بے بہبود کی''بہبود'' کے لیے وقف اور مسلمانوں کے اموال کو صلیبی قدموں میں ڈھیر کررکھا ہے!یہی سبب ہے کہ مجاہدین اسلام کی اسرائیل کی سرحدوں تک رسائی کو دیکھ کر یہود کے یہ غم خوار اور ان کے آقا اپنے دہائیوں پر محیط''منصوبہ برائے تحفظ صیہونیت'' کے تمام مہرے حرکت میں لائے اور غیر محسوس انداز سے بشار کی پشت بھی مضبوط کرنے لگے......اس سارے منظر نامے سے یہ بات تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسرائیل،امریکہ اور عرب ممالک کو اپنے پنجوں میں جکڑے ہوئے طواغیت کا دشمن صرف اور صرف ایک ہے،اور وہ دشمن ہے نظریہ جہاد!اسی کے خلاف یہ تمام خبثا متحد و یک جان ہوئے ہیں!......اسی حقیقت کو اسرائیلی وزیردفاع موشے یعالون نے ۲۴ اکتوبر کو امریکی ٹی وی چینل بلوم برگ کو انٹرویو دیتے ہوئے بیان کیا،جس میں اُس نے کہا:

> ''اسرائیل،مصر،سعودیہ اور عرب امارات پر مشتمل اتحاد کے دشمن یکساں ہیں وہ دشمن ہیں اسلام پسند جیسے القاعدہ اور اخوان المسلمین''۔

عرب طواغیت اور روافض کی آنکھ کا تارا:

۲۶ اکتوبر کو دبئی پولیس اور سیکورٹی فورسز کے نائب سربراہ ضاحی خلفان نے اماراتی ٹی وی چینل 'الآن' کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ''شامی صدر بشار الاسد اچھے اور بااخلاق ہیں۔ان کے خلاف سازش کی جارہی ہے۔میری بشار الاسد سے ملاقات ہوئی ہے۔میں نے انہیں اچھا اور بااخلاق نوجوان پایا ہے۔وہ شامی قوم کے خیرخواہ ہیں،لیکن

3 اکتوبر:صوبہ لوگر......صدر مقام پل عالم......مجاہدین کا امریکی فوجیوں پر حملہ......4 فوجی ہلاک......1 گاڑی تباہ

ان کے خلاف سازش کی جارہی ہے''۔

اسی طرح ایرانی وزیر خارجہ کے معاون خصوصی برائے عرب وافریقی امور حسین امیر عبداللہیان نے 'محبان اسرائیل' کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ '' شام میں صدر بشار کی حکومت ختم ہوئی تو پھر اسرائیل کی سلامتی کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ہم نے یہ پیغام امریکیوں کو بھی پہنچا دیا ہے کہ اگر آپ دہشت گردی ختم کرنے کی آڑ میں شام میں صدر بشار کی حکومت گرانا چاہتے ہیں تو یہ یاد رکھیں کہ پھر اسرائیل بھی سلامت نہیں رہے گا''۔

مجاہدین کی عملیات:

صلیبی بم باریوں،عرب حکمرانوں کے غدر وخیانت اور روافض کی شیطانی چالوں کے باوجود مجاہدین شام'بشار قصائی کی نظام پر پے در پے وار کررہے ہیں اور کفر کی تمام تر پشتی بانی کے باوجود بشار کے گرد گھیرا تنگ کررہے ہیں......

۲۹ ستمبر کوالغوطۃ الغربیۃ،خان الشیخ پر مجاہد تنظیموں کے اتحاد (تحالف الرایۃ الواحدۃ) نے بھاری ہتھیاروں اور بھرپور منصوبہ بندی سے بڑا حملہ کردیا۔جس میں اب تک کی اطلاعات کے مطابق میں ۸۹ اسدی فوجی جہنم واصل۔۴ اکتوبر کو درعا میں ایک اہم ملٹری بلڈنگ پر مجاہدین القاعدہ فی الشام،جبہۃ النصرہ اور دوسرے مجاہدین نے قبضہ کرلیا۔۴ اکتوبر کوالقنیطرہ میں جبہۃ النصرۃ اور دوسرے جہادی مجموعات نے اسدی فوج پر کاری وار کیے،جس میں ایک طیارہ اور پانچ ٹینک تباہ جب کہ ۷۰ سے زائد شبیحہ مردار ہوئے،القنیطرہ کے الحراہ الحراہ گاؤں پر مجاہدین نے مکمل قبضہ کرلیا۔۶ اکتوبر کو حلب میں جبہۃ الاسلامیہ کے مجاہدین نے ۲۰ اسدی فوجیوں کو حندرات گاؤں کے قریب لڑائی میں قتل کردیا اور ایک ۵۷ ملی میٹر کی توپ تباہ کردی۔۶ اکتوبر کو مجاہدین نے القلمون میں جرود اور بریتیل کے علاقوں میں حزب الشیطان کے تین کیمپوں پر قبضہ کرلیا۔حزب الشیطان کے ۱۰ اہل کار ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔۷ اکتوبر:مجاہدین نے القنیطرہ کے دیہی علاقوں میں 'جوبا' نامی علاقہ آزاد کرالیا۔۷ اکتوبر:مجاہدین نے درعا کے شمال مغربی دیہی علاقے زمرین پر قبضہ کرلیا۔اس کے علاوہ اس وقت مجاہدین زمرین کی مشرقی اور مغربی پہاڑیوں کو اور الرباعی نامی چیک پوسٹ کو آزاد کرارہے ہیں۔مجاہدین جبہۃ النصرہ نے تل الحارہ (پہاڑی) کو آزاد کرالیا ہے۔اس کے علاوہ شمالی درعا میں اُم العوسج بریف پر بھی مجاہدین کا قبضہ ہوگیا۔۷ اکتوبر کو حماہ میں مجاہدین سے جھڑپوں میں ۳۰ سے زائد نصیری فوجی ہلاک ہوئے۔۷ اکتوبر کوالغوطۃ الشرقیۃ میں معرکۃ العطاء لأہل الوفاء کے تحت مجاہدین جبہۃ النصرہ نے لڑائی کے دوران میں نصیریوں کا مگ طیارہ گرادیا۔۴ اکتوبر سے ۷ اکتوبر تک درعا،حلب اور غوطہ میں جبہۃ النصرہ،جبہۃ الاسلامیہ،جبھہ انصار الدین کے حملوں میں ۴۰۰ سے زائد اسدی فوجی مردار ہوئے۔۸ اکتوبر کو درعا میں مجاہدین نے شیعوں کے دو مقامات پر حملہ کیا جس میں ۵ سے زائد شیعہ ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔۸ اکتوبر کو مجاہدین نے آرٹلری کے ذریعے درعا سٹیشن کے قریب ایک اہم حکومتی بلڈنگ کو نشانہ بنایا۔درعا سٹیشن مجاہدین اور اسدی فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں اور بڑی تعداد میں اسدی فوجی قتل اور زخمی ہوئے۔۸ اکتوبر کوالغوطۃ الشرقیۃ،دمشق،ریف دمشق میں معرکۃ العطاء لأہل الوفاء فی کے سلسلے میں مجاہدین جبہۃ النصرۃ نے مارٹرز کے ذریعے اسدی فوجی مواقع اور مراکز کو نشانہ بنایا۔مجاہدین نے لڑائی میں ۵۲ گنز،ایک ٹی ۷۲ ٹینک،ایک ویگن گاڑی،درمیانی مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ غنیمت میں حاصل کیا۔۸ اکتوبر کوالقلمون میں مجاہدین جبہۃ النصرہ نے وادی عرب شہر پر قبضہ کرلیا۔۸ اکتوبر کو دورین میں جبہۃ النصرہ اور حرکت شام الاسلامیہ کے مجاہد بھائیوں نے اللہ کی مدد ونصرت سے ۲۳ نصیری فوجیوں کو قتل کردیا۔۹ اکتوبر کو بجرود بریتال میں مجاہدین جبہۃ النصرہ نے حزب الشیطان کے فوجی مرکز پر حملہ کیا جس میں ۱۱ سے زائد رافضی قتل ہوئے۔۱۴ اکتوبر کو مجاہدین جبہۃ الاسلامیہ شام نے صوبہ ادلب میں رافضیوں کی پوری آرمی بیس سرنگ کھود کر دھماکے سے تباہ کردی ہے،اس طریق کار سے انہوں نے رافضیوں کو شدید ترین نقصان پہنچایا ہے۔۱۰ اکتوبر کو حلب میں سفینہ گاؤں کو مجاہدین نے آزاد کرالیا اس لڑائی میں ۱۵ شیعہ ہلاک ہوئے۔۱۰ اکتوبر کوالقنیطرہ کے قصبے الحمیدیہ میں شامی فوج کی داخل ہونے کی کوشش ناکام،مجاہدین سے شدید جھڑپیں ہوئیں۔۱۱ اکتوبر کو حماہ میں قمحانۃ الموالیۃ کے مقام پر مجاہدین نے اسدی فوج کے مراکز پر گراڈ میزائل داغے،بڑی تعداد میں شبیحہ کے قتل اور زخمی ہونے کی اطلاعات۔۱۱ اکتوبر:دمشق میں مدینۃ القطیفۃ کے مقام پر اسدی فوج کے ہیڈکواٹر پر بم حملہ،نقصان کی اطلاعات نہیں مل سکیں۔۱۲ اکتوبر کو حماہ:میں الکافات اور السلمیۃ کے درمیان مجاہدین جبہۃ النصرہ نے ایک شبیحہ کی گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔۱۲ اکتوبر کو ریف حلب شمالی نبلا و الزہراء کے علاقوں میں مجاہدین اور اسدی فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔۱۳ اکتوبر کوالقلمون میں جبہۃ النصرہ کے مجاہد کا فدائی حملہ،بیسیوں حزب الشیطان کے کارندے ہلاک اور زخمی ہوئے۔۱۴ اکتوبر کو غوطہ شرقیہ میں مجاہدین جبہۃ النصرہ نے کئی فتوحات حاصل کرلیں۔مجاہدین نے ۱۵ سے زائد ٹینک غنیمت میں حاصل کیے اور بڑا علاقہ آزاد کرالیا۔۱۴ اکتوبر کو دمشق جوبر میں جبہۃ النصرۃ کے مجاہدین نے نصیری فوج کی بیرکوں سے ٹینک غنیمت میں حاصل کیے۔۱۵ اکتوبر کو حلب میں جبہۃ الاسلامیہ کے مجاہدین کے ہاتھوں ۵۰ نصیری فوجی مردار ہوئے۔۲۵ اکتوبر کو شامی مجاہدین نے نامور شبیحہ رہنما اور اسدی وزیر دفاع جاسم الفریج کے بھائی ولید العنتر کو ذبح کردیا۔ولید العنتر عناصر شبیحہ کے بڑے رہنماؤں میں سے تھا اور ریف حما میں مسلمانوں کے متعدد قتل عام کا ذمہ دار تھا۔مجاہدین اسلامی بریگیڈ عقاب نے گزشتہ دنوں مشرقی ریف حما سے ولید اور اس کی بیوی کو گرفتار کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

4 اکتوبر:صوبہ لوگر..................صدر مقام پل عالم..................مجاہدین کا ایک فوجی چوکی پر حملہ..................چوکی تباہ..................6 فوجی ہلاک

عالمی جہاد کے مختلف محاذ

محمد سعود میمن

یمن:

۱۹ اکتوبر کو یمن کے دارالحکومت صنعاء میں واقع تحریر اسکوائر پر فدائی حملے میں ۵۰ حوثی شیعہ ہلاک ہوئے۔

۱۱ اکتوبر کو حضرموت کی ایک فوجی چوکی پر حملے میں یمنی فوج کے ۱۳ اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۱ اکتوبر کو حضرموت میں بارودی سرنگ کے ایک حملے میں ۶ فوجی نشانہ بنے۔

۱۲ اکتوبر کو حضرموت کے ساحل کے پاس ایک سرکاری افسر کو قتل کر دیا گیا۔

۱۳ اکتوبر کو حضرموت میں یمنی فوج کے ایک پیدل دستے پر بارودی سرنگ سے حملہ ہوا، جس میں متعدد فوجی زخمی ہوگئے۔

۱۵ اکتوبر کو شبوہ میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں سرکاری امن کمیٹی کا سربراہ شدید زخمی ہوگیا۔

۱۵ اکتوبر کو شبوہ میں انصار الشریعہ کے مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں یمنی فوج کا ایک افسر اور متعدد سپاہی مارے گئے۔

۱۵ اکتوبر کو البیضاء میں انصار الشریعہ کے مجاہدین نے تابڑتوڑ حملے کیے۔ متعدد حوثی اور سرکاری اہل کار جہنّم واصل ہوگئے۔

۱۶ اکتوبر کو صوبہ ابین میں خفیہ اداروں کے مراکز پر انصار الشریعہ کے مجاہدین نے متعدد حملے کیے۔

۱۶ اکتوبر کو صنعاء میں ایک حوثی فوجی افسر کو قتل کر دیا گیا۔

۱۶ اکتوبر کو صوبہ ابین کے علاقے العدین سے مجاہدینِ انصار الشریعہ کا حوثی دہشت گردوں کا حملہ پسپا کیا۔

۱۷ اکتوبر کو شبوہ میں یمنی فوج کے ایک دستے پر بارودی سرنگ حملہ کیا گیا، جس میں متعدد فوجی اہل کار زخمی ہوئے۔

۱۷ اکتوبر کو ۲ یمنی فوجیوں کو ٹارگٹ کر کے نشانہ بنایا گیا۔

۱۷ اکتوبر کو رداع اور ذمار کے درمیان حوثیوں پر شہیدی حملے کے میں درجنوں حوثی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۸ اکتوبر کو صوبے البیضاء کے علاقے رداع میں دو حملوں میں متعدد حوثی زخمی اور ہلاک ہوگئے۔

۱۸ اکتوبر کو حضرموت میں ایک فوجی قافلے پر حملہ میں متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۸ اکتوبر کو البیضاء میں انصار الشریعہ کے مجاہدین اور حوثیوں کے مابین خونریز جھڑپوں میں کئی حوثی جہنّم واصل ہوئے۔

۲۰ اکتوبر کو مجاہدین اور حوثی شیعوں کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئی جس میں ۶۷ حوثی شیعہ واصل جہنّم ہوئے۔

۲۶ اکتوبر کو وسطی یمن میں مجاہدین اور حوثی شیعوں کے درمیان جھڑپوں میں ۸۰ حوثی شیعہ مردار ہوئے۔ جب کہ العربیہ ٹی وی نے یہ تعداد ۱۰۰ بتائی۔

صومالیہ:

صومالیہ میں امیر ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد سے مجاہدین کی کاروائیوں میں شدت آ گئی تھی۔ یکم اکتوبر کو شدید معرکوں میں ایتھوپیا، پنٹ لینڈ اور امیصوم کی فوجوں سے لڑائی جاری رہی۔ مجاہدین نے غاصبوں کے ایک سینئر ملٹری کمانڈر کرنل فواد احمد کو مار دیا۔ امیصوم کی ایک فوجی گاڑی کو آئی ای ڈی سے اڑا دیا جس میں کچھ فوجی ہلاک ہوئے۔

۳ اکتوبر کو دارالحکومت موغادیشو کے قریبی علاقے میں طاغوتی فوجیوں کے کانوائے پر بڑا دھماکہ ہوا ہے، درجنوں فوجی ہلاک ہوگئے۔

۶ اکتوبر کو موغادیشو کے قریب جزیرہ نامی علاقے میں مجاہدین الشباب نے ایک فوجی چیک پوسٹ پر دھوابول دیا جس کے نتیجے میں ۳ فوجی ہلاک ہوئے۔

۶ اکتوبر کو کسمایو سے ۳۰ کلومیٹر شمال میں بلغدود گاؤں میں سڑک کنارے بم دھماکہ ہوا۔ ۳ فوجی ہلاک اور ۸ زخمی ہوئے۔

۱۱ اکتوبر کو مجاہدین کے براوی اور بلومریر میں گھات لگا کر کیے گئے کئی حملوں میں ۷ گاڑیاں تباہ ہوئیں، جن میں سے ۴ امیصوم کی اور ۳ مقامی طاغوتی فوج کی تھیں۔

۱۱ اکتوبر کو صومالیہ کے معروف صحافی عبدالرزاق حملے میں شدید زخمی ہوگیا۔ اُس کی حالت انتہائی نازک بتائی جاتی ہے۔ مذکورہ صحافی الشباب مجاہدین تک رسائی رکھتا تھا، اس کے قریبی ذرائع کے مطابق حکومتی ایجنسیوں کی طرف سے اسے کافی عرصے سے دھمکیاں مل رہی تھیں۔

۱۴ اکتوبر کو مجاہدین نے براوی شہر کے پولیس اسٹیشن اور فوجیوں کے زیر استعمال ہوٹل پر رات گئے بڑا حملہ کیا۔

۱۶ اکتوبر کو مجاہدین نے براوی کے نزدیک ایک فوجی قافلے پر گھات حملہ کر دیا۔ اس حملے میں امریکہ سے تربیت پانے والے ایلفا گروپ کے ۴ فوجیوں کو جہنّم واصل کر دیا گیا۔

لیبیا:

لیبیا کے جنوبی صحرائی علاقوں میں مجاہدین نے اپنے مضبوط ٹھکانے قائم کر

4 اکتوبر: صوبہ ہلمند .... ضلع نوزاد .... مجاہدین کا حملہ .... 7 فوجی ہلاک .... کئی زخمی

لیے ہیں، ان مراکز میں نوجوانوں کو عسکری تربیت بھی دی جارہی ہے اور ساتھ ہی یہاں سے ہمسایہ ممالک میں جہادی تحریک کو ہتھیاروں کی ترسیل بھی جاری ہے۔ اے ایف پی کے مطابق سکیورٹی فورسز سے بڑی مقدار میں غنیمت کیے گئے ہتھیار اور گولہ بارود اب لیبیا، الجزائر اور نائجیریا کے سرحدی علاقوں میں خریدا اور بیچا جارہا ہے، جب کے عملی طور پر یہ علاقے مجاہدین کے زیرِ قبضہ ہونے کے باعث صلیبی کٹھ پتلیوں کے لیے ''نوگو ایریا'' بن چکے ہیں۔ قذافی کے دور میں الجزائر اور نائیجریا سے ملنے والا لیبیا کا یہ علاقہ برس ہا برس تک ''اسمگلروں کی جنت'' کے نام سے پہچانا جاتا رہا۔ جہاں شمالی افریقہ اور صحرائے صحارا بدقماش گروہ کھلے عام اپنا ''کاروبار'' کرتے تھے۔ تاہم معمر قذافی سے چھٹکارا پانے کے بعد تحریک جہاد نے ان علاقوں کی جانب توجہ مبذول کی اور اب یہ علاقہ مکمل طور پر مجاہدین کے قبضے میں ہے۔

۳ اکتوبر کو انصار الشریعہ نے فوج کا ایک طیارہ بن غازی کے قریب مار گرایا۔

۶ اکتوبر کو بن غازی انصار الشریعہ کے مجاہدین نے بنینہ ائیر پورٹ کی لڑائی کو فیصلہ کن مراحل میں داخل کرنے کے غرض سے وسیع کارروائیاں کیں، مجاہدین نے پیش قدمی کرتے ہوئے بنینہ ائیر پورٹ کے رہائشی علاقے پر قبضہ کرلیا۔

۹ اکتوبر کو بنینہ ائیر پورٹ کی لڑائی میں حفتار فورسز کا عبدالحامد سوسی نامی افسر مارا گیا۔

۱۰ اکتوبر کو بنینہ ائیر پورٹ پر انصار الشریعہ کے مجاہدین کی طرف سے حفتار فورسز پر ایک فدائی حملہ کیا، فدائی حملے کا ٹاگٹ حفتار کے فوجیوں کا ایک اجتماع تھا۔ اس حملے میں بڑی تعداد میں فوجی مردار ہوئے۔ مجاہدین انصار الشریعہ کے مطابق مصر کے جنگی طیارے (حفتار فورسز کی مدد کے لیے) بن غازی کی فضاؤں میں محو پرواز رہتے ہیں۔

۱۳ اکتوبر کو بیدا میں مجاہدین نے حفتار کے ایک فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ کیا

۱۴ اکتوبر کو بیدا میں مجاہدین انصار الشریعہ نے حفتار فورسز پر حملے شروع کر دیے ہیں، حفتار نے اپنے فوجیوں کی بڑی تعداد میں ہلاکت، اور زخمیوں کی تصدیق کی۔ کچھ اطلاعات کے مطابق خلیفہ حفتار پر حملہ حفتار شدید زخمی ہے جب کہ بعض ذرائع اُس کی ہلاک کا دعویٰ کررہے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جھوٹ کی فیکٹریاں

اگر سب نہیں تو اس کا کچھ حصّہ تو ٹیلی ویژن سکرین پر لوگوں نے دیکھا جو سخت سے سخت پتھر دل انسان پر بھی لرزہ طاری کرنے کے لیے کافی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان ملکوں میں رہائش پذیر اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان آسائشوں بھری زندگی چھوڑ کر شام ہجرت کر گئے۔ پاکستان کی بدقسمتی کہ ٹی وی چینلز نے شام کے حالات کو وہ کوریج نہ دی جو ان کی صحافتی ذمہ داری تھی۔ یوٹیوب ایک عرصے سے بند تھی پرنٹ میڈیا میں بھی گنے چنے لوگوں نے ہی اس بارے میں لکھا نتیجہ یہی نکلا کہ پاکستان کی اکثریت شام کی جنگ سے ناواقف رہی اور بشار کے خلاف لڑنے والوں کو شام میں بیرونی ہاتھوں کی مداخلت کا نتیجہ سمجھتی رہی۔ پی ٹی وی آج بھی بشار کے مظالم کو دکھانے کی بجائے اس کے نماز پڑھنے کی ویڈیو چلا کر یہی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ شام کی جنگ حق و باطل کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی آپس کی جنگ ہے۔ حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

''یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی جھوٹی بات بیان کرو جب کہ وہ تمہاری اس بات کو سچ سمجھتا ہو''۔ (ابوداؤد)

آج تجزیہ نگار، دانش ور اور اینکر حضرات جن کے لاکھوں پرستار اور سننے والے ٹی وی چینلز پر ان کی کہی گئی ہر بات کو سچ سمجھتے ہیں کیا یہ صحافی حضرات خیانت کے مرتکب نہیں ہو رہے؟ کیا یہ حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کے درپے نہیں ہیں چاہے یہ شعوری طور پر ہو یا لاشعوری طور پر۔ چاہے اپنے ٹی وی چینل مالکان کی خواہش پر ہو یا غیر ملکی آقاؤں کی ایما پر۔ اگر اس دنیا میں نہ سہی لیکن آخرت میں ان صحافی حضرات کی جواب طلبی ضرور ہوگی۔ ان سے پوچھا جائے گا، تمہارے کلمہ گو بھائیوں کو برما اور وسطی افریقہ میں زندہ جلایا جاتا رہا، شام میں تمہاری ماؤں بہنوں کی عصمت دری کی جاتی رہی، فلسطین، عراق، افغانستان، وزیرستان میں بم اور میزائل برسائے جاتے رہے مگر ان سب واقعات کو نظر انداز کر کے تم نے ایک اداکار کی موت کی خبر کو اہم جانا، یو ایس ایڈ کے فنڈ شدہ پروجیکٹس کی کوریج کو اہم جانا، ملالہ کی تعریفوں کے پل باندھنا تم کو یاد رہا...... اگر نہیں یاد رہا تو جامعہ حفصہ میں شہید ہونے والی معصوم طالبات اور امریکی قید میں ظلم و بربریت کی شکار ڈاکٹر عافیہ صدیقی...... وزیرستان میں ڈرون حملوں میں شہید ہونے والا ہر معصوم بچہ بھی تمہاری نظر میں دہشت گرد ہی تھا۔ ہر وہ واقعہ جس کو گھما پھرا کر مجاہدین اسلام کے خلاف استعمال کیا جاسکے ان ٹی وی چینلز نے اس کا بھرپور استعمال کیا۔ قبائلی علاقہ جات میں آپریشن کی راہ ہموار کرنی ہو یا دین بےزار گروہ کے ہاتھوں شعائر اسلام اور علمائے کرام کی تضحیک، یا امرائے مجاہدین کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا ہو، اپنے ہر فعل سے ان ٹی وی چینلز نے ثابت کیا ہے کہ دور حاضر اور مستقبل قریب میں ہونے والے حق و باطل کے مابین معرکوں میں انہوں نے باطل کو ہی مضبوط کرنا ہے اور دجال کی آمد کی راہ ہموار کرنی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس فتنے کا ضروری سدباب کیا جائے علمائے حق سے قریب ہوا جائے، ہر معاملے میں ان کی رائے اور نصیحتوں کو غور سے سنا جائے۔ مجاہدین کے بیانات جو یہ چینلز توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں ان پر یقین کرنے کی بجائے انٹرنیٹ پر موجود آفیشل بیانات کو پڑھا سنا اور دیکھا جائے جو تھوڑی سی کوشش سے بآسانی مل سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی اس فتنے (ٹی وی) اور آئندہ آنے والے ہر فتنے اور فتنہ دجال سے حفاظت فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

4 اکتوبر: صوبہ لوگر............ صدر مقام پل عالم............ مجاہدین کے میزائل حملے............ 8 اہل کار ہلاک اور 5 زخمی............ 2 رینجر گاڑیاں تباہ

کابل میں نئے صلیبی مُہروں کی آمد!

سید عمیر سلیمان

اشرف غنی صدر:

اشرف غنی نے آخرکار افغانستان کی صدارت کا حلف اٹھالیا۔ اشرف غنی اور عبداللہ عبداللہ کے درمیان اقتدار کی شراکت کے معاہدے نے افغانستان میں موجود جمہوریت کے حامیوں کو بھی مایوس کر دیا ہے۔ ایسا جمہوریت کی تاریخ میں بھی کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے کہ دو مضبوط صدارتی امیدوار مخلوط حکومت قائم کریں۔ ملک کا لبرل طبقہ بھی یہ جانتا ہے کہ اشرف غنی اب اگر چاہے بھی تو تاجک وارلارڈز اور ڈرگ مافیا کی اجارہ داری کو ختم نہیں کر سکتا۔ اشرف غنی اور عبداللہ عبداللہ نے انتخابات کے دوران جن سرداروں کی حمایت کا سہارا لیا، اب وہ اس کی قیمت بھی وصول کریں گے۔ اس کے علاوہ دونوں امیدواروں کی باہمی چپقلش کسی بھی تعمیری کام میں رکاوٹ ضرور بنے گی۔

افغان عوام نے شرکت اقتدار کے معاہدے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور انہیں اس معاہدے سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ جمہوری عمل صرف ٹوپی ڈرامہ ہے۔ اس معاہدے نے جمہویت کی مقبولیت کے لیے کی جانے والی امریکی کوششوں پر بھی پانی پھیر دیا ہے۔ ایسے سادہ لوح عوام جو سیاسی امیدواروں کے بیانات سن کر جمہوریت کو امن کا نظام سمجھ رہے تھے وہ بھی یہ جان گئے ہیں کہ ان کے ووٹ کچھ معنی نہیں رکھتے اور اس سارے جمہوری عمل کا واحد مقصد امریکی مفادات کا تحفظ ہے۔

اشرف غنی کا افغان صدر ہونے کے ناطے پہلا کام ہی امریکہ کے ساتھ سیکورٹی معاہدہ تھا۔ معاہدے کے تحت ساڑھے بارہ ہزار اتحادی فوجی اگلے دس سال تک افغانستان میں قیام کر سکیں گے جن میں سے ۹۸۰۰ امریکی فوجی ہوں گے جب کہ باقی غیر ملکیوں میں اٹلی اور جرمنی کی افواج ہوں گی۔ معاہدے کے تحت غیر ملکی افواج کے قیام کا مقصد افغان فوج کی تربیت ہے تاہم ساری دنیا یہ بات جانتی ہے کہ اس کے پیچھے بنیادی مقصد امریکی طاقت کی گرتی ساکھ کو بچانا ہے۔ اشرف غنی نے بھی کرزئی کی طرح طالبان کو سیاسی عمل میں شرکت اور مذاکرات کی دعوت دی جسے طالبان نے نہ صرف مسترد کر دیا ہے بلکہ جنگ میں تیزی لانے کا بھی اعلان کیا ہے۔

افغان عوام نے بھی سیکورٹی معاهدہ مسترد کر دیا:

افغان عوام نے بھی معاہدے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ہزاروں افغان شہریوں نے کابل میں سیکورٹی معاہدے کے خلاف احتجاج کیا۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ اگر امریکہ افغانستان میں امن چاہتا ہے تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ امریکہ افغانستان سے نکل جائے۔ امریکہ کے ساتھ معاہدہ کر کے افغان حکومت نے افغانستان کو امریکہ کے ہاتھوں فروخت کیا ہے۔

برطانوی فوج کا افغانستان سے انخلا مکمل:

۲۶ اکتوبر کو برطانوی فوج نے افغانستان میں اپنا آخری کیمپ افغان فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ برطانوی کیمپ بیسشن ہلمند میں قائم امریکی کیمپ لیدرنیک کے ساتھ واقع تھا اور یہ جڑواں کیمپ جنوبی افغانستان کے فوجی ہیڈ کوارٹر کا کام دیتے تھے۔ امریکی اور برطانوی فوج نے مشترکہ طور پر ۲۶ اکتوبر کو دونوں کیمپ افغان فوج کے حوالے کر دیے۔ اس کے ساتھ ہی ہلمند میں سے اتحادی افواج کا انخلا مکمل ہو گیا اور اب پورا صوبہ ہلمند افغان فوج کے کنٹرول میں ہے۔ کیمپ بیسشن سے انخلا کے ساتھ ہی برطانوی فوج کا انخلا آخری مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔

افغان وزارت دفاع نے ۱۶ امریکی طیارے کوڑیوں کے بل فروخت کر دیے:

افغانستان کی تعمیر نو اور بحالی کے کاموں میں غبن کی تحقیقات کرنے والے تفتیشی ادارے سیگار (SIGAR) نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں انکشاف کیا گیا ہے کہ افغان وزارت دفاع نے نصف ارب ڈالر مالیت کے ۱۶ ٹرانسپورٹ طیارے محض ۳۲ ہزار ڈالر کے عوض فروخت کر دیے ہیں۔ اطالوی ساختہ ٹرانسپورٹ طیارے امریکہ نے نصف ارب ڈالر کے خرید کر افغان حکومت کے حوالے کیے تھے جنہیں استعمال میں ہی نہیں لایا گیا اور وہ کئی برس بے کار کھڑے رہے۔ اس کے بعد افغان وزارت دفاع نے انہیں ۲۰۱۳ء میں ناقابل استعمال قرار دے دیا اور اب ٹکڑے کر کے سکریپ میں بیچ دیا۔

امریکی حکام اب اس بات پر نالاں ہیں کہ اس قدر مہنگے طیارے افغان وزارت دفاع نے نہ صرف ستعمال میں نہیں لائے بلکہ کوڑیوں کے مول بیچ بھی دیے۔ جب کہ افغان وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ امریکہ نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ امریکہ نے افغانستان کی امداد میں سے خطیر رقم خرچ کر کے بے کار طیارے خرید کر دیے۔ یہ طیارے اول تو پرواز کے قابل نہ تھے اور اگر پرواز کرتے بھی تو ایک دو پروازوں کے بعد ان کی مرمت کی ضرورت پڑتی تھی۔ اور ان کے پرزے ناپید ہو چکے تھے، اس لیے یہ طیارے اول دن سے ہی بے کار تھے۔

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

4 اکتوبر: صوبہ ہلمند .... ضلع خانشین .... مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ .... 5 پولیس اہلکار ہلاک

انس حقانی کی گرفتاری...... صلیبی بددیانتیوں کی ایک اور مثال

خباب اسماعیل

وعدہ خلافی، بد دیانتی اور خیانت کفار کی گھٹی میں پڑی ہے اور وہ ہر وقت تاک میں رہتے ہیں کہ کب موقع ملے اور وہ اپنے ان خصائلِ بد کے ذریعے اہل ایمان کو زک پہنچائیں...... جہاں اُن کا بس چلے وہاں وہ کسی قسم کا معاہدے کی پاس داری کرنے کا تردد کرتے ہیں، نہ ہی اُن کے ہاں کسی عہد کو نبھانے کی روایت ہے...... طالبان مجاہدین نے ایک امریکی فوجی کو کئی سالوں تک اپنی قید میں رکھا اور قیدی کی حیثیت سے اُسے وہ تمام حقوق دیے جو اللہ کی پاک شریعت کے عطا کردہ تھے اور جن کا تصور 'جنیوا معاہدے' کے گن گانے والا کر ہی نہیں سکتا...... اس کے برعکس امریکہ اور اُس کے اتحادیوں نے بگرام سے گوانتانا موبے تک اور پل چرخی سے ابوغریب تک قیدیوں کے ساتھ جو ظلم روا رکھا' وہ 'تہذیب کے درندوں' کی سفا کی اور سنگ دلی کی محض ایک جھلک ہے، لیکن یہ ایک جھلک بھی ان کے کریہہ چہرے کے'' خدوخال'' نمایاں کرنے کو کافی ہے......

طالبان نے جب اپنی قید میں موجود امریکی فوجی کے بدلے گوانتانا موبے سے پانچ مجاہدین کی رہائی کا معاہدہ کیا تو اس معاہدے میں یہ بات واضح طور پر درج تھی کہ مذکورہ جہادی قائدین کچھ عرصہ کے لیے قطر ہی میں مقیم رہیں گے اور اس دوران میں ان کو پنے اہل وعیال، رشتہ داروں اور دوست احباب سے ملاقات کرنے اور اُن کے ہمراہ وقت گزارنے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی، نہ ہی ان سے ملاقات کے لیے جانے والوں پر کسی قسم کی کوئی قدغن لگائی جائے گی...... یہ معاہدہ امارت اسلامیہ افغانستان اور امریکی حکومت کے مابین ہوا......

لیکن امریکیوں نے اپنی بدعہدی کی ازلی روایات کو نبھاتے ہوئے عہد شکنی شروع کردی ہے...... اس معاہے کے مطابق وہ تمام افراد جو قطر میں موجود طالبان مجاہدین سے ملنے آئیں گے، اُنہیں ہر طرح کی آزادی ہوگی اور اُن کو کسی قسم کی گزند پہچانے کی اجازت نہیں دی جائے گی......

معاہدے کی اس شق کے علی الرغم صورت حال اس وقت پیش آئی جب شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے سب سے چھوٹے بیٹے محمد انس حقانی اور مولوی محمد نبی عمری[گوانتانا موبے سے رہائی پانے والے طالبان مجاہد] کے چھوٹے بھائی قاری عبدالرشید عمری، قطر میں موجود امریکی قید سے رہا ہونے والے طالبان رہ نماؤں سے ملاقات کے بعد وطن واپس لوٹ رہے تھے تو اُنہیں امریکیوں نے اپنی حراست میں لیا اور کٹھ پتلی افغان حکومت کے سپرد کردیا، جس کے بعد کابل انتظامیہ نے بڑے پیمانے پر ''کامیاب فوجی کارروائی کے نتیجے میں سینئر طالبان رہ نماؤں کی گرفتاری'' کا اعلان کیا...... امریکیوں کی اس خیانت اور عہد شکنی سے متعلق امارت اسلامیہ افغانستان نے اعلامیہ بھی جاری کیا جس میں سارے واقعے کی تفصیل بھی ہے اور اس کے مضمرات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے...... اس اعلامیہ میں کہا گیا:

''محمد انس حقانی' جناب الحاج مولوی جلال الدین حقانی کے چھوٹے فرزند اور مدرسہ کے طالب علم ہیں، جن کے فراغت کا آخری سال تھا اور موصوف موجودہ سیاسی منظر نامہ میں کسی قسم کا کردار نہیں رکھتے۔ مدرسے میں عیدالاضحیٰ کی چھٹیوں کے دوران گوانتانا موجیل سے رہا ہونے والے قیدی مولوی محمد نبی عمری کے خاندان کی دعوت پر قیدیوں سے ملنے کے لیے ان کا پہلا بیرونی سفر تھا۔ قاری عبدالرشید عمری جناب محمد عمر کے فرزند اور مولوی محمد نبی عمری کے چھوٹے بھائی بھی قید سے رہائی پانے والے بھائی کی ملاقات کے لیے گئے تھے۔

یہ دونوں افراد تقریباً ایک ہفتہ قطر میں گزارنے کے بعد ۱۲ اکتوبر کو بحرین سے ہوتے ہوئے وطن واپس آرہے تھے کہ بحرین میں امریکیوں نے اُنہیں حراست میں لینے کے بعد قطر منتقل کیا اور وہاں سے متحدہ عرب امارت کے راستے کابل بجھوا دیا گیا۔

یہ بات خصوصی توجہ کی متقاضی ہے کہ ان افراد کی گرفتاری کی مذکورہ کارروائی امریکی نگرانی میں انجام دی گئی اور دونوں کو کابل انتظامیہ کے حوالے کردیا گیا۔ جب کہ گوانتانا موجیل سے رہا ہونے والے قیدیوں سے وعدہ کیا گیا تھا، کہ ان کے اقربا ان سے ملنے کے لیے بلا چون وچرا آسکتے ہیں۔

کابل انتظامیہ جھوٹے دعووں کے ذریعے ثابت کرنے کی کوشش کررہی ہے کہ گویا یہ دونوں افراد امارت اسلامیہ کے فوجی کمانڈر تھے، جو اُن کے مطابق بڑی اور حساس فوجی کارروائی کے دوران میں گرفتار کیے گئے، جب کہ اُن کے یہ بالکل دوے حقیقت سے دور اور اصل واقعہ پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہیں۔

امارت اسلامیہ اس عمل کو غیر اخلاقی اور تمام قوانین کی خلاف عمل سمجھتی ہے، یہ افراد کا نام امریکیوں کو مطلوب افراد کی فہرست میں سرے سے موجود ہی

نہیں ہے، اور نہ ہی ان دونوں کو امارت اسلامیہ کی جانب سے کسی ذمہ داری پر فائز کیا گیا ہے......امارت اسلامیہ تمام متعلقہ اداروں سے پرزور انداز میں کہتی ہے کہ مذکورہ افراد کو جلد از جلد رہا کریں۔

ہم نہیں جانتے کہ امریکہ نے کس قانون کی تحت یہ کارروائی سرانجام دی ہے! ایک جانب تو یہ حالت ہے کہ امریکہ کی طرف سے ہر وقت عالمی اصول اور انسانی اقدار سے وفاداری کی باتیں دہرائی جاتی ہیں، لیکن دوسری جانب اس نوعیت کے بے اصولی پر مبنی اقدام اٹھائے جاتے ہیں، جو جنگ کے جاری رہنے کا سبب بنتے ہیں۔

ایسے حالات میں امریکہ اور کابل انتظامیہ کی طرف سے کیے جانے والے امن کے وعدوں اور گفتگوؤں پر کس طرح یقین کیا جاسکتا ہے جب کہ عام افغانوں کے ساتھ اس انداز سے غیر منصفانہ اور غیر قانونی سلوک روا رکھا جارہا ہے......اس سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ اور کابل انتظامیہ اپنے مذموم سیاسی اہداف کے لیے عالمی قوانین کو پامال کرتے ہیں اور حقیقت میں کسی قسم کی صلح وآشتی کے معاہدے کے پابند نہیں ہیں۔

امارت اسلامیہ کی جانب سے یہ انتباہ بھی کیا جاتا ہے کہ امریکہ کی اس نوعیت کی حرکات مستقبل میں امارت اسلامیہ کے ساتھ روابط پر منفی اثرات مرتب کرنے کا سبب بنیں گی''۔

صلیبی لشکر اور اُن کے کٹھ پتلی اپنی تاریخ رکھتے ہیں جس میں وفا، دیانت، مروت، شرافت، انسانیت، اخلاقیات اور مردانگی جیسے اوصاف حمیدہ کا کوئی گزر نہیں...... وہاں صرف ہوائے نفس کے جھکڑ چلتے ہیں، بدعہدی اور بدقماشی کے منہ زور تھپیڑے ہوتے ہیں اور ظلم وحیوانیت کے سر چڑھتے طوفان اٹھتے ہیں......جب کہ ان کے مقابل مجاہدین کے ہاں اللہ تعالیٰ کی توفیق، اُس کے فضل اور اُسی کے احسان کے نتیجے میں قرآنی اصول اور اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، عہد و پیمان کی پاس داری ہے، شرف وکرامت ہے، عزت ونجابت ہے، عدل وانصاف ہے، وفاشعاری وخیر خواہی ہے، دلیری وبہادری ہے، صبر ومصابرت ہے، عزیمت وثابت قدمی ہے، استقامت واستقلال ہے!

آج کی دنیا میں بپا معرکہ حق وباطل میں باہم نبردآزما یہ دونوں گروہوں کا تقابل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ائمۃ الصلیب اور اُن کے ہرکاروں کے رذائل بھی ذہن میں رہیں اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے لشکر میں شامل داعیان توحید کے فضائل وخصائص پر بھی نظر رہے......

حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ کے انہی جری وباوفا دستوں میں سے ایک کے قیادت شیخ جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے ہاتھوں میں ہے......جو کہ پیرانہ سالی اور ضعیف العمری کے باوجود فی زمانہ صبر وثبات کی اعلیٰ نظیر ہیں......اُن کے چار بیٹے اور اہل خانہ سمیت خاندان کے متعدد افراد صلیبی کفار کے مقابلے میں شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو چکے ہیں اور اب اُنہیں سب سے چھوٹے بیٹے محمد انس حقانی کی اسارت کی آزمائش کا سامنا ہے......

لیکن خاندانِ حقانی سمیت جہادی تحریک سے وابستہ ہر مجاہد کے سینے میں یہ یقین پوری طرح راسخ ہے کہ ''ان اللّٰہ معنا''......بس اُس مالک کا ساتھ اور اُس کی خوشنودی مل جائے تو تمام آزمائشوں سے نبردآزما ہونا سہل ہو جاتا ہے......کہ ان کٹھن اور پرمشقت راہوں پر چلنے والوں ہی کی جانب نصرت الٰہی متوجہ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کفار کے دلوں میں اِنہی وفاشعاروں کا رعب بٹھاتے ہیں اور اُس کی رحمت سے یہی رعب کفار کی تمام ترٹیکنالوجی اور فریب کاریوں پر حاوی ہو کر اُن کے لیے میدانِ کارزار سے بھاگ نکلنے کے علاوہ کوئی راستہ باقی نہیں چھوڑتا!

☆☆☆☆☆

بقیہ: بھارت، ایران اور افغانستان کی گولہ باری کا نشانہ......امریکی مقبوضہ پاکستان

وہ دن دور نہیں جب امریکہ کے علاوہ ایران، بھارت اور چین کے ڈرون بھی پاکستانی فضاؤں میں دندناتے پھریں گے اور وہ سب کچھ کریں گے جو امریکہ کرتا رہا اور پاکستان پر قابض حکمران اور فوج ان سب سے بھی رقم وصول کر کے اپنا سب کچھ پیش کردے گی۔

اب یہ سمجھنے کے لیے کسی لمبی چوڑی ریاضی کی ضرورت نہیں کہ پاکستان کے قابض حکمران اور فوج صرف حالیہ واقعات ہی میں نہیں بلکہ گزشتہ پانچ سالوں میں تین لاکھ اڑتالیس ہزار سے زائد چھوٹے ہتھیاروں سے حملوں، اسی عرصہ کے دوران میں اکتیس ہزار سے زائد مارٹر گولے فائر کیے جانے اور پچھلے ایک سے ڈیڑھ سال کے عرصہ میں تقریباً اڑھائی سو مرتبہ سرحدی خلاف ورزی میں بھارتی فوج کے سامنے بھیگی بلی بن کر عملاً یہ ثابت کر چکی کہ یہ کسی صورت بھارت کے سامنے کھڑے ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور یہ بھی کہ ان کا ہدف صرف اور صرف پلاٹ، کارخانے، فیکٹریاں، بینکوں کی تجوریاں بھرنا ہی ہے......اگر برصغیر میں بسنے والے مسلمانوں کے علاقوں، زمینوں، مساجد ومدارس، بچوں، بوڑھوں، خواتین کی حفاظت عزیز ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مجاہدین فی سبیل اللہ کو مضبوط کیا جائے اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ان کی نصرت کی جائے، یہی امت کے حقیقی خیر خواہ ہیں جنہوں نے امت کے تحفظ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کردیا، یہی امت کی حقیقی قیادت ہیں انہی پر اعتماد کیا جائے گا تو یہ خطہ شریعت کی بہاروں سے بھی مہکے گا اور خطے کے باسی امن وسکون کی زندگی گزار پائیں گے!!!

☆☆☆☆☆

16 اکتوبر: صوبہ لوگر..........ضلع برکی برک..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک فوجی ٹینک تباہ..........5 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

مولوی عزت اللہ عارف شہید کی حیات اور کارناموں پر ایک نظر

خیبر احمد مجاہد

شہید عزت اللہ عارف......کاغذ کی لوح پر یہ دمکتا نام اس عظیم شخصیت کا ہے جسے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی فکر اور مسلمانوں کا درد قدرت کی جانب سے ودیعت کیا گیا تھا۔ وہ مسلمانوں کی آزادی وخودمختاری کے لیے کوشاں پرعزم قافلوں کا سالار اول اور بیک وقت علمی سیاسی اور جہادی میدانوں کا شہسوار تھا۔ نبوی اخلاق سے مزین، چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ اور نورانیت، پیشانی کشادہ! ہائے وہ کتنا عظیم انسان تھا۔ سخت تکالیف اور مصائب میں بھی صبر اور تحمل کا دامن اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹتا تھا۔ علم، عمل، سیاست اور جہاد کا جامع یہ شخص افغانستان صوبہ ننگرہار کے ضلع چپار دہی کا رہائشی مولوی عزت اللہ عارف شہید ہی تھا۔ جنہیں ان کے نام سے زیادہ ان کے تخلص (عارف صاحب) سے شہرت حاصل تھی۔ مرحوم مولوی عزت اللہ عارف نور اللہ مرقدہ صوبہ ننگرہار کے مشہور جہادی اور علمی شخصیت مولانا عبدالکافی رحمہ اللہ کے صاحبزادے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے گاوں کی مسجد اور سکول میں حاصل کی۔ اس کے بعد دورہ متوسطہ کے لیے ضلع بٹی کوٹ کے فارم غازی آباد کے سکول میں داخل ہو گئے۔

عارف شہید کو اللہ تعالی نے بچپن ہی سے ایسے اوصاف حمیدہ سے نوازا تھا کہ دیکھنے والے آسانی سے اندازہ لگا سکتے تھے کہ یہ بچہ مستقبل میں معاشرے کی خدمت اور رہنمائی کے لیے اہل ثابت ہوگا۔ فارم غازی آباد کے سکول میں نہم جماعت میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کے بعد جلال آباد گئے جہاں انہوں نے افغانستان کے عظیم تاریخی دینی مدرسہ نجم المدارس میں داخلہ لیا۔ وہاں ابھی انہوں نے صرف ایک سال ہی پڑھا تھا کہ روس کی کٹھ پتلی انتظامیہ کی جانب سیملک کے حقانی علماء کے خلاف مظالم کا آغاز ہو گیا۔ جس میں نجم المدارس کے جید استاد اور عارف صاحب کے قریبی رشتہ دار مولوی غلام سبحانی اپنے ساتھیوں اور دیگر مدرسین سمیت گرفتار ہو گئے۔ دوسری طرف ان کے والد جو اپنے علاقے کے معروف اور جید علماء میں سے تھے ان پر زندگی کا دائرہ تنگ ہونے لگا۔ تب انہوں نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ پڑوسی ملک پاکستان ہجرت کی اور پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے مضافاتی علاقے مٹہ مغل خیل میں اپنی قوم کے ساتھ رہنے لگے۔

دینی تعلیم:

مولوی عارف شہید کو ان کے والد مولوی عبدالکافی رحمہ اللہ نے اسلامی علوم سیکھنے کے لیے مدرسہ دارالعلوم احناف میرزو میں داخل کروایا۔ انہوں نے پہلے درجے کی کتابیں وہیں پڑھیں۔ دوسرا درجہ تنگی دارالعلوم اور تیسرا درجہ پھر سے دارالعلوم احناف میں پڑھا۔ چوتھا درجہ دارالعلوم ہدایت الاسلام تخت آباد میں پڑھا۔ پانچویں سال کی کتب پشاور شہر کے علاقے باڑہ میں دارالعلوم ہاشمیہ میں وقت کے معروف علمائے کرام جیسے سید قریش بابا اور قاضی محمد امین سے پڑھیں۔ بعدازاں اپنے جہادی شوق کی وجہ سے اپنے مدرسے کے طلبہ کے ساتھ طلبہ کے کمانڈر کی حیثیت سے ملک کے معروف جہادی کمانڈر مولوی جلال الدین حقانی کے محاذ پر جہاد کے لیے اپنے وقت کے گرم جہادی محاذ پکتیا سٹوکنڈو چلے گئے۔

تکمیلی درجات دارالعلوم سعادت خان طورو میں انتہائی شوق وذوق سے مولانا غلام محبوب صاحب سے پڑھے۔ ریاضی اور فلسفہ غزنی کے مشہور عالم دین مولانا محمد مستقیم صاحب سے پڑھیں۔ علم میراث مردان کے علاقے بخشالی میں میراثی بابا سے پڑھی۔ موقوف علیہ پڑھنے کے لیے پھر دارالعلوم ہدایت الاسلام تخت آباد آ گئے جہاں شیخ الحدیث مولانا عنایت اللہ صاحب فاضل دیوبند اور شیخ الحدیث مولانا مطلع الانوار فاضل دیوبند سے کسب فیض کیا۔ دورہ حدیث ۱۹۸۹ء کو دارالعلوم حقانیہ میں اس طرح پڑھا کہ سیکڑوں طلبہ میں انہیں مسلم شریف اور ترمذی شریف کا قاری چنا گیا۔ دورہ حدیث کے تینوں امتحانات میں اچھے نمبر اور دوسری پوزیشن حاصل کی جس میں ان کی دستار بندی انتہائی امتیازی شان سے کروائی گئی۔ قرآن مجید کی تفسیر اور ترجمہ پختونخوا ضلع صوابی میں شاہ منصور باباجی رحمہ اللہ سے پڑھا۔ اسی طرح حفظ قرآن کریم اپنے علاقے کے جید قاری، قاری سید غنی صاحب سے کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ عارف صاحب کو ان کے قوی حافظے کی برکت سے پورا قرآن کریم تین ماہ میں یاد ہو گیا تھا۔

تدریس:

فراغت کے پہلے سال پشاور فقیر آباد میں مدرسہ رشیدیہ میں تیسرے چوتھے اور پانچویں درجے کی کتابیں پڑھائیں۔ اسی سال کے آخر میں سعودی عرب چلے گئے جہاں اللہ نے انہیں عمرے اور حج کی سعادت سے نوازا۔ فراغت کے دوسرے سال معروف مدرسہ امداد العلوم کے استاد کل شیخ الحدیث مولانا حسن جان مدنی رحمہ اللہ کی درخواست اور مہربانی سے انہیں اسی مدرسے میں ممتاز اساتذہ میں شامل کیا گیا جہاں انہوں نے بہت اچھے انداز میں تدریس کی خدمت انجام دی۔ تیسرے سال نمک منڈی میں قاری فیاض صاحب کے مدرسے میں انہیں تدریس کے لیے بلایا گیا۔

جہادی وسیاسی زندگی:

شہید عارف صاحب اسلامی معاشرے کے ایک بے ریا خادم اور عملی، جہادی

6 اکتوبر: صوبہ اروزگان.................. ضلع چارچینہ.................. مجاہدین کا پولیس اہل کاروں کے قافلے پر حملہ.................. 6 پولیس اہل کار ہلاک

اور سیاسی فکر سے مالا مال شخصیت تھے۔ کبھی سرخ روسیوں کے خلاف جہاد کے لیے گرم محاذوں پر پہنچ جاتے۔ کبھی مسلمانوں کے درمیان وحدت اور خیر خواہی کی کوششیں کرتے رہتے۔ ان کی بڑی کوشش یہ تھی کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق قائم ہو جائے اور ان کا نصب العین اور نعرہ ایک ہو جائے۔ روس کی شکست کے بعد جب ملک میں تنظیمی جھگڑوں کا آغاز ہوا انہیں خاموش کرنے اور صلح صفائی کے لیے انہوں نے دو مرتبہ سفر کیا ایک مرتبہ اتحاد علما افغانستان کے سربراہ مولوی عبداللہ ذاکری رحمہ اللہ اور دوسری مرتبہ مولوی جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کے ساتھ۔ یہ باہمی تنازعات جب طویل ہو گئے اور دار الہجرت میں مہاجر کیمپوں میں فسادات رونما ہونے لگے اپنے اساتذہ کے مشورے اور ساتھیوں کے تعاون سے انہوں نے دعوتی و اصلاحی تنظیم بنائی جو علما، طلبا اور مخلص مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی خدمت کیمپوں، مساجد اور جلسوں کے دعوتی مجالس میں انجام دیتے رہے۔

انہی اصلاحی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ افغانستان کے ہر ضلع میں اہل سنت والجماعت کے نام سے تنظیمیں بنیں اور ہر صوبے میں علما وطلبا نے اپنے صوبے سے فسادات کے خاتمے کے لیے دعوتی و اصلاحی کوششیں شروع کر دیں۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے انہی صوبائی اصلاحی کمیٹیوں کو ایک مکمل مخلصانہ جہادی تحریک کی فہم عطا کر دی۔

شہید عارف صاحب کے خاص کردار کے نتیجے میں پورے افغانستان کی سطح پر اہل سنت والجماعت اتحاد سامنے آیا۔ اس اتحاد نے مسلمانوں اور مجاہدین کے درمیان پائے جانے والے اختلافات کے خاتمے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی لیے انہیں اس اتحاد کا سربراہ بنا دیا گیا جس کے وہ آخر تک سربراہ رہے۔

۱۳ نومبر ۱۹۹۴ء کو جب قندہار میں عالی قدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں تحریک اسلامی طالبان کا اعلان ہوا اور عملاً فساد اور منکرات کے خلاف جنگ کا آغاز ہوا تو عارف صاحب وہ شخص تھے جنہوں نے اپنے اتحاد کا اجلاس پشاور مدرسہ دار القراء میں بلایا اور انتہائی اخلاص سے فیصلہ کیا کہ ہم طالبان اسلامی تحریک سے مل جائیں گے اور اس کی مدد کریں گے۔ یہی وہ وقت تھا جب عارف صاحب نے تدریس کو خیر باد کہا اور اہل سنت والجماعت کے اکثر صوبائی قائدین کے تعاون سے اپنا قافلہ قندہار پہنچایا اور وہاں امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد سے بیعت کی اور اعلان جہاد کیا۔ عارف صاحب کے قریبی ساتھی جناب مولوی عصمت اللہ عاصم کا کہنا ہے کہ جب ہم نے جناب عالی قدر امیر المومنین کے ہاتھ پر بیعت کی ہمارے گروپ میں مشرقی صوبوں کے طالب رہنما ساتھی جیسے مولانا برہان الدین صاحب، مولوی نور جلال، مولوی عزت اللہ، مولوی نجیب اللہ، مولوی رستم، مولوی رحیم اللہ اور مولوی رحیم الدین شامل تھے۔ اس وقت مولوی عبدالباقی حقانی اور مولوی عبدالقدیر صاحب ساتھیوں کے مشورے سے پشاور میں ساتھیوں کو منظم کرنے اور تشکیلات کے لیے رہ گیا تھے۔ عاصم صاحب کا کہنا ہے کہ اس وقت ہم سب بہت خوش تھے اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے مگر عارف صاحب اتنے متاثر تھے کہ بہت عرصے تک کہتے تھے کہ افغانوں اور خاص کر علمائے کرام کو جس امیر کی تلاش تھی اب اللہ تعالیٰ کی جانب سے افغانوں کو میسر آیا ہے۔

زندگی کے آخری ایام:

اللہ تعالیٰ نے عارف صاحب کو استعداد اور اطاعت کے خصوصی خزینے عطا کیے تھے۔ امیر المومنین ملا عمر مجاہد، ملا محمد ربانی مرحوم اور دیگر اکابران سے خصوصی محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ دعوت و ارشاد کا کام ان سے لیتے۔ سیاسی اور انتظامی امور کے معاملات میں ان سے مشورے لیے جاتے۔ مشرقی صوبوں میں عوام سے رابطے اور وہاں تحریک کو عام کرنے کے لیے رائے عامہ ہموار کرنے کے حوالے سے عارف صاحب کا کردار ہمیشہ قابل تحسین رہا۔

مگر اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں یہی لکھا تھا اور اللہ تعالیٰ کو محبوب یہی تھا کہ اب بصیرت، تقویٰ، عرفان اور کمال کا یہ ستارہ اس فانی دنیا سے ابدی دنیا کی جانب چلا جائے۔ اس وقت امیر المومنین نصرہ اللہ اور حاجی معاون صاحب رحمہ اللہ کے مشورے سے عارف صاحب اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ صوبہ نیمروز چلے گئے تا کہ وہاں مذکورہ صوبے کے انتظامی اور جہادی امور کو منظم کیا جائے اور وہاں ایک حکومت تشکیل دی جائے، مگر چوں کہ امارت اسلامیہ کا ہر شہری فوجی اور ہر فوجی شہری ہوتا ہے اور ہر ذمہ دار کو یہ احساس ہوتا ہے کہ کیسے خدمت واطاعت کی مثال بن سکے اسی لیے عارف صاحب صوبے کے دیگر امور کو آگے بڑھانے کے ساتھ جہادی اور عملی شعبے میں بھی بھرپور حصّہ لیتے۔

اس وقت صوبہ نیمروز پر شر وفساد کے لشکروں نے ایک شدید حملہ کیا۔ سخت معرکہ آرائی اور آمنے سامنے کی جنگ کے بعد عارف صاحب ۱۵ مئی ۱۹۹۵ء عید الاضحیٰ کے چوتھے دن شہادت کے عظیم رتبے پر فائز ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆☆☆☆☆

''میں پاکستان کے علما سے یہ پرزور درخواست کروں گا کہ وہ اہلِ پاکستان کو جان و دل سے امارتِ اسلامی افغانستان کی نصرت کرنے پر اُبھاریں، اُنہیں ولاء و براء کے احکامات کھول کھول کر بتائیں اور اُنہیں سمجھائیں کہ جو کوئی بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں، اُن کے قتل میں، اُنہیں پکڑنے میں، اُنہیں صلیبیوں کے حوالے کرنے میں امریکیوں اور صلیبیوں کی مدد کرے تو وہ اُن ہی کی مانند کافر ہے اور اُس کا اور اُن کافروں کا شرعی حکم ایک ہے''۔

(شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ)

17 اکتوبر: صوبہ ہلمند .... ضلع واشیر .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک بکتر بند گاڑی تباہ .... 5 فوجی ہلاک اور 4 زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 ستمبر:

☆امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہدین نے صوبہ ننگر ہار کے علاقے طورخم میں نیٹو افواج کے اڈے پر حملہ کر کے 197 ٹریلر، گاڑیوں اور ٹینکر کو تباہ کر دیا۔

☆صوبہ میدان وردگ ضلع جلریز میں مجاہدین کے فوجی قافلے پر حملے میں 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے، جب کہ 2 ٹینک بھی مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہوئے۔

☆مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع لشکر گاہ میں ایک فوجی قافلے پر بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس سے رینجرز گاڑی تباہ اور 5 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہرات ضلع شین ڈنڈ میں مجاہدین کے ساتھ ایک طویل جھڑپ میں 5 افغان فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے، جب کہ 2 بکتر بند ٹینک بھی بارودی سرنگوں کا نشانہ بنے۔

☆مجاہدین سے رابطے میں موجود افغان فوجی اہل کار نے مرکز میں اندھا دھند فائرنگ کر کے 1 امریکی فوجی اور ایک افغان افسر کو ہلاک کر دیا۔

17 ستمبر:

☆مجاہدین کی دعوت پر کابل انتظامیہ کے 17 فوجی اہل کار مجاہدین سے آن ملے۔

☆صوبہ ہرات کے جنت شریف علاقے میں مجاہدین اور فوجیوں کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی جس میں 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔مجاہدین نے کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ لوگر کے برکی برک علاقے میں مجاہدین نے دو چوکیوں پر زبردست حملہ کر کے 7 فوجیوں کو قتل کیا اور ایک آئل ٹینکر سمیت کافی سامان غنیمت کیا۔

☆صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں مجاہدین نے افغان فوجی بیس اور ملحقہ چوکیوں پر بڑا حملہ کیا، جس سے 25 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ ایک بکتر بند گاڑی تباہ کی گئی۔

18 ستمبر:

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں واقع ایک افغان فوجی چوکی پر مجاہدین کے میزائل حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ اروزگان کے علاقے ترین کوٹ میں مجاہدین نے افغان چوکیوں پر شب خون مارا جس سے 2 کمانڈروں سمیت 11 فوجی لقمہ اجل بنے۔

19 ستمبر:

☆صوبہ کاپیسا کے صدر مقام محمود راقی میں ایک رینجرز گاڑی مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے 8 ہلاکتیں ہوئیں۔

☆اتحادی فوج نے مجاہدین کے خلاف صوبہ غزنی ضلع دہ یک میں فوجی آپریشن کا آغاز کیا جسے شروع میں ہی 4 ٹینکوں کی تباہی اور 6 فوجیوں کی ہلاکت کا نقصان اٹھانا پڑا۔

☆کابل انتظامیہ کے سیکریٹ سروس اہل کاروں کی گاڑی کو صوبہ قندہار کے صدر مقام پر ایک بارود سے بھری موٹر سائیکل سے نشانہ بنایا گیا جس سے 5 اہل کار ہلاک ہوئے۔

20 ستمبر:

☆صوبہ ننگر ہار میں مجاہدین کے لگاتار بم حملوں میں دو اضلاع سرخ رود، جلال آباد میں مجاہدین نے 7 افغان فوجیوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں مجاہدین کے فوجی چوکیوں پر حملوں میں 4 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کے ایک دستے پر حملہ کیا جس سے 4 فوجی ہلاک اور ایک گاڑی تباہ ہوگئی۔

21 ستمبر:

☆صوبہ ننگر ہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے امریکیوں کے ایک قافلے پر حملہ کر کے 2 کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ پکتیکا میں گردیز کے مقام پر مجاہدین نے دو الگ الگ حملوں میں 1 گاڑی تباہ اور 7 فوجیوں کو قتل کر دیا۔جب کہ 2 فوجی زخمی ہوئے

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام میں مجاہدین نے ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس سے 3 فوجی ہلاک اور گاڑی اور ٹینک مکمل تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ میدان وردگ ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 17 گاڑیوں اور 5 آئل کنٹینرز کو جلا ڈالا۔لڑائی میں 17 سیکورٹی اہل کار قتل ہوئے

22 ستمبر:

☆مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں افغان فوجیوں کی چوکیوں پر شدید نوعیت کے حملے کیے جس میں 9 افغان، 1 اتحادی فوجی اور اس کا مترجم جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

☆صوبہ میدان وردگ ضلع نرخ میں امریکی جہازوں نے اپنے ہی غلام فوجیوں پر بمباری کردی جس سے 9 ہلاکتیں ہوئیں۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے گھات لگا کر فوجی گشتی پارٹی پر حملہ کیا، جس سے 8 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ زابل ضلع شنکئی میں فوجی کاروان پر حملوں میں 8 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

23 ستمبر:

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین اور موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے پولیس، جنگ جوؤں پر حملوں میں 2 چوکیاں تباہ اور 8 اہل کاروں کو قتل کردیا۔

☆صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں ایک رینجرز گاڑی مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے 7 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے پولیس کی چوکی پر حملے میں 5 اور ایک رینجرز گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کرکے 4 اہل کاروں کا کام تمام کیا

24 ستمبر:

☆صوبہ ننگرہار سے تعلّق رکھنے والے 15 افغان فوجیوں نے ہتھیار پھینک دیے۔

☆افغان فوج کے قافلے کو صوبہ ہلمند کے صدر مقام پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا گیا جس سے 6 ہلاکتوں کی اطلاع ملی ہے۔

☆صوبہ لوگر کے علاقے محمد آغہ میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک پیدل دستے کو نشانہ بنایا جس سے 7 اہل کار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

25 ستمبر:

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک پولیس اسٹیشن پر حملہ کرکے اس پر قبضہ کرلیا۔لڑائی میں 7 اہل کار ہلاک اور کافی سامان مجاہدین کے قبضے میں آیا۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام میں مجاہدین نے 4 چوکیوں پر حملہ کرکے 7 فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتارا جب کہ 13 کو گرفتار کرلیا۔

26 ستمبر:

☆قندوز شہر میں مجاہدین نے 2 چوکیوں اور فوجی مراکز پر قبضہ کرکے 8 فوجیوں کو قتل کردیا۔جب کہ 8 کلاشنکوفوں سمیت دیگر سامان اپنے قبضے میں کرلیا

☆صوبہ کاپیسا ضلع نجراب میں مجاہدین نے پولیس اہل کاروں پر شدید حملہ کرکے 5 اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کردیا۔ایک گاڑی بھی بم دھماکے سے تباہ کردی گئی۔

27 ستمبر:

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک اتحادی بکتر بند فوجی گاڑی کو بارودی بم کا نشانہ بنایا جس سے 3 غیر ملکی فوجی ہلاکت سے دوچار ہوئے۔

☆افغان فوج نے صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین پر حملہ کیا۔جوابی کاروائی میں 5 ہلاکتوں اور ایک گاڑی کے نقصان پر پسپائی اختیار کرنی پڑی۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں فوجی کاروان پر حملے میں 2 گاڑیاں 1 ٹینک تباہ ہوئیں جب کہ مقابلے کی کوشش میں 8 فوجی ہلاک ہوگئے

☆مجاہدین نے سپیشل فورس اور پولیس پر قندوز شہر میں حملہ کرکے 7 اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کودیا۔مقابلہ 6 گھنٹے جاری رہا۔

28 ستمبر:

☆صوبہ غزنی ضلع شلگر میں فوجی پیدل دستوں پر حملے میں 5 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆قندوز شہر میں مجاہدین کے پولیس اور کٹھ پتلیوں پر حملے میں 6 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہو گئے 8 گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی میں 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں مجاہدین 2 رابطہ اہل کاروں نے چوکی میں موجود فوجیوں پر فائرنگ کرکے کمانڈر سمیت 8 کو ہلاک کردیا۔خود بحفاظت سامان سمیت آن ملے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع لعل پور میں کابل انتظامیہ کے 15 اہل کاروں نے ہتھیار پھینک دیے

29 ستمبر:

☆قندوز شہر میں مجاہدین کے افغان فوج کی چوکیوں پر حملوں میں 15 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جب کہ مجاہدین نے سامان بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں رینجرز کی گاڑی بارودی سرنگ کا نشانہ بھی جس سے 7 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ زابل ضلع شنکئی میں مجاہدین نے افغان فوجیوں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس سے 8 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع زرمت میں مرکز اور سرکاری تنصیبات پر 3 مجاہدین نے شہیدی حملہ کیا جس سے 23 فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

30 ستمبر:

☆صوبہ قندہار ضلع میوند میں ایک بہادر مجاہد نے افغان فوج کے قافلے میں بارودی سے بھری فلائنگ کوچ ٹکرادی جس سے 3 گاڑیاں تباہ اور 25 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ فاریاب ضلع پشتون کوٹ میں مجاہدین اور مقامی جنگجوؤں کے درمیاں مختلف مقامات پر لڑائی میں 8 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

یکم اکتوبر:

☆صوبہ قندوز میں مجاہدین نے 3 چوکیوں پر قبضہ کرکے 8 فوجیوں کو گرفتار کرلیا۔مجاہدین

نے 2 گاڑیاں اور کافی اسلحہ بھی غنیمت کیا۔
☆صوبہ پکتیا ضلع احمد خیل میں کابل انتظامیہ کے 14 فوجی مجاہدین سے آن ملے۔
☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں اتحادی فوج کی مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 7 فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔دیگر نے راہ فرار اختیار کی۔
☆ کابل میں 2 الگ الگ فدائی حملوں میں 30 افغان فوجی افسر و اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ایک حملے میں فوجی افسران کی بس کو نشانہ بنایا گیا۔
☆ صوبہ قندہار ضلع غورک میں افغان فوج کے مرکز پر ایک بڑا مربوط حملہ کیا گیا۔جس میں 12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں ایک فدائی مجاہد نے بارود سے بھری کوچ فوجی چوکی سے ٹکرادی جس سے 20 اہل کار ہلاک اور 2 گاڑیاں مکمل تباہ ہوگئیں
☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین کی بھرپور کاروائی میں 3 فوجی ٹینک تباہ اور 9 اہل کار ہلاک ہوگئے۔11 اہل کاروں کے زخمی ہونے کی بھی اطلاع ہے

2 اکتوبر:

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین کے لگاتار بم حملوں میں 2 ٹینک تباہ اور 7 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ زابل ضلع شلمزئی کے علاقے میں مجاہدین نے ایک فوجی پیدل دستے کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا جس سے 10 فوجیوں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔
☆صوبہ نورستان ضلع کامدیش میں مجاہدین نے فوجی مرکز اور فوجی چوکیوں پر حملہ کیا۔جس میں 14 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔
☆افغان کمانڈوز کی گاڑی کو ایک فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ سے نشانہ بنایا۔جس سے گاڑی کو شدید نقصان پہنچا اور متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

3 اکتوبر:

☆صوبہ فاریاب ضلع پشتون کوٹ میں مجاہدین نے افغان فوج پر زبردست حملہ کر کے 9 فوجیوں کو ہلاک اور 10 موٹرسائیکلیں تباہ کردیں جب کہ 1 موٹرسائیکل غنیمت کی۔
☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں مجاہدین کے حملہ میں 8 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔
☆صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 6 کنٹینرز تباہ اور 11 فوجی ہلاک کردیے۔
☆صوبہ لوگر کے صدرر مقام پل عالم میں مجاہدین نے امریکی فوجیوں پر حملہ کر کے 4 فوجیوں کو ہلاک کردیا جب کہ 1 گاڑی تباہ کردی۔

4 اکتوبر:

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے چوکی کو تباہ جب کہ 6 فوجیوں کو ہلاک کردیا۔
☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک حملے میں 7 فوجی ہلاک کئی زخمی کردیے۔
☆ صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم پر میزائل حملے میں 8 اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہوگئے۔جب کہ 2 رینجرز گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔
☆ صوبہ ہلمند ضلع خانشین میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کر کے 5 پولیس اہل کاروں کو ہلاک کردیا۔
☆ صوبہ قندہار کے ضلع ژڑی میں مجاہدین نے 2 دھماکوں میں 8 فوجیوں کو قتل کردیا جب کہ 2 گاڑیوں کو بھی تباہ کردیا۔

5 اکتوبر:

☆ صوبہ روزگان ضلع چورہ میں ایک زوردار دھماکے میں 5 افغان فوجی ہلاک ہوگئے
☆ صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں 4 فوجیوں کو مختلف واقعات میں قتل کردیا گیا۔
☆ صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں ایک اہم جنگجو کمانڈر کو قتل کردیا گیا۔

6 اکتوبر:

☆ صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک فوجی ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے 5 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔
☆ صوبہ روزگان کے ضلع چارچینہ میں مجاہدین نے پولیس اہل کاروں کے قافلے پر موٹر سائیکل سے حملہ کیا جس سے 6 اہل کار ہلاک ہوگئے۔
☆ صوبہ گریشک میں بارودی سرنگ دھماکے میں 3 فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

7 اکتوبر:

☆ صوبہ ہلمند ضلع واشیر میں ایک بکتر بند گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے 5 فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔
☆ صوبہ ننگرہار ضلع چپرہار میں مجاہدین نے سپیشل فورس کے ایک اہل کار کو اسلحہ سمیت گرفتار کرلیا۔جب کہ 6 اہل کار اسلحہ سمیت مجاہدین سے آن ملے۔

8 اکتوبر:

☆ صوبہ ہلمند ضلع لشکر گاہ میں فدائی مجاہدین نے بارود سے بھری گاڑی کو فوجیوں سے لاٹکرا یا جس سے 12 فوجی ہلاک اور 22 زخمی ہوگئے۔
☆ صوبہ اروزگان ضلع ترین کوٹ میں مجاہدین نے سڑک کنارے بم نصب کر کے رینجرز گاڑی کو نشانہ بنایا جس سے 6 افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

9 اکتوبر:

☆ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی میں 3 گاڑیاں تباہ اور 6 افغان فوجی ہلاک جب کہ 4 کو گرفتار کرلیا گیا۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام میں ڈانڈی کچ چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ستمبر: بنوں کے تھانہ ہویدا میں پولیس چوکی پر حملے میں ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے بویا میں مجاہدین سے جھڑپ میں نائب صوبے دار کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ستمبر: بنوں میں باران ڈیم کے قریب بارودی سرنگ دھماکہ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ستمبر: پشاور کے علاقے وزیر باغ میں اے ایس آئی آصف محمود کو قتل کردیا گیا۔

۲۲ستمبر: ہنگو کے علاقہ قاضی پمپ میں پولیس موبائل پر فائرنگ سے ۳ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل بویا میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۲ فوجیوں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ستمبر: پشاور کے علاقے شیر شاہ سوری روڈ پر ایف سی کے ڈپٹی کمانڈنٹ بریگیڈیئر خالد جاوید کے قافلے پر فدائی حملے میں سرکاری ذرائع نے ۵ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ۸ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۳ستمبر: چارسدہ انٹرچینج کے قریب موٹروے پولیس کی گاڑی پر فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۵ستمبر: پشاور کے علاقے حیات آباد میں سی آئی ڈی کے سابق ایس پی حیات خان کو فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا گیا۔ حیات خان اس کے چار روز بعد ۲۹ ستمبر کو جہنم واصل ہوگیا۔

۲۶ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالی کے علاقہ انذری میاں گانمیں بارودی سرنگ دھماکہ میں امن کمیٹی کے ۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۸ستمبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں قومی لشکر کا رہنما گل اکبر مجاہدین کی فائرنگ کے نتیجے میں مارا گیا۔

۲۹ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر سرکاری ذرائع نے جاری کی۔

۲اکتوبر: پشاور سے کرم ایجنسی جانے والی روافض کی بس کو طالبان نے بارودی سرنگ دھماکہ سے نشانہ بنایا، جس سے ۱۳ رافضی ہلاک اور ۷ زخمی ہوگئے۔

۳اکتوبر: سوات کے علاقے مدین میں اسپیشل فورس کے ایک اہل کار محبّ اللہ کو مجاہدین نے اُس کے گھر میں گھس کر قتل کردیا۔

۴اکتوبر: سوات میں فائرنگ سے اے این پی کا مقامی رہنما اشرف خان مارا گیا۔ اشرف خان مقامی امن کمیٹی کا بھی رکن تھا۔ جب کہ اسی حملے میں ایک پولیس اہل کار بھی مارا گیا۔

۸اکتوبر: مہمند ایجنسی کی حلیم زئی میں لیوی اہل کار کو قتل کردیا گیا۔

۸اکتوبر: پشاور میں تھانہ یکہ توت کی حدود پنج کٹھہ چوک میں ایف سی اہل کار کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔

۸اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ سور کمر میں ریٹائر ایف سی اہل کار کو قتل کردیا گیا۔

۹اکتوبر: سوات کے علاقہ چار باغ میں زیرِ تعمیر پولیس اسٹیشن کو مجاہدین نے دھماکہ خیز مواد سے تباہ کردیا۔

۹اکتوبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل سلارزئی میں سلارزئی امن کمیٹی کے رکن ملک تاج کو مجاہدین نے نشانہ بنایا، جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔

۹اکتوبر: بنوں میں ایک سال قبل گرفتار کیے گئے ہیڈ کانسٹیبل کو قتل کردیا گیا۔

۱۰اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل حلیم زئی میں مجاہدین سے جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۰اکتوبر: کوہاٹ کے علاقہ سیاہ میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۰اکتوبر: مہمند ایجنسی کے علاقہ یکہ غند میں پڑانگ درہ کے مقام پر مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے

17اکتوبر: صوبہ ننگرہار.................ضلع چپرہار.................مجاہدین نے سپیشل فورس کے ایک اہل کار کو اسلحہ سمیت گرفتار کرلیا.................جب کہ 6 اہل کار اسلحہ سمیت مجاہدین سے آن ملے

تصدیق کی۔

۱۱اکتوبر: سوات کے علاقے چار باغ میں منگل تان کے مقام پر امن کمیٹی کے رکن ایوب خان کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۱۳اکتوبر: پشاور کے علاقے کوہاٹ روڈ پر فائرنگ سے پولیس اہل کار اعجاز ہلاک ہو گیا۔

۱۵اکتوبر: خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ میں امن لشکر کے اہل کاروں پر فدائی حملے میں ۷ اہل کار ہلاک اور ۷ازخمی ہو گئے۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے:

۲۴ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے لواڑہ منڈی میں امریکی ڈرون طیارے نے ایک گھر اور گاڑی پر ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۱۱؍افراد شہید ہوئے۔

۲۷ستمبر: جنوبی وزیرستان میں کری کوٹ کے علاقے میں امریکی جاسوس طیارے ایک مدرسہ اور گاڑی پر میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴افراد شہید اور ۴زخمی ہوئے۔

۵اکتوبر: شمالی اور جنوبی وزیرستان کی سرحد پر واقع علاقہ کنڈغز میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۵ افراد شہید اور ۴ زخمی ہو گئے۔

۶اکتوبر: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں بیرمل کے مقام پر امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۸افراد شہید اور ۴زخمی ہوئے۔

۷اکتوبر: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۶افراد شہید اور ۱۱زخمی ہوئے۔

۷اکتوبر: شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴افراد شہید اور ۲زخمی ہوئے۔

۹اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے لومان میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴افراد شہید اور ۳زخمی ہو گئے۔

۱۱اکتوبر: شمالی وزیرستان کے علاقے مارغہ میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گاڑی پر میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴افراد شہید ہوئے۔

۱۱اکتوبر: خیبر ایجنسی چنچڑ وکنڈاؤ میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۶افراد شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان

اب دھوکہ امریکیوں نے افغانوں کو دیا ہے یا افغانوں نے امریکیوں کو، دونوں صورتوں میں امریکہ کے نصف ارب ڈالر اللہ پاک نے غارت کروا دیے ہیں۔

طالبان ایک بار پھر مضبوط ہو چکے ہیں، نیو یارک ٹائمز:

امریکی اخبار نیو یارک ٹائمز میں حالیہ شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ طالبان ایک بار پھر مضبوط ہو چکے ہیں۔ رپورٹ میں قندوز کی مثال دیتے ہوئے کہا گیا کہ قندوز سے اتحادی فوج کے انخلا کے بعد اب یہ صورت حال ہے کہ کچھ اضلاع پر مکمل طالبان کا کنٹرول ہے۔ طالبان کی شرعی عدالتیں اور تعلیمی ادارے کھلے عام کام کر رہے ہیں اور گزشتہ چند ماہ میں طالبان نے ۲۰ پولیس چیک پوسٹوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ طالبان کھلے عام گشت کرتے ہیں اور عوام کی مکمل حمایت ان کو حاصل ہے۔

نیو یارک ٹائمز کے نمائندے نے اس حوالے سے قندوز کے شہریوں اور گورنر سے انٹرویو بھی کیے۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ عوام طالبان کا ساتھ اس لیے دیتے ہیں کہ وہ فوری انصاف مہیا کرتے ہیں اور ان کے قول و فعل میں تضاد نہیں۔ جب کہ اس کے برعکس افغان فوجی اور پولیس اہل کار طاقت کے نشے میں عوام پر ظلم کرتے ہیں اور بھتہ تک وصول کرتے ہیں۔ ایک تاجر کا کہنا تھا کہ طالبان جس دن چاہیں قندوز پر قبضہ کر سکتے ہیں لیکن وہ افغان فوج کی طرف سے شہریوں پر بم باری کے خوف سے ایسا نہیں کر رہے۔ اب بھی جن اضلاع پر طالبان کا کنٹرول ہے وہاں افغان فوج داخل ہونے کی بجائے شہری آبادی پر شیلنگ کرتی ہے جس سے نہتے شہری شہید ہوتے ہیں۔ قندوز کے گورنر غلام سخی بغلانی کا کہنا تھا کہ ہم بے بس ہیں۔ قندوز کی عوام طالبان کے ساتھ ہے اور بعض علاقوں میں افغان فوج کو بے دخل کرنے میں عوام نے باقاعدہ طالبان کا ساتھ دیا ہے۔ گورنر کے مطابق نئے افغان صدر اشرف غنی نے بھی قندوز کے حالات پر پریشانی کا اظہار کیا ہے لیکن افغان فوج اور پولیس طالبان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔

آپریشن خیبر کی چند جھلکیاں:

مجاہدین کی طرف سے شروع کیا جانے والا آپریشن خیبر کامیابی سے جاری ہے اور صلیبیوں کی نیندیں حرام کیے ہوئے ہے۔ ۱۲اکتوبر کو امارت اسلامی کے دو سرفروش مجاہدین نے مزار شریف میں واقع پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا۔ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جب ہیڈ کوارٹر کے گیسٹ ہاؤس میں پولیس افسران کھانا کھا رہے تھے۔ حملے میں ۴۵ پولیس اہل کار ہلاک ہوئے جن میں متعدد افسران بھی شامل ہیں۔ ۱۳اکتوبر کو کابل میں امریکی فوجی قافلے پر ایک فدائی مجاہد نے بارود بھری گاڑی سے حملہ کیا۔ حملے میں ۳ بکتر بند لینڈ کروزر گاڑیاں تباہ ہوئیں اور ۱۰امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆☆☆☆☆

8اکتوبر: صوبہ ہلمند .... ضلع لشکرگاہ .... فدائی مجاہد نے بارود سے بھری گاڑی فوجی قافلے سے ٹکرا دی .... 12فوجی ہلاک اور 22زخمی

میرے مولیٰ دے دے!

صدقِ احساس کی دولت میرے مولیٰ دے دے
غمِ امروز بھلا دے، غمِ فردا دے دے

دُھن کچھ ایسی ہو فراموش ہو اپنی ہستی
دلِ دیوانہ وسودائی وشیدا دے دے

اپنے مئے خانے سے اور دستِ کرم سے اپنے
دونوں ہاتھوں میں مرے ساغر ومینادے دے

کھول دے میرے لیے علمِ حقیقت کے در
دلِ دانا، دلِ بینا، دلِ شنوا دے دے

قول میں رنگِ عمل بھر کے بنادے رنگیں
لبِ خاموش بناکر، دلِ گویا دے دے

دلِ بے تاب ملے ، دیدۂ پُرآب ملے
تپِ آتش مجھے دے دے ، نمِ دریا دے دے

دردِ دل سینے میں رہ رہ کرٹھہرجاتا ہے
جو نہ ٹھیرے مجھے وہ دردخدایا دے دے

حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہماری شکل وصورت پر نہیں بلکہ ہمارے دلوں اور اعمال پر ہوتے ہیں

امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین!

"یہ آپ کا دینی اور قومی فریضہ ہے کہ لوگوں کو آرام پہنچانے اور ان کی دل جوئی کی کوشش کریں۔ غرور وتکبر کے ساتھ، کسی شرعی دلیل کے بغیر طاقت اور اسلحے کا استعمال، عوام کو دھمکانا، ڈرانا اور ایذا پہنچانا، ان کے جان مال اور عزت کو نقصان پہنچانا بہت بڑا جرم ہے جس کے ارتکاب پر دنیا میں بھی اور اخرت میں بھی احتساب کا سامنا ہوگا۔ لوگوں کے ساتھ آپ کا رویہ اچھے اخلاق، تحمل، عاجزی، ایثار اور دوطرفہ احترام پر مبنی ہونا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہماری شکل وصورت پر نہیں بلکہ ہمارے دلوں اور اعمال پر ہوتے ہیں۔

مجاہدین امارت اسلامیہ کے مفتوحہ علاقوں میں انصاف اور امن کے قیام کے لیے بھرپور مخلصانہ جدوجہد کریں۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا خاتمہ کریں اور عوام کو سکون کی فضا مہیا کریں۔ جہادی کارروائیوں کے دوران عوام کے جان ومال کا پورا خیال رکھیں تاکہ خدانہ کرے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔ عوامی نقصانات کی روک تھام کے لیے قائم شعبہ اپنی ذمہ داریوں پر پوری طرح توجہ دیں تاکہ عوامی نقصانات کا مکمل خاتمہ ہوسکے۔

مجاہدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ کفار کے خلاف ہماری استقامت اور کامیابی صرف اور صرف اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے میں ہے۔ مجاہدین اطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے امیروں کی اطاعت جاری رکھیں۔ نفاق، اختلاف اور تعصب سے دور رہیں۔ اتحاد، بھائی چارے اور آپس کے اعتماد کا رشتہ اور بھی مضبوط کریں۔ اور دشمن کے خلاف جہادی صف بنیان مرصوص کی طرح ناقابل تسخیر بنادیں"۔

امیرالمومنین ملامحمد عمر مجاہد نصرہ اللہ